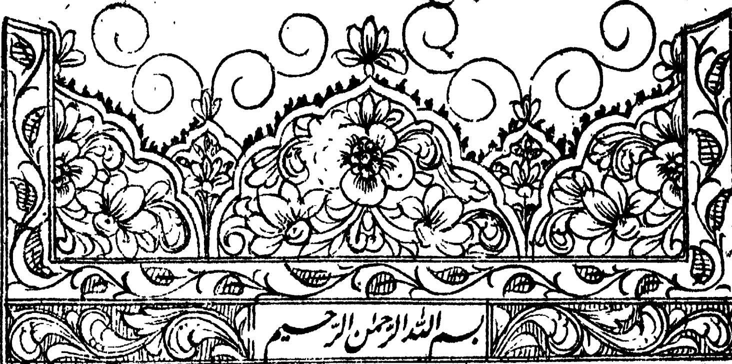
بحمد صانع مکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان

کتاب نافعہ موضح حال حرم محترم بیت الحرام و مکانات متبرکہ موسوم بہ

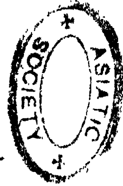
خلاصۂ تاریخ مکہ معظمہ

تصنیف انیف عالم باعمل فاضل متبحر مولوی حاجی محمد فخر الدین حسین خان مرحوم

مطبع نامی منشی نولکشور مین بہ طبع زرین مطبوع ہوئی



آداے مراتب حمد وثناے رب الکعبہ جل ذکرہ قوت نطق ولسان سے محال ہی اور عرض مدارج نعت
والاے رسول حجازی ومناقب آل اطہار واصحاب اخیار صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین
الی یوم الدین دستگاہ شرح وبیان سے دور از اندازۂ وہم وخیال ہی خامۂ رقم طراز نارسائی اگر اندیشۂ تصور
محال سے گذر کر سلسلہ جنبان تحریر مدعا ہووے مقام رتبہ مقام شناسی سے دور نہین ہی ارباب خرد واصحاب
خبرت پر پوشیدہ نرہے کہ ذرۂ بیمقدار خاکساری معتصم بذیل رسول الثقلین محمد فخر الدین حسین غفر اللہ لہ
ولوالدیہ دستیاری عنایت جناب قدس کردگار سے بمقتضاے فرط اضطراب شوق وآرزو کے سنہ بارہ سو
اڑسٹھ ہجریہ نبویہ مین علی صاحبہا الف الف سلام وتحیۃ دار الخلافہ شاہجہان آباد سے وارد مکۂ معظمہ وشرف اندوز
سعادت زیارت بیت اللہ الحرام کا ہوا جو ہنگام تصمیم اس عزیمت باسعادت ومیمنت کے ارشاد فیض بنیاد
حضرت فلک مرتبت برجیس منزلت درۃ التاج خلافت گورگانی افسر فرق سلطنت صاحبقرانی زیب سریر
والاجاہی سرافراز پایہ گاہ شائستگی ظل اللٰہی کیوان رفعت ثریا رتبت ابو الظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ
بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ وسلطانہ کا بنا بر استدراک کیفیت حال حرم محترم بیت الحرام ومکانات متبرکہ وغیرہ کے
صادر ہوا تھا بعد ورود اس مقام شرف القیام کے بیچ خاطر فاتر نگارندۂ اس سطور کے گذرا کہ وہ چیز کہ بہترین
تحف وہدایا قابل پسند وقبول بساط بوسان بارگاہ ارفع واعلی وموجب خرمی عوام وخواص باعث انتفاع
نخلبندان حدیقۂ اخلاص ہو بطرز نذر ملازمان صاحب سریر خلافت وتحفۂ احباب وتمامی مسلمین کے
ہمراہ لیجانا چاہیے بحسب حسن اتفاق رسالۂ زبدۃ الاقوال الشریفہ فی احوال مکۃ المنیفہ بیچ ذکر



حال بناے کعبہ شریفہ وحرم محترم کے اور بیان شرائف وسعادت وکرامات مواضع متبرکہ مسجد الحرام وعجائب
حالات کے کہ ازمنۂ سابقہ مین عرصۂ ظہور مین آئے بخبشش دست قلم فصاحت رقم زیب سادۂ فضل وفضیلت شائستۂ
صدر نشینی محفل فصاحت وافادت فضائل مآب فواضل انتساب مولوی محمد رحمت اللہ سلمہ اللہ سے کہ مولد ووطن انکا
شاہجہان پور اور مسکن ومحل کسب اکتساب فنون وعلوم دار الخلافہ شاہجہان آباد اور اب مورد انکا مکہ معظمہ ہے
رقم پذیر ہوا اور مؤلف رحمہ اللہ نے خلاصہ کتاب علامہ فقیہ قطب الدین مکی ملخص کتاب ابی الولید محمد بن عبد الکریم ازرقی
مقدمترین مورخین مکہ اور ابی عبد اللہ بن محمد اسحاق وسید تقی الدین محمد بن احمد وحافظ نجم الدین عمر بن محمد وخلف انکے
عز الدین عبد العزیز معاصر فقیہ قطب الدین کا ہے اور احوال مکہ منیفہ کے نہایت معتمد ومعتبر ہے اور بعض وقائع وحالات کہ اور
کتابون سے معلوم ہوے واسطے فائدۂ عمیم ناس کے باجمال واختصار اس رسالہ مین درج کیے نظر نگارندۂ اس تسوید کے
گذرا معلوم ہوا کہ واسطے پیشکش ملازمان معلی شان جہانبانی وہدیۂ احباب وجمیع مؤمنین کے کوئی چیز بہتر اس سے نہین ہے اس
جہت سے کہ یہ ہدیہ پائدار ہے اور ہر کوئی فیض وفوائد اسکے سے شکر گذار ہوگا اور بنا بر دریافت حال مکہ مشرفہ کے یہ رسالہ مختصر
نہایت خوب ہے اور نہایت پسندیدگی سے ہر شخص اسکی نقل لینے کا آرزو مند تھا لیکن جو عبارت اسکی عربی تھی اور جزالت عبارات
وغرابت لغات کی اذہان بے استعدادون کو موجب حسرت نارسائی کے تھی سو واسطے اکثر بزرگوان نے درخواست ترجمہ نگاری کی
واسطے بلاد ہندوستان کی مؤلف مغفور انتقال فرمانے سے بھی برام انصرام اس کام سے مجبور امتثال امر کا کیا لاجرم قمطراز تحریر یہ سے
صفحات اوراق کو سیاہ کرکے ساتھ خلاصۃ التواریخ مکیہ کے موسوم کیا بعض مطالب دری التحریر اس رسالہ مین قوم نے تھے
کتب تاریخ سے انتخاب کرکے بیچ خاتمہ اس رسالہ کے درج کیے تا دیکھنے والون کو موجب ازدیاد علم وآگہی کا ہووے اور بعض مواضع و
مکانات قدیم کہ بالفعل اثر ونشان انکا باقی نہین ہے اور اسامی قدیم بعض اماکن وجبال کی کہ بجز نام کیفیت حال انکی معلوم نہین
کہ کہان ہین اور اب کس نام سے مشہور ہین اور بموجب تحریر کتب تاریخ قدیمہ کے مؤلف رحمہ اللہ نے اپنے رسالہ مین لکھی ہین جو اسکی
تحقیق زیادہ نہوسکتی تھی سو واسطے قلم ضراعت رقم متعہد تصریح کا نہوا ناظرین انصاف شعار عثرات خامہ پر نظر کرکے بدعاے
مغفرت ممنون امتنان فرمائین واللہ المعین وعلیہ التکلان باب پہلا بیچ ذکر اسما مکہ وبناے وشرف وبزرگی اسکی کے اور بیان
وطن پکڑنے کا اُسمین اور حکم بیع مکانون اسکے کا اور کرایہ لینے انکے کا فصل پہلی نام رکھا گیا اسکا مکہ واسطے کم ہونے پانی کے

بیچ اُسکے اور مکہ کے معنے چوسنے کے ہین اور اسی واسطے نام رکھا گیا مُعَطِّشَہ یعنے پیاس لگانے والا یا نام رکھا مکہ اسواسطے کہ دور کر دیتا ہی
گناہون کو اور نام رکھا مکہ اور حاطمہ اس جہت سے کہ توڑتا ہی گردنون جبر کرنے والون کو اور حطم بمعنی شکستن کے ہی
اور نام رکھا باسّہ ساتھ تشدید سین مہملہ کے یعنے ہلاک کرنے والا ملحدون و بیدینون کا اور نام رکھا ناشتہ یعنے نکالنے والا اہل کفر و نفاق کا
اور نام رکھا عرش بمعنی ظاہر محل ظہور سعادات و کرامات و آثار قدرت الٰہیہ کا اور نام رکھا بلد الامین یعنے شہر امن کا اسواسطے کہ جو
گناہگار یا واجب القتل اسمین آنکر پناہ پکڑے جبتک اُسمین رہے امن مین ہے پکڑنے اور مارنے کا حکم نہین ہی اور نام رکھا
بلد اور قریہ اور ام القری اسواسطے کہ سب قریون سے شرف و بزرگی مین بڑا ہی یا اسواسطے کہ بچھائی گئی زمین اول تحت
اُسکے سے پیچھے اور جگہ اور نام رکھا کوثی اسواسطے کہ کوثی نام ایک جبل کا ہی جبل قعیقعان سے اور نام رکھا قاران
اور قعیقعان نام جبل ہندی کا ہی وہ مقابل ہی جبل ابی قبیس کے کہ متصل حرم شریف کے محاذی رکن حجر اسود کے ہی
اور نام رکھا مقدسہ اور قادسیہ بکسر ہر دو دال مہملہ کے اسواسطے کہ پاک کر دیتا ہی گناہون سے اور نام رکھا
قریۃ النمل بنابر کثرت مور چیون کے کہ اُس زمانے مین بہت تھین اور نام رکھا وادی اور حرم اور عرش
اور صلاح بکسر حا حطی اور طیبہ اور معاد چنانچہ قرآن مجید مین فرمایا ہی لَرَادُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ اور مجد الدین
یعنے ہر آئینہ پھیرلا دیگا تجکو طرف معاد یعنے مکہ کے ۱۲
فیروزآبادی صاحب قاموس نے ایک رسالہ علیحدہ لکھا ہی بیچ بیان اسماے مکہ معظمہ کے اُسمین اور بہت
نام ہین اور یہ ایک عمل ہی اگر صاحب رعاف یعنے نکسیر والے کی پیشانی پر خون نکسیر سے یہ عبارت
لکھی جائے المکۃ وسط الدنیا واللہ رؤف بالعباد بند ہو جاوے خون نکسیر کا **فصل دوسری** بیچ بیان
بناے مکہ کے جاننا چاہیے کہ مختلف ہوئی ہی آبادی مکہ معظمہ کی بسبب اختلاف زمانون اور حاکمون اور زمانہ
خوف و امن و گرانی و ارزانی کے پس بعض وقتون مین رہتی تھی اُسمین خلق بہت بحد و بیشمار یہانتک
کہ ایک ولی منتظر رہا چالیس برس رات و دن کہ تنہا طواف کرے بے مشارکت دوسرے شخص کے پس دیکھا اُسنے
بعد انتظار چالیس برس کے خالی مطاف کو توجہ کی اُسنے کہ شروع کرے طواف ناگاہ دیکھا اُسنے
ایک سانپ کو کہ شریک ہی اُسکا اِس طواف مین کہا ولی نے کون ہی تو اے مخلوق اللہ کے کہا اُسنے مین
منتظر تھا اُسکا جسکا تو منتظر تھا یعنے مترصد تھا مین خالی ہونے مطاف کا تجسے سو برس پہلے کہا اُس ولی نے

بیٹھنے

نہین ڈر تین پہونچا اس عبادت کو تنہا بشر سے اور بیچ بعض زمانون کے ہوتی تھی بیچ مکہ کے چند رہنے والون سے
چنانچہ مصنف کتاب اعلام یعنے فقیہ قطب الدین مکی نے لکھا ہی اپنی تاریخ مین کہ پایا مین نے سن صبا یعنے
سن لڑکائی مین پہلے سلطنت سلطان مراد خان بن سلیم خان بن سلیمان خان بن عثمان خان کے کہ خالی ہوا
حرم اور مطاف آدمیون سے پس میل کیا مین نے طواف تنہا کئی بار اور کہا اُسنے کہ حکایت کی مجسے شیخ معمر مکی نے
کہ دیکھا اُسنے ایک ہرن اُترا کوہ ابی قبیس سے اور داخل ہوا حرم مین باب الصفا سے پھر پھر گیا اور آنا اُسکا
بسبب خالی ہونے حرم کے تھا آدمیون سے اور کہا اُسنے ہم دیکھتے تھے بازار صفا و مروہ کو خالی بیچنے والون سے
اور دیکھتے تھے قافلون کو کہ لاتے تھے گیہون محیلہ سے کہ وہ ایک موضع ہی متصل طائف کے تو پاتے تھے کسی کو
اہل مکہ سے کہ خریدے اُنسے سب جو لائے وہ پس بیچتے تھے قرض نہ لیتا تھا اُنسے کوئی بنا بر کمی آدمیون کے
اور نایابی درہمون کے اور بیچ زمانہ سلطنت سلطان مراد خان کے آدمی بہت ہوئے اور شہر بڑا ہوا بجہت کثرت آبادی کے
اور پانی بہت ہوا اس سبب سے کہ اُسکے آبا و اجداد نے درست کیا پھر زبیدہ کو اور مدد کی اُسکی بہت چشمون سے
اور بیان اُسکا یہ ہی کہ زبیدہ ام جعفر بنت جعفر بن منصور زوجہ ہارون رشید نے جاری کی یعنے لائی ایک نہر حنین سے کہ
ایک موضع ہی قریب طائف کے پہاڑون کو سوراخ کر کے اور پتھرون کو تراش کر کے اور خرچ کیے اُسمین ایک کرور سات لاکھ
مثقال سونے کے اور پہونچائی طرف مکہ کے اور منبع اس نہر کا بیچ مغاک ایک پہاڑ بلند کے ہی کہ اُسکو طاد کہتے ہین منجملہ
جبال سینہ کے بیچ راہ طائف کے جاری ہوتا ہی اُس پہاڑ سے پانی طرف حنین کے کہ موضع غزوہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا ہی پس بنائین زبیدہ نے حنین سے کاریزین اور امداد کی حنین کے ساتھ کئی چشمون کی کہ نام اُنکا مقاش و
میمون و زعفران و بردود و طارقی و نقبیہ و جریبات ہی اور داخل کیا اُن چشمون کو بیچ حنین کے پھر حکم کیا زبیدہ نے
واسطے جاری کرنے نہر وادی نعمان کے ~~ع~~ طرف جبل عرفات کے اور وہ ایک نہر ہی کہ منبع اُسکا مغاک جبل پر گراہی
اور وہ ایک کوہ بلند ہی محل باران کا قریب طائف کے پھر لائی گئی اور وہ نہر وادی نعمان کی طرف جبل رحمت کے کہ
محل خطیب جگہ ٹھہرنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور جبل رحمت سے طرف حوض کے کہ قریب عرفات کے ہی اور اُسمین سے
طرف پشت جبل کے پیچھے پانین کے کہ ایک راہ تاریک ہی برابر مزدلفہ کے جانب جنوب کو پھر طرف مزدلفہ کے پھر طرف

اُس جبل کے کہ عقب منیٰ کے ہی پیچھے طرف بیر زبیدہ کے رحمہا اللہ اور وہ بنایا ہے خوفناک سے ہی وہم کیا جاتا ہی اس بات کا
کہ وہ بنایا ہوا جنون کا ہی اور منہدم ہوا تھا تمام وہ اور بند ہوا تھا پس درست کیا اسکو اس ما آل عثمان نے ساتھ صرف کرنے
دیناروں بیشمار کے اور تھی واسطے مکہ کے زمان قدیم مین ایک شہر پناہ جانب معلی سے یعنے بلندی کی طرف قریب مسجد الرایہ کے
اور مسجد الرایہ وہ موضع ہی کہ کھڑا کیا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نشان اپنا روز فتح مکہ کے اور وہ موضع نزدیک ہی جبیر بن
مطعم کے ہی اور تھی سیور کہ اُس جبل سے کہ جانب غرارہ کے ہی اور اسکو لعلع کہتے ہین اُس جبل تک کہ مقابل اُسکے ہی جانب
سوق اللیل کے قرارہ نام ایک جبل کا ہی نواح مکہ مین ہی اور روایت کی ہی کہ شریف ابا عزبن قتادہ بن ادریس حسنی جد شریفوں
مکہ نے بنایا اس سور کو پھر جب زیادہ ہوئی آبادی مکہ کی بنائی گئی سور عرالقس جانب معلاۃ یعنے بلندی مکے کی طرف مقبرہ شریفہ خدیجہ
رضی اللہ عنہا کے جبل عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اُس جبل تک کہ مقابل اُسکے ہی اور اُسمین دروازہ تھا چوبی کہ اسپر پترے
پتر چڑھے تھے بطور ہدیہ کے بھیجا تھا اسکو ملوک ہند نے حاکم مکہ کو اور جانب شبیکہ یعنے راہ کی طرف سے جانب جدہ کے
شہر پناہ تھی درمیان دو پہاڑون کے کہ باہم قریب تھے اور درمیان اُنکے راہ تھی جانے والون کی طرف جدہ وغیرہ کے
اور اُس موضع مین دو دروازے تھے دو دو پٹ کے اور بیچ جانب پستی کے ایک باب تھا جن مین راہ مین کے تھی ایک موضع کہ وہم کیا جاتا ہی
(یعنے اشارہ کیا گیا ہو ۱۲)
نشان اُسکا ماجن نام ایک عورت کا ہی اور روایت کی گئی ہی کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بنائی ایک موضع بیچ مدعی یعنے جائے دعا کے
سنگہاے بزرگ سے واسطے حفاظت مسجد الحرام کے اور سبب اُسکا یہ تھا کہ تھے وہ مدینہ مین پس سُنا یہ کہ آئی ایک بڑی بلندی سے
اور لیگیا مقام ابراہیم کو بہا لیگئی یہانتک کہ پایا گیا پستی مین اور غائب ہی امکان اُسکا اور پایا متصل کعبہ کے اور
بہالیگئی ایک عورت کو کہ نام اُسکا ام نہشل تھا بیچ نسل قصی کے اور ڈالدیا اسکو پستی مین مردہ پس غمناک ہو کہ عمر رضی اللہ عنہ
اور سوار ہوے اور داخل ہوے مکہ مین بیچ رمضان کے اور رکھا مقام کو مقام اُسکے پر بعد تحقیق اُسکی کے مطلب بن
(از مقام ابراہیم ۱۲)
ابی وداعۃ السہمی رضی اللہ عنہ سے جب کہا مطلب نے مین خوف کرتا تھا مقام ابراہیم پر مثل اس امر کے یعنے گم ہونے مقام اُسکے سے
پس لیا مین نے اندازہ اُسکا باب الحجر سے باب حطیم سے طرف اُسکے اور زمزم سے اُس تک ساتھ ایک رسی کے کہ وہ میرے پاس ہی گھر مین
(یعنے دوسرے آدمی کو بھیجا ۱۲)
پس بٹھایا اُسکو واسطے احتیاط کے عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے پاس اور بھیجا غیر اُسکے کو اُسکے گھر پس لایا رسی پھر پیمائش
کی گئی اور رکھا گیا مقام اپنی جگہ پر اور طول مکہ کا بلندی یعنے مشرق سے پستی یعنے جنوب تک ہی قریب مسجد حمزہ رضی اللہ عنہ کے ہی

اور عرض اسکا جبل خزل سے ہی کہ اسکو جبل احمر کہتے ہین اور مشہور تر نصف سے زیادہ جبل ابی قبیس [illegible] ہی اور ان [illegible]
جبلون کو اخشبان کہتے ہین اور اخشبان خشب سے ہی اور جبل ابو قبیس مشرف ہی اور پر صفا کے اور جبل [illegible] قعیقعان اور
اوپر خانہاے عبداللہ بن زبیر کے اور اسی طرح قعیقعان مشرف اوپر اس جبل کے کہ مقابل ہی ابی قبیس [illegible] کے لکھا ہی
کہ قعیقعان ایک جبل ہی مشرف اوپر مکہ کے اور منہ اسکا طرف ابو قبیس کے ہی اور مسجد الحرام [illegible] جبلون کے ہی اور
موضع کعبہ بیچ وسط یعنے درمیان مسجد الحرام کے ہی اور نہین ہی واسطے دخول مکہ کے بسبب [illegible] جبل کے راہ سوار
جانے والون کی معلاۃ و مسفلہ اور شبیکہ یعنے جانب شرق و جانب یمن و جانب غربی سے اور مسافت [illegible] جانب شرق سے
طرف باب جانب یمن کے راہ [illegible] جاتے رہا سے کہ اول اس جگہ سے کعبہ دکھائی دیتا تھا اور [illegible] جا [illegible]
وادی ابراہیم اور سوق صغیر سے بسبب کجی و دور گھرون کے چار ہزار گز اور شتر گز ہی او [illegible] جانب شرقی [illegible]
جانب غربی تک چار ہزار ایک سو گز ہی اور قریش کے زمانہ قصی تک ایک جدا و قریش مین تھا رہتے تھے [illegible] کو اور [illegible]
آخر روز کو طرف جبل کے او [illegible] کہتے ہین اس مقام کو [illegible] حرم سے باہر ہی و تنعیم ہی طرف شمال [illegible] کی جانب [illegible]
اور فرسخ ساڑھے تین [illegible] کو کہتے ہین [illegible] کے [illegible] فرسخ ہی اور حسینیہ [illegible] تین فرسخ [illegible] جانب [illegible]
قریب عرفات کے طرف [illegible] کے [illegible] منزل ہی مانند قرن اور یلملم کے او تین منزل [illegible] اور اس [illegible]
ذی الحلیفہ اور نہین جرات کی کسی [illegible] کہ بنا وے گھر بیچ مکہ مکرمہ کے اور اول شخص کہ بنایا اسنے گھر بیچ مکہ کے [illegible]
اور سزاوار ہی اس شخص کو کہ بنا وے بیچ مکہ کے گھر کہ بلند کرے گھر اپنا اوپر بناے کعبہ کے [illegible] وسلم نے مکروہ جانا
اسکا و بعض اصحاب رسول اللہ علیہ السلام کے حکم کرتے تھے ڈھا دینے اس عمارت کا جو بلند ہوتی [illegible]
کہ بنائی جاوے کوئی عمارت بلند اوپر اسکے اس جہت سے کہ کعبہ کے معنی بلند ہی کی ہین اور شیبہ [illegible]
منقول ہی کہ تحقیق وہ دیکھتا تھا یعنے جھانکتا تھا پس دیکھتا کسی گھر کو بلند اوپر کعبہ کے مگر [illegible] تھا ڈھا دینے اسکے کا او
روایت کی گئی ہی کہ عباس بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے جب بنایا گھر اپنا [illegible] مقابل مسجد کے [illegible]
قوم اپنی کو کہ نہ بلند کرو گھر کو اوپر کعبہ کے اور رکھو اسکو پایان کمتر کعبہ سے واسطے تعظیم کعبہ کے کہ بزرگی [illegible]
بیچ مکہ کے کوئی گھر بڑا اچھا کہ بلند ہو اوپر کعبہ کے مگر ڈھایا گیا اور خراب کیا گیا یہ گھر کہ باقی ہی آج کے [illegible] وہی گھر ہی

جو عباس بن محمد نے بتایا تھا فصل تیسری اختلاف ہی بیچ فضیلت مکہ کے اور مدینہ منورہ کے امام مالک اور ائمہ کے نزدیک افضل ہی
مدینہ سے بدلیل قول رسول علیہ السلام کے صلوٰۃ بیچ مسجد میری کے کہ بہتر افضل ہی ہزار نمازوں سے بیچ اور مسجد کے مگر مسجد الحرام مین اور نماز
بیچ مسجد الحرام کے افضل ہی لاکھ نماز سے بیچ مسجد میری کے روایت کی احمد وغیرہ نے اور نہین شک ہی بیچ شرف مکہ کے واسطے ہونے اُسکے
قبلہ مسلمین کا اور حج کیا گیا اُسکا اور دور کرنے والا گناہون اُنکے کا اور اس جہت سے کہ نہین جائز ہی داخل ہونا اسمین بغیر احرام کے اور واسطے
جائے ولادت نبی ہمارے کا اور جائے اقامت اُنکی کا ہی ہجرت تک اور جگہ اترنے وحی کا اور نازل ہونے قرآن کا اور جا ظہور اسلام و ایمان کا
اور جا پیدا ہونے خلفاے راشدین کا ہی اور بیچ اُسکے حجر اسود اور مقام ابراہیم ہی اور بدلیل امام مالک کی قول رسول علیہ السلام کا ہی
وقت ہجرت اُنکی کے مکہ سے وہ یہ ہی کہ الٰہی تو جانتا ہی کہ قوم قریش نے نکالا ہی مجھکو احب البلاد سے طرف میرے یعنے مکہ سے کہ مجھکو محبوب تر ہی
سب شہروں سے پس جا سکونت دے مجھکو اُس شہر مین جو احب البلاد ہو طرف تیرے روایت کی یہ حدیث حاکم نے اور قبولیت دعا حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی ظاہر ہی اور جو احب البقاع ہی نزدیک اللہ کے وہ افضل ہوا اور تحقیق جگہ دی اُنکو اللہ تعالیٰ نے بیچ مدینہ کے پس ہوا
افضل البقاع اور واسطے امام مالک کے دلیلین اور حدیثین اور بھی ہین اور ذکر کیا قاضی عیاض نے کہ ہر آئینہ موضع قبر شریف حضرت علیہ الصلوٰۃ
والسلام کا افضل البقاع ہی بالاجماع فصل چوتھی اختلاف ائمہ کا ہی بیچ اقامت مکہ کے یعنے وطن پکڑنا اسمین امام ابو حنیفہ رض اور بعض اصحاب
شافعی اور ایک جماعت نے کہ احتیاط کرنے والی ہین دین مین مکروہ رکھا یعنے ناپسندیدہ جانا ہی قیام کو بیچ مکہ کے اسواسطے کہ قیام
سبب ہی کمی حرمت و ہیبت بزرگی و آداب کا اور اسی جہت سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پھرتے تھے اوپر حج کرنے والوں کے بعد حج کے ساتھ
درہ کے اور کہتے تھے اے یمن والو جاؤ یمن اپنے کو اور اے اہل شام جاؤ شام اپنی کو اور اے اہل عراق جاؤ عراق اپنے کو تو آئینہ جانا تمھارا
باقی رکھیگا بزرگی و حرمت بیت رب تمہارے کی بیچ دلون تمہارے کے اور کہا عمر رض نے جو شخص کہ ساکن بیچ حرم کے اور دل اُسکا متعلق ہوا
کسی چیز سے سوا اللہ کے تحقیق ظاہر ہی زیان کاری اُسکی اور رحمت کرے اللہ اُسپر جسنے یہ کہا ہی کہ بہت لوگ وہین اس دیار سے
یعنے خانہ کعبہ سے کہ پہونچے مراد اپنی کو یعنے جو سعادات و تزکیہ ظاہر و باطن کہ اُسکے حضور سے حاصل ہوتی وہ دور سے حاصل کی اور بہت
لوگ ہین قریب اُسکے کہ مرے غمگین بسبب ناکامی و بے بہرگی کے اور کہا ابن مسعود رض نے نہین ہی کوئی شہر کہ مواخذہ و عقوبت کی جاوے
ارادہ پر قبل سے عمل مگر مکہ اور پڑھی اُسنے یہ آیہ وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ یعنے اور جو شخص
ارادہ کرے بیچ مکہ کے ساتھ کجروی اور ظلم کے چکھاوینگے ہم اُسکو عذاب درد دہندہ اور سخت اور کہتے تھے عبد اللہ ابن عباس

مقام ہے چہار گانہ اور کہا البتہ اگر کرون مین شتر گناہ بیچ رکبہ کے پسندیدہ تر ہی نزدیک میرے اس سے کہ کرون مین ایک گناہ مکہ مین کہ ایک مقام کا
نام ہے طائف مین اور گئے ہین بعض علما طرف اس قول کے کہ دوچند ہوتے ہین گناہ بیچ زمین حرم کے یعنے حد حرم مین جیسے کہ نیکی دوچند ہوتی ہین نیکیان
اور قیام کیا ابو محمد حریری نے ایک برس مکہ مین پس تکیہ نہ کیا دیوار کا اور نہ سویا یعنے بیٹھا رہتا تھا اور اسی طرح سو جاتا تھا اور رہا ابو عمر
زجاجی صوفی چالیس برس مکہ مین شروا کی حاجت بشری مگر بیچ حل کے یعنے بول و براز حدود حرم مین نہ کیا اور اسی طرح کیا ابو حنیفہ
رحمہ اللہ تعالی نے بیچ مدت اقامت اپنی کے مکہ مین اور روایت کی گئی ہی ابن الورد مکی سے کہ کہا اسنے کہ ایک رات نماز پڑھتا تھا مین حجر مین
سنا مین نے کلام درمیان کعبہ اور غلاف کے پوشیدہ یعنے کعبہ غلاف سے کہتا تھا پس کان لگائے مین نے وہ سرگوشی کرتا تھا اور کہتا تھا
طرف اللہ کے شکوہ کرتا ہون مین پہلے طرف تیرے ای جبرئیل وہ آزار کہ کھینچتا ہون مین ان لوگون سے کہ گرد میرے ہین انسانون آنکے
اور مزہ لینا اور لذت پانے انکے سے ساتھ کلام لغو اور بیفائدہ اور ذکر احوال دنیا کا اور غیبت اور سعی و فکر سے بیچ اسکے کہ نہین منع وا ہی
انکو اور لہو سے واللہ اگر باز نہ رہینگے وہ اس لغویات سے شکستہ ہو جاؤنگا مین دفعۃ رخصت ہوگا ہر پارہ سنگ مجھے
اس پہاڑ سے کہ قطع کیا گیا ہی اس سے اور بیچ مصنف عبد الرزاق کے لکھا ہی کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے
حج کرتے تھے پھر چلے جاتے تھے طرف دیار اپنے کے اور عمرہ لاتے تھے پھر چلے جاتے تھے اور نہین بود و باش کرتے تھے مکہ مین
کہتا ہون مین نہ بود و باش کرنی مکہ مین ہوئی سنت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور اصحاب اور احباب آنکے کی اور اولیا
اللہ کی اور اسی واسطے کم پایا ہی تو مکہ مین قبرین انکی آور بیچ بیضاوی کے ہی فرمایا رسول علیہ السلام نے جو شخص مرا
بیچ ایک کے حرمین یعنے مکہ و مدینہ سے اٹھایا جائیگا روز قیامت کو در حالیکہ امن مین ہوگا عذاب و عتاب سے اور
سوال کیا گیا مالک سے کہ حج کرنا اور چلا جانا بہتر ہی نزدیک تیرے یا حج کرنا اور وطن پکڑنا مکہ کا کہا سابق نہ تھے لوگ
مگر اوپر اس بات کے کہ حج کرتے تھے اور چلے جاتے تھے اور جو کوئی کہ گیا طرف جائز ہونے اقامت کے مکہ مین اور فضل
اسکے کے مراد اسکی باوجود رعایت شرطون اسکی کے ہی جیسے کہ حکایت کی گئی حال ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے اور
ابی محمد حریری اور ابی عمر زجاجی سے قبل اسکے آور امام ابو یوسف و محمد و شافعی و احمد حنبل کے نزدیک اقامت مکہ
مستحب ہی آور بیچ کتابون فقہ کے ہی نہین مضائقہ ہی بیچ اقامت مکہ کے ساتھ قول امام یوسف اور محمد کے اور فتوی
انھین دونون کے قول پر ہی اور فرمایا رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جسنے صبر کیا گرمی مکہ پر [illegible]

آگ اُس سے مسافت سو برس کی راہ کی اور سعید بن جبیر سے مروی ہی جو شخص مریض ہوا مکہ مین ایکدن لکھے جاتے
واسطے اُسکے عمل صالح سے وہ کہ عمل کرتا تھا اُسکو بیچ سات برس کے پھر اگر ہی وہ مسافر دو چند لیے جاتے ہین اور نہین
شک ہی بیچ دو چند ہونے حسنات کے بیچ اُسکے واسطے اِسکے کہ قیام کیا اُسنے ساتھ رعایت حقوق بیت کے مثل تعظیم و بزرگی
و ہیبت کے اُس سے اور نہ سیر ہونا اور نہ ملال آنا اور دو چند ہونا سیئات کا بیچ اُسکے پس مذہب بعض علما کا ہی اور
نہین شک ہی بیچ آمد و شد اولیا کے طرف مکہ کے اور وارد ہوا ہی کتابون مین کہ ہر آئینہ اولیاء اللہ حاضر ہوتے ہین جمعہ کو
اور اوقات متبرکہ مین بیچ اُسکے اور حج کرتے ہین ہر برس پس جس شخص نے دیکھا ایک کو اُنمین سے پہونچ گیا
سعادت کو اور اِسی طرح جو کوئی کہ دیکھا اُسکو ایک نے اُنمین سے اور حدیث مین آیا ہی کہ عمرہ رمضان کا برابر ہی
حج کے اور طواف ایک ہفتہ کا مانند آزاد کرنے گردن کے ہی اور زیادہ ہونا عمرہ و طواف کا حاصل ہوتا ہی واسطے وطن
پکڑنے والون کے مکہ مین بلا تردد اور واسطے غیر اُنکے کے رنج و مشقت تکمیل بیچ رسالہ ابی سعید الحسن بن ابی الحسن
تابعی کے مذکور ہی کہ لکھا اُسنے یعنے ابی سعید نے طرف عبد الرحیم زاہد بن انس رمادی کے کہ اقامت رکھتا تھا مکہ مین
اور اُسنے ارادہ کیا تھا نکلنے کا اُس سے طرف یمن کے اور تھی برادری اُسکو واسطے خدا کے جان تو ای برادر پہونچی
مجکو یہ بات کہ تو نے جمع کیا اپنی رائے کو اوپر نکلنے کے حرم اللہ تعالی کے سے اور رجوع کرنا طرف یمن کے اور مین نے
قسم اللہ کی برا جانا اِس بات کو اور حاصل ہوئی مجکو اُس سے وحشت سخت اِسواسطے کہ ارادہ کیا شیطان نے کہ بہکاوے
اور اُکھیڑے تجکو حرم سے پس ای عجب عقل تیری سے جبکہ نیت کی تو نے اِسکے بعد اسکی کہ کیا تجکو اللہ تعالی نے اہل حرم سے
پس لازم پکڑ حمد و شکر کو اوپر اِس مقصد بزرگ کے اور لازم پکڑ پناہ چاہنے کو وسوسہ شیطان رجیم سے اور دور رکھ
اپنے تئین سفر کرنے سے اُس سے ایک بالشت پس ہر آئینہ مقام بیچ اُسکے یعنے رہنا اُسمین سعادت ہی اور نکلنا
اُس سے بدبختی اور پرہیز کر قلق اور تنگدلی سے اور لازم ہی اوپر تیرے سکوت اور بردباری و صبر اور تو جانتا ہی کہ
اللہ تعالی نے فضل دیا مکہ کو اوپر تمام شہرون کے اور بیان کیا شرف اُسکا بیچ کتاب بزرگ اپنی کے پس فرمایا اللہ تعالی نے
اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّهُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ۝ فِیۡهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ
مَّقَامُ اِبۡرٰهِیۡمَ ۚ وَمَنۡ دَخَلَهٗ کَانَ اٰمِنًا ۔ وَلَهٗ اِذۡ قَالَ اِبۡرٰهِیۡمُ رَبِّ اجۡعَلۡ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا

مقاماً وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ ايضاً رَبِّ غفور ايضاً بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ من الثمرات ايضاً وَارزُق اَهْلَهُ
لِلنَّاسِ وَاَمْنًا ايضاً اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰى اِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ
رِزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا اور غیر اسکے آیات سے اور جان تو اے برادر ہر آئینہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جسوقت نکلے مکے سے کھڑے ہوے اوپر خزورہ کے کہ ایک موضع ہے قریب باب الوداع کے پھر سامنے کھڑے ہوے
قبلہ کے اور خطاب کیا طرف کعبہ اور مکہ کے اور کہا قسم اللہ کی ہر آئینہ مین جانتا ہون کہ تو بہتر ہے شہرون اللہ کے سے
نزدیک میرے اور تو بہترین زمین اللہ کا ہے نزدیک اللہ عزوجل کے اور تو بہترین بقعون کا ہے اوپر روے زمین کے
اور بہتر انکا نزدیک اللہ عزوجل کے اگر نہوتی یہ بات کہ رہنے والون تیرے نے نکالا مجکو تجھسے نہ نکلتا مین اور فرمایا
رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر آئینہ بہتر شہرون کا اوپر روے زمین کے اور پسندیدہ تر انکا نزدیک اللہ کے مکہ ہے
اور فرمایا رسول علیہ السلام نے بچھائی گئی زمین مکہ سے پس پھیلایا اللہ نے زمین کو نیچے اسکے سے پس نام رکھا گیا
ام القریٰ اور فرمایا اول وہ پہاڑ کہ رکھا گیا اوپر روے زمین کے ابو قبیس ہے آگاہ ہو ہر آئینہ مکہ و مدینہ دور
کرتے ہین میل کو جیسے کہ دور کرتی ہے بھٹی لوہے کی میل کو آگاہ ہو ہر آئینہ مکہ بیچ اکبا گیا ہے اوپر تکلیفات کے اور
درجات کے اور فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسنے روزہ رکھا ماہ رمضان مین بیچ مکہ کے لکھے
جاتے ہین واسطے اسکے لاکھ مہینے بیچ غیر مکہ کے اور شہرون سے اور فرمایا نکوئی حرم کی برابر لاکہ نکوئی بیچ غیر
اور نہین اوپر روے زمین کے کوئی جگہ کہ پایا جاے بیچ اسکے طواف اور عمرہ اور حج مگر بیچ مکہ کے اور فرمایا
جو شخص کہ قدرت رکھتا ہے یہ کہ مرے بیچ ایک کے حرمین سے پس چاہیے کہ مرے تحقیق مین اول اس شخص کا
ہون کہ شفاعت کرے اسکی دن قیامت کے اور ہوگا روز قیامت کے امن مین عذاب اللہ کے سے
نہین حساب ہے اوپر اسکے اور نہ عذاب اور فرمایا جو شخص کہ مرا بیچ مکہ مدینہ کے اٹھائیگا اسکو اللہ تعالیٰ روز قیامت بیچ
امن مین عذاب اپنے سے نہ حساب ہے اوپر اسکے اور نہ خوف اور نہ عذاب اور داخل ہوگا جنت مین ساتھ
سلامتی کے اور ہونگا مین واسطے اسکے شفاعت کرنے والا روز قیامت کو اور البتہ اہل مکہ یعنی رہنے والے
مکہ کے اہل اللہ ہین اور ہمسایہ ہین گھر اسکے کے اور نہین ہے اوپر روے زمین کے کوئی شہر کہ پائی جاتی

بیچ اسکے عذاب نیکوکاروں کی اور واسطے نماز اچھے لوگون کی مگر مکا ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ وہ زمزم ہوا اور تحت
میزاب رحمت اور بہتر وادی روے زمین پر وادی ابراہیم ہوا ہی مکا اور بہتر کنوان روے زمین پر بیر زمزم ہوا اور فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بیچ حرم کے مرا گویا کہ مرا وہ بیچ آسمان چہارم کے اور فرمایا جو کوئی مرا بیچ حرم
اللہ کے یا حرم رسول اللہ کے یا درمیان مکہ و مدینہ کے درحالت حج یا عمرہ اٹھائیگا اسکو اللہ روز قیامت کے
امن پانے والون مین اور فرمایا رسول علیہ السلام نے کہ اٹھائیگا اللہ تعالے مقبرۂ مکہ سے ستر ہزار شہید داخل ہونگے
جنت مین بغیر حساب کے منہ انکے مانند چودھوین رات کے چاند کے ہونگے شفاعت کریگا ہر ایک انمین سے ستر
آدمیون کی عوضون مین سے جیسا کہ بیچ ایک حدیث کے ہے اور نہین ہے کوئی زمین پر کوئی شہر کہ وارد ہے ہر طرف اسکے تمام انبیا
اور فرشتے اور رسول اللہ صلی اللہ اہل آسمانون اور زمینون کے جنون اور انسانون سے مگر مکا اور جس شخص نے پڑھی بیچ اسکے
نماز بلند کیجاتی ہین واسطے اسکے نماز مین لاکھ اور جسنے روزہ رکھا بیچ اسکے ایک دن لکھیگا اللہ واسطے اسکے روزے لاکھ دن کے اور
جسنے تصدق کیا ایک درہم لکھیگا واسطے اسکے لاکھ درہم اور جسنے ختم کیا اسمین قرآن ایکبار لکھیگا واسطے اسکے لاکھ ختم اور جسنے
تسبیح کی اللہ تعالی کی اسمین ایکبار لکھیگا واسطے اسکے ہزار تسبیح بیچ غیر مکہ کے اور جو نیکوئی کی کہ بندہ نے حرم مین برابر لاکھ
نیکوئی کے ہے بیچ غیر حرم کے اور کل عمل نیک بیچ اسکے ہر واحد برابر لاکھ کے ہے اور نہین جانتا ہون مین کوئی شہر کہ اٹھاوے
اللہ اس سے دن قیامت کے انبیاء اور اولیاء و صدیقین و شہدا و صالحین و علما و فقہا و نیکوکار مردون اور عورتون سے
جسقدر کہ اٹھائیگا مکہ سے اور البتہ وہ اٹھائے جائینگے درحالیکہ ہونگے امن مین عذاب اللہ کے سے اور البتہ ایکدن
بیچ مکہ کے امید رکھا گیا زیادہ ہے واسطے لوگون کے اور افضل ہے ہمیشہ روزہ رکھنے اور شب بیداری کرنے سے غیر مکہ مین

فصل پانچوین بیچ بیان مواضع متبرکہ کے کہ قبول ہوتی ہے اسمین دعا طواف کل اور ملتزم یعنے درمیان حجر اسود اور
باب کعبہ کے اور نیچے میزاب رحمت کے اور داخل کعبہ اور نزدیک زمزم کے اور پیچھے مقام ابراہیم کے اور صفا پر اور مروہ پر
اور جا سعی مین یعنے درمیان صفا و مروہ کے اور عرفات مین اور مزدلفہ مین یعنے مابین عرفات و منی کے اور منی مین
اور نزدیک جمرات ثلثہ کے اور باب النبی یعنے ابریشم فروشان اور باب صفا اور باب السلام مین اور بیچ جبل ثبیر کے
کہ ایک پہاڑ ہے قریب جبل نور کے اور بیچ مسجد کبش مقام قربانی ابراہیم کے اور مسجد خیف کے کہ منی مین ہے اور مسجد نحر

یعنے قربانی کی کہ وہ بھی منیٰ مین ہی قربانی کی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیچ اُسکے تریسٹھ اونٹ بیچ حجۃ الوداع کے اور حکم کیا
علی رضی اللہ عنہ کو واسطے پورا کرنے سو کے اور جانب جنوب مسجد خیف کے اوپر دست راست عرفات کے جانے والے کے
ایک غار ہی اُسکو غار مرسلات کہتے ہین اُسکی چھت مین ایک جگہ خالی ہی بسبب لگنے سر حضرت کے زیارت کیا جاتا ہی اور کہے
جاتے ہین اُسمین سر یعنے لوگ اُس جا سے سر حضرت مین تبرکًا اپنے سرون کو رکھتے ہین اور قبول ہوتی ہی دعا بیچ گھر خدیجہ الکبریٰ کے
کہ وہ مولد فاطمہ اور تمام اولاد خدیجہ کا ہی اور وفات پائی خدیجہ نے اُسی گھر مین اور وہ مسکن رسول علیہ السلام کا تھا ہجرت تک
اور قبول ہوتی ہی دعا بیچ قبہ مولد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اُسمین ایک مسجد ہی اور بیچ مولد علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ کے
قریب مولد سرور کائنات کے اور اُسمین بھی مسجد ہی اور بیچ مولد حمزہ کے جانب جنوب کے ملا ہوا ساتھ بازان کے مجری نہر حنین کا
(نام مقام)
اور بیچ ثبوت اُسکے کے شبہہ ہی اور اُنمین سے ایک موضع ہی بیچ جبل نوبی کے مولد عمر رضی اللہ عنہ کا زیارت کیجاتی ہی جو تھی بیچ [illegible]
اور بیچ مولد جعفر بن ابیطالب رضی اللہ عنہ کے قریب باب العجلہ کے اُسمین ایک مسجد ہی کہا گیا ہی کہ داخل ہوا اُسمین رسول
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنمین سے دار الخیزران یعنے گھر ارقم مخزومی کا ہی قریب صفا کے نام رکھا گیا ساتھ مختبی کے یعنے جاے پوشیدن
اسواسطے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم معہ صحابہ کے پہلے اسلام لانے عمر رضی اللہ عنہ کے پوشیدہ رہتے تھے اُسمین اور بیچ اُسکے اسلام
لائے عمر بیچ اُسکے اور خیزران وہ اُم الرشید ہی جب حج کیا اُسنے خریدے گھر گرد مختبی کے اور اُنمین سے جبل ثور ہی جانب یمین مکہ کے
اور جبل ثبیر پوشیدہ ہوے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسمین ایکبار کہ ارادہ کیا تھا قریش نے واسطے قتل اُنکے کے اور مسجد البیعۃ ہی
درمیان منیٰ اور عقبہ کے وہ جگہ اوترنے ذبح اسمٰعیلؑ کی ہی واسطے ذبح کے اور مقابل اُسکے جبل ہی دامن مسجد خیف مین بیچ اُسکے غار مرسلات ہی
اور نشان سر مبارک رسول علیہ السلام کا اور جگہ اول بیعت کی ہی بیعت کی عباس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عہد کیا مضبوط اُنکے
مسجد متکی ہی یعنے جاے تکیہ کرنے کی اور وہ ایک دکان ہی بلند پیوستہ اُس سے بعض جانب گھر بنی شیبہ کے منہدم ہو گئے
اب اور بیچ زقاق المرفق یعنے کوچہ کہنہ کے مسجد تھی کہ اُسکو کہتے تھے دکان ابی بکر رضی اللہ عنہ کی اور گھر اُنکا اور مقابل اُسکے
ایک دیوار ہی اُسمین ایک پتھر ہی کہ تبرک کیا جاتا ہی ساتھ چھونے اُسکے کے کہا گیا ہی کہ تھا وہ سلام کرتا اوپر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے اور نزدیک اُسکے ایک پتھر ہی کہ گڑ گئی ہی بیچ اُسکے کہنی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ بیچ دیوار دکان ابی بکر کے ہی
اور بیچ اُسکے شبہہ ہی اور جبل ابی قبیس ابی قبیس کنیت ہی ایک شخص کی کہ آبادی بنائی گئی اُسمین ایک عمارت اوپر اُسکے
(نام قبیلہ)

دعاے باران رحمت کی ایلچیون عاد کی نے اور اسمین قبر آدم و حوا و شیث کی ایک روایت مین کہا وہب بن منبہ نے
کھودی گئی قبر واسطے دفن آدم علیہ السلام کے بیچ غار کنز کے ابی قبیس سے غار کنز بمعنی غار خزانہ نام ایک غار کا ہی پھر نکالا
آدم کو نوح نے اور رکھا اسکو تابوت مین پھر بعد گھٹ جانے پانی یعنے موقوف ہونے طوفان کے پھیرا اسکو طرف مکان
اسکے کے یعنے غار مذکور مین اور بیچ بلندی ابی قبیس کے ایک حوض تھا جمع کیا جاتا تھا پانی واسطے رہنے والون قلعہ کے
اوپر ابی قبیس کے اور گمان کرتے ہین آدمی کہ جسنے کھائے ہفتہ کے دن اسپر کلہ پائے پکے ہوے امن ہین ہوا درد سر سے
یعنے اسے درد سر نہین ہوتا اور گمان کرتے ہین کہ ابی قبیس جگہ معجزہ شق قمر کی ہی اور نہین ثابت ہوا یہ اور
اختلاف ہی بیچ فضیلت ابی قبیس کے اوپر حرا ای جبل النور کے اور پیچھے ابی قبیس کے جبل خندمہ ہی اور اسمین قبرین نشر نبیون کی ہین
اور مواضع اجابت دعا مین سے دو رباط وقف کی گئی ہی کہ وقف کیا اسکو جمال الدین قاضی نے قبول ہوتی ہی
دعا بیچ اسکے اور نزدیک دروازہ اسکے کے اور بیچ معلاۃ یعنے جانب شرق کے قبر خدیجۃ الکبریٰ کی ہی رضی اللہ
عنہا اور وہ بیچ شعب بنی ہاشم کے ہی تھا بیچ اسکے تابوت چوبی زیارت کیا جاتا تھا پس بنایا گیا اوپر اسکے
قبہ بیچ زمانہ سلیمان خان کے سنہ نو سو پانچ مین اور انمین سے قبر فضیل بن عیاض کی اور قبر عبد الکریم
القشیری کی ہی بیچ احاطہ کے بیچ اسکے ایک جماعت اولیاء کبار کی ہی آخر انکے عبد اللطیف نقش بندی
رومی ہین اور ان مواضع مین سے نزدیک قبر سفیان بن عیینہ کے اور نزدیک قبر ساسرۃ الخیر کے کہ نام
ایک ولی کا ہی جانب شرق اوپر بیرام سلیمان کے اور وہ قبر بلند ہی طریق سیل سے اور نزدیک قبر وولامی کے
کہ نام ایک بزرگ کا ہی نزدیک جبل کے اور گھرون مبارک سے گھر عباس کا ہی بیچ مسعیٰ کے نزدیک میل سبز کے
اور وہ ایک رباط ہی اور انمین سے چلہ جنید و ابراہیم ادہم کا ہی دامن جبل قعیقعان مین اور جبال مبارک سے
حرا یعنے جبل نور ہی اور حرا غار ہی بیچ اسکے کہ عبادت گاہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا پیش از وحی اور جاے
اوترنے وحی کا تھا اور بیچ بلندی اسکی کے ایک حوض ہی روایت کی گئی ہی کہ پکارا حرا نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو اور کہا میری طرف آیا رسول اللہ اور تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوشیدہ اوپر ثبیر کے قریش سے اور
رسول علیہ السلام اوپر پشت ثبیر کے تھے جس وقت کہا ثبیر نے اترو مجھ سے یا رسول اللہ مین ڈرتا ہون اس سے

کہ قتل کیا جائے تو او پرشت میری کے پس عذاب کرے مجکو اللہ اور پوشیدہ ہونا حضرت کا بیچ ثور کے پس وقت ہجرت کے ہی
کہا گیا ہی نہین ثابت ہوتا ہی پوشیدہ ہونا دوبار جواب یہ ہی کہ ندلے مذکور نہین مخالف ہی جبکہ ہووے ثور سے اور وہ
طرف یمین مکہ کے ہی یعنے داہنی طرف اور قریب آئیگا ذکر اسکا اور اسمین مسجدین بہت تھین منہدم ہوگئین اور جو موجود ہین
اُنمین سے مسجد الاجابہ ہی بائین طرف جانے والے کے طرف منی کے بیچ گھاٹی کے قریب ثلثہ از احزکے کہ نام ایک پہاڑ کا ہی
نماز پڑھی ہی بیچ اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور بیچ اسکے ایک پتھر لکھا ہوا ہی اور اُنمین سے مسجد الجن ہی تحقیق
بیعت کی جنون نے بیچ اسکے اور اُنمین سے فو بادیہ ہی اور درمیان اسکے اور مسجد الجن کے ایک راہ تنگ ہی اور اُنمین سے
مسجد الرایۃ ہی نزدیک بیر جبیر بن مطعم کے جگہ نصب ہونے نشان رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
روز فتح مکہ کے اور اُنمین سے مسجد ہی بیچ مدعی کے نزدیک میل امین یعنے داہنی طرف والے کے مقابل اسکے
کوچہ منع ہی پڑھی ہی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسمین نماز مغرب کی اور اُنمین بھی ایک مسجد ہی
بیچ مسفلہ کے وہ مسجد ابی بکر رضی اللہ عنہ کی ہی نام رکھا اسکا دار الہجرۃ اور اُنمین سے بلندی تنعیم مین مسجد عائشہ
کی ہی اور وہ بعید ہی میلون حد حرم سے اور اب احرام عمرہ کا باندھتے ہین آدمی مسجد جدیدہ سے
کہ بیچ ایک طرف اسکی کے حوض بڑا ہی اور اُنمین سے ثور ہی وہ جبل ہی مسکن ثور بن میاہ کا دور تر ہی نسبت
حرا کے متوجہ ہوئے طرف اسکے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تھے برہنہ پا پس اُٹھا لیا اُنکو ابوبکر
رضی اللہ عنہ نے پس جب پہونچے دونون طرف ثور کے داخل ہوئے ابوبکر تا کہ آزمائین عمق اسکا
پس سوئے دونون پس جب صبح کی دیکھا ابوبکر نے ایک سوراخ ڈالا اسمین قدم اپنا اور تتنا
مکڑی نے جالا اوپر منہ غار کے اور اُگی گھانس کہ نام اسکا رادہی اور آشیانہ بنا دیا دو کبوترون نے اور
انڈے دیے اُنھون نے روایت کی گئی ہی کہ تحقیق کبوتران کعبہ نسل اُنھین دونون کی سی ہین اور
توقف کیا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیچ اسکے تین دن اور بعضون نے کہا چند روز کم دس دن سے
روایت کی گئی ہی کہ جسنے زیارت کی اسکی اور دعا کی واسطے دور ہونے غم اور خوف کے قبولیت ہوتی ہی
اسکی اور کہا ابوبکر نے نظر کی مین نے طرف قدمون مشرکین کے غار مین سے اور وہ اوپر سرون

ہمارے کے تھے کہا مین نے یارسول اللہ اگر ایک اُنہین کا نظر کرے طرف قومون اپنے کے دیکھے ہمکو
کہتا ہو نہین اور اس سے جانا جاتا ہی عمق غار کا اور ہیات اسکی آدمشہور غیر اسکا ہی جیسے کہ کہا مصنف نے
اور اُنہین سے غار مشہور ہی اور زیارت کرتے ہین اسکی لوگ اور داخل ہوتے ہین دروازے بڑے
اُسکے سے روایت کی گئی ہی کہ تحقیق جبرئیل علیہ السلام نے مارا اُسکو ساتھ بازو اپنے کے پس کھولدیا اُسکو
اور واسطے داخل ہونے اُسکے کے دروازہ تنگ اُسکے سے نزدیک ہی حکمت سے اور تحقیق کشادہ کیا اُسکو
لوگون نے بہت بار لیکن وہ تنگ ہی فصل چھٹی اور حکم بیچنے گھرون مکا کا اور زمین اُسکی کا اور کرایہ لینا اُنکا
پس اختلاف ہی بیچ اُسکے اور وہ اختلاف بنا بر ایک قاعدہ کے ہی یعنے اگر تھی فتح مکہ کی بزور وقوت پس ہوا
وہ غنیمت پس نتقسیم کیا اُسکو رسول علیہ الصلواۃ والسلام نے اور بحال رکھا اُسکو جسطرح پر تھا پس
باقی رہے اور پر اُسی حالت کے نہ بیچ کیے جائین نہ کرایہ دیے جائین اور اسی واسطے کہا ابو حنیفہ و مالک
اور اوزاعی نے بنا بر عدم جواز بیع و کرایہ کے اور اگر فتح مکہ کی از روے صلح کی پس باقی رہے گھر اُسکے
بیچ ہاتھون اُنکے کے تصرف کرین بیچ ملک اپنے کے جسطرح چاہین اور طرف جواز بیع کے میل کیا ہی
ابو یوسف و محمد و شافعی و احمد نے اور اسی پر فتوی ہی باب دوسرا بیچ بنا ے کعبہ اور بیر زمزم اور
شرف اُسکے کے اور بیان جواہر اور غلافون اور نذرون اُسکی کا بنایا گیا کعبہ دس بار اور وہ قبلہ انبیا کا
موسیٰ تک ہی بنایا اُسکو ملائکہ نے اور آدم علیہ السلام اور اولاد اُنکی نے اور ابراہیم خلیل علیہ السلام نے
اور عمالقہ اور جرہم اور قصی بن کلاب نے اور قریش نے جسوقت کہ پہونچی عمر شریف رسول علیہ السلام کی
پچیس برس کو اور بنایا عبد اللہ بن زبیر نے اور حجاج بن یوسف نے اور لیکن اُسنے گرادیا جانب حطیم کو یعنے
میزاب کی جانب کو اور باقی رکھین جانبین تین ہر آئینہ وہ باقی ہین اوپر بناے زبیر کے آمانیاے ملائکہ پس واسطے اُسکے
کہ روایت کی گئی ہی ابی علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے تحقیق جب فرمایا اللہ جل شانہ نے ملائکہ کو اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ
خَلِیْفَۃً ط قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْہَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْہَا وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ فقال اللہ تعالیٰ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ
مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ پس گمان کیا ملائکہ نے یہ کہ جو کہا ہمنے تھا رد واو پر رب ہمارے کے اور تحقیق وہ غصہ ہوا

اوپر ہمارے پس التجا کی اُنھون نے ساتھ عرش کے درحالیکہ بلند کرنے والے تھے سرون اپنون کو فروتنی کرنے والے
رونے والے اور طواف کیا اُنھون نے عرش کا تین ساعت پس رحم کیا اللہ تعالیٰ نے طرف اُنکے اور نازل ہوئی
رحمت اوپر اُنکے اور رکھا اللہ سبحانہ نے نیچے عرش کے ایک گھر اور وہ بیت المعمور ہی اوپر چار ستون کے
زمرد سے پس ڈھانکا اُنکو یاقوت سرخ سے اور فرمایا ملائکہ کو طواف کرو اِس بیت کا اور ہوا یہ طواف
اوپر اُنکے آسان تر عرش سے پھر بھیجا اللہ سبحانہ نے ملائکہ کو اور کہا اُنکو بناؤ تم واسطے میرے ایک گھر
یعنے کعبہ اوپر مثل اور اندازہ اُسکے کے اور حکم کیا اللہ جل شانہ نے اُنکو جو بیچ زمین کے ہین یہ کہ طواف کرو
کعبہ کا جیسے طواف کرتے ہین اہلِ آسمان بیت المعمور کا اور یہ روایت دلالت کرتی ہی اوپر اِس بات کے
کہ بنا سے کعبہ بعد پیدا کرنے زمین کے ہی لیکن حدیثین بہت گواہی دیتی ہین اِس بات پر کہ ہر آئینہ کعبہ
پیدا کیا گیا ہی پہلے زمین سے چار برس اور بیچ ایک روایت کے دو ہزار برس پھر بچھائی گئی زمین نیچے اُسکے
اور پھیلائی گئی پس اُن حدیثون مین سے وہ ہی کہ روایت کی سعید بن مسیب نے علی رضی اللہ عنہ سے
پیدا کیا اللہ نے بیت کو پہلے زمین اور آسمانون کے چالیس برس اور تھا وہ ایک بخار اوپر پانی کے
اور اُن حدیثون مین سے وہ ہی جو روایت کی گئی نافع غلام زبیر کے سے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا
کعبہ پیدا کیا گیا پہلے زمین سے دو ہزار برس کہا گیا کیونکر پیدا کیا گیا پہلے زمین کے اور وہ ہی جنس
ارض سے کہا گیا اسواسطے کہ تھے اوپر اُسکے دو فرشتے کہ تسبیح کرتے تھے بیچ رات اور دن کے دو ہزار برس
پس جب ارادہ کیا اللہ سبحانہ نے کہ پیدا کرے زمین کو بچھا دیا اُسکو پس کیا اُسکو بیچ وسط زمین کے
اور انمین سے مجاہد سے روایت ہی کہا اُنھون نے تحقیق ستون بیت کے پیدا کیے گئے پہلے زمین سے دو ہزار
برس پھر پھیلائی گئی زمین نیچے اُسکے اور بیضاوی مین آیا ہی کہ تھا بیچ جگہ کعبہ کے پیشتر آدم ایک بیت کہا جاتا تھا
اُسکو صراخ طواف کرتے تھے اُسکا ملائکہ پس جب نیچے اتارے گئے آدمؑ حکم کیا گیا کہ حج کرے اُسکا اور طواف کرے
گرد اُسکے اور اُٹھا لیا گیا صراخ بیچ طوفان نوحؑ کے طرف آسمان چہارم کے اور یہ بات نہین مناسب ہی ظاہر
روایت کے **فصل** اما بناء آدم علیہ السلام کی پس جبکہ روایت کی گئی ابن عباس سے یہ کہ جب اتارا اللہ سبحانہ نے

آدم کو طرف زمین کے کہا ای رب کیا ہوا کہ نہین سُنتا ہون مین آوازین ملائکہ کی فرمایا بسبب خطا تیری کے ہی ای آدم لیکن
جا تو بنا کر واسطے میرے ایک گھر پس طواف کر اُسکا اور یاد کر مجھکو گرد اُسکے جیسا کہ دیکھا تو نے ملائکہ کو کرتے ہین گرد
عرش میرے کے کہا ابن عباسؓ نے پس متوجہ ہوے آدم علیہ السّلام قدم رکھتے تھے زمین پر پس پیچیدہ ہوتی تھی
واسطے اُنکے یعنے سمٹ جاتی تھی تا طی کرین آدم اور نہ پڑے قدم اُنکے اوپر کسی جگہ کے زمین سے مگر ہو گئی آبادی و برکت
یہانتک کہ پہونچے طرف مکہ کے پس بنایا کعبہ اور تحقیق جبرئیل علیہ السّلام نے مارا ساتھ بازو اپنے کے زمین کو پس ظاہر کیا
بنیاد کو ثابت اوپر زمین ہفتم کے پس ڈالے بیچ اُسکے ملائکہ نے بڑے بڑے پتھر ایسے کہ نہ اُٹھا سکتے تھے ایک پتھر اُنمین سے
تیس مرد اور تحقیق جبرئیلؑ نے بنایا اُسکو پانچ پہاڑون سے لبنان و طور زیتا و طور سینا و جودی و حرا یعنے جبل نور سے
یہانتک کہ برابر ہوئی بنیاد اوپر روے زمین کے پھر اوتارا اللہ جل شانہ نے بیت المعمور کو واسطے آدم علیہ السّلام کے
تا اُنس پکڑے ساتھ اُسکے پس رکھا اللہ تعالی نے بیت المعمور کو اوپر بنیاد کعبہ کے اور یہ موافق روایت عمر بن الخطاب
کے ہی کعب سے کہ کہا اوتارا اللہ تعالی نے آسمان سے ایک یاقوت مجوّف یعنے اندر سے خالی ساتھ آدم کے پس کہا اُسکو
ای آدم تحقیق کہ یہ گھر میرا ہی اوتارا مین نے اُسکو ساتھ تیرے طواف کیا جاتا ہی گرد اُسکے جیسے طواف کیا جاتا ہی گرد
عرش میرے کے اور نماز پڑھی جاتی ہی گرد اُسکے جیسے نماز پڑھی جاتی ہی گرد عرش میرے کے اور اُترے ساتھ اُسکے
ملائکہ پس بلند کیے اُنھون نے ستون اُسکے پتھرون سے پھر رکھا گیا بیت اوپر اُنکے پس تھا آدم علیہ السّلام طواف کرتا
گرد اُسکے جیسے طواف کیا جاتا تھا گرد عرش کے اور نماز پڑھتا تھا نزدیک اُسکے جیسے نماز پڑھی جاتی تھی نزدیک عرش کے
پس جبکہ غرق کیا اللہ نے قوم نوحؑ کو اُٹھا لیا اُس بیت کو طرف آسمان کے اور باقی رہے ستون اُسکے اور مثل اسی
حدیث کے ہی بیچ روایت کے ابی معروف عبید اللہ سے لیکن بیچ اُسکے ہی یہانتک کہ بلند ہوا اوپر روے زمین کے
اور نیچے آئے آدم ساتھ ایک یاقوت سُرخ کے اندر سے خالی واسطے اُسکے چار ستون سفید پس رکھا اُسکو اوپر بنیاد کے
پس باقی رہا زمانہ غرق تک پس اُٹھا لیا اُسکو اللہ نے **فصل** و اما بنا اولاد آدم علیہ السّلام کی پس
واسطے اُسکے کہ روایت کی گئی وہب بن منبہ سے کہ جب بلند کیا گیا خیمہ ای بیت المعمور یا غیر اُسکا بعد وفات
آدم کے بنایا اولاد اُنکی نے بعد اُنکے جگہ بیت المعمور کے ایک گھر مٹّی سے اور پتھر سے پس ہمیشہ بنتا رہا بنایا اُسکو

اولاد شیث نے اور بعد شیث کے غیر انکے نے **فصل** و اما بنانا ابراہیم خلیل علیہ السلام کا پس ثابت ہر کتاب سے
اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سے اندر وہ یعنے ابراہیم اول انکا ہی کہ بنایا بیت کو اور ابن اسحاق سے
روایت ہی کہ خلیل علیہ السلام نے جب بنایا بیت کو کیا ارتفاع یعنے بلندی اسکی نو گز اور حجر اسود سے رکن شامی تک
بتیس گز اور رکن شامی سے رکن عراقی تک بائیس اور عراقی سے رکن یمانی تک اکتیس اور حجر اسود سے
رکن یمانی تک بیس گز اور کیا دروازہ کو چسپیدہ زمین سے نہ بلند اور نہ کواڑ لگائے یہانتک کہ بنائے واسطے اسکے
تبع حمیری نے کواڑ اور قفل تبع نام ایک شخص کا ہی اور حمیر نام بلد ہی اور اب حجر اسود سے رکن عراقی تک پچیس گز ہی
اور رکن شامی تک چوبیس اور شامی سے حجر اسود تک اکیس اور یمانی سے عراقی تک بائیس گز اور عرض دیوار کا
دو گز اور عرض باب کا چار گز اور ارتفاع یعنے بلندی کعبہ کی سوا ستائیس گز و بیچ چوبیس انگشتی سے اور عرض
سطح یعنے چھت اسکی کا اٹھارہ گز اور دلالت کرتا ہی نہ ذکر کرنا بنیاد کا اوپر اس بات کے کہ باقی رکھا اسکو
جسطرح کہ کھودا تھا اسکو جبرئیل علیہ السلام نے اور تیز کیا تھا اسکو ملائکہ نے اور کھودا ابراہیم علیہ السلام نے
اندر بیت کے داہنی جانب اس شخص کے کہ داخل ہوا بیت مین ایک مغاک یعنے گڑھا تاکہ ہووے
خزانہ واسطے بیت کے اور رکھی جاوین بیچ اسکے نذرین اور ہدایا اور ابراہیم علیہ السلام بناتے تھے
اور اسمعیل علیہ السلام لاتے تھے واسطے انکے پتھر اوپر کندھے اپنے کے پس جب بلند ہوئی بنیاد یعنے
زیادہ ہوئی قد آدمی سے قریب لائے اسکے مقام ابراہیم مانند نردبان و کرسی کے پس کھڑے ہوتے تھے
اوپر اسکے ابراہیم علیہ السلام اور گڑ گئے بیچ اسکے دونون قدم انکے ٹخنون تک جیسا کہ بیچ بنیاد کے ہی
اور بناتے تھے وہ اور پھیرتے تھے مقام کو واسطے انکے اسمعیل بیچ اطراف و جوانب بیت کے یہانتک
کہ پہونچے طرف موضع حجر اسود کے پس کہا ابراہیم نے اسمعیل کو لا تو ایک پتھر رکھو مین اسکو ... شروع
طواف کے پس گئے اسمعیل واسطے طلب اسکے کے پس لائے جبرئیل حجر اسود اور اللہ ... نے
امانت رکھا تھا اسکو جبل ابی قبیس مین وقت طوفان کے پس رکھا اسکو جبرئیل نے بیچ جگہ اسکی ... اور بنایا
اوپر اسکے ابراہیم نے اور اسوقت چمکتا تھا نور اسکا روشن ہوتے تھے نور اسکے سے ... کے یعنے

ذابح ہر طرف سے اور سیاہ کیا نجاسات جاہلیہ و خطاؤن بنی آدم کی نے اور ابراہیم علیہ السلام نے مسقف نہ کیا یعنے چھت
بنائی بیت کی اور بنایا اُسکو ساتھ مٹی کے سوا اسکے نہین کہ چنے اُنھون نے پتھر ایک دوسرے پر اور روایت کی گئی ہی کہ جبرئیل
علیہ السلام لائے حجر اسود جنت سے اور رکھا اُسکو جہان دیکھا تمنے پس پکڑو تم اُسکو جہانتک ہوسکے یعنے کرو تم اُسکی تعظیم و
اکرام ہر آئینہ قریب ہی کہ آوے جبرئیل اور لیجاوے اُسکو اور قتادہ سے روایت ہی کہ خلیل علیہ السلام نے بنایا بیت کو طور سینا
و طور زیتا و لبنان و جودی سے اور ستون اُسکے حرا سے اور روایت کی گئی ہی کہ بنایا اُسکو ابی قبیس و طور قدس
و ورقان و رضوی و اُحد سے اور مجاہد سے روایت ہی کہ تھا بیت کہ منہدم ہوا تھا اور پوشیدہ ہوگیا تھا طوفان سے
زمانہ ابراہیم تک اور تھا ایک ٹیلہ سرخ نہ چڑھی تھی اُسپر رو یعنے سیل یا نتھی خبر اس بات سے کہ آدمی جانتے تھے
موضع بیت کا غیر تعیین محل اُسکے کے اور آتے تھے وہان اور دعا مانگتے تھے پس نہ دعا مانگی کسی ایک نے مگر قبول
ہوئی واسطے اُسکے اور ابراہیم لائے ہاجر زوجہ اپنی کو اور چھوڑا اُسکو بیچ حطیم کے اور آتے تھے واسطے ملاقات اُسکی کے
اور بعد وفات ہاجر کے آتے تھے واسطے دیکھنے بیٹے اپنے اسمٰعیل علیہ السلام کے پیچھے اذن لینے کے سارہ
زوجہ اپنی سے یہانتک کہ بنایا کعبہ اور جگہہ دی اُسکو اللہ نے بیچ اُسکے اور قصہ اُسکا یون ہی کہ جب نجات دی
اُسکو اللہ جل شانہ نے نار نمرود یعنے آتش نمرود سے نکلے ہجرت کرکے اور نکاح کیا بیٹی چچا اپنے کی سے یعنے
سارہ سے پس آئے مصر مین اور بیچ اُسکے فرعون تھا اور تھی سارہ بہترین عورتون کی حسن مین پس آیا
ابلیس طرف فرعون کے اور خبر دی اُسکو ساتھ حسن اُسکے کے پس بھیجا فرعون نے قاصد طرف ابراہیم کے
اور بلایا اور پوچھا حال سارہ کا کہا اُنھون نے وہ بہن میری ہی واسطے خوف اس بات سے کہ قتل کرے وہ اُنکو
اور نکاح مین لاوے سارہ کو پھر گئی سارہ طرف فرعون کے بنا بر طلب اُسکی کے اور ابراہیم دیکھتے تھے اُسکو
بعد غائب ہونے اُسکے کے نظر اُنکی سے بسبب اُٹھا لینے اللہ کے حجاب درمیان دونون کے سے بنا بر
تسکین خاطر ابراہیم علیہ السلام کے اسی واسطے رفع بدگمانی کے پس جب گئی سارہ فرعون پاس متحیر ہوا
ساتھ حسن اُسکے کے اور نہ روک سکا نفس اپنے کو اس سے کہ دراز کرے ہاتھ اپنا پس خشک ہوا ہاتھ اُسکا
اوپر سینے اُسکے کے اور وہ ڈرا اُس سے اور کہا اُسکو سوال کر تو رب اپنے سے کہ چھوڑ دے ہاتھ میرا اور اختیار میرے کے

نہ ایذا دونگا مین تجکو کہا سارہ نے الٰہی اگر ہی یہ سچا پس چہوڑ دے واسطے اُسکے ہاتہہ اُسکا پس چہوڑ گیا پہر دی
سارہ کو ہاجر لائی سارہ ہاجر کو طرف ابراہیم کے پوچہا اُنہون نے کیا خبر ہی یعنے کیا حال گذرا کہا سارہ نے کفایت کی
اللہ نے مجکو کید فاجر سے یعنے فسق فرعون کے سے اور دی اُسنے مجکو یہ یعنے ہاجر اور مین نے وہ تجکو دی شاید اللہ دیوے
تجکو اُس سے فرزند اور سارہ بانجہ تہی اولاد نہوتی تہی پس مباشرت یعنے صحبت کی ابراہیم نے ہاجر سے پس
حاملہ ہوئی وہ اور پیدا ہوے اُس سے اسمٰعیل اور قیام کیا ابراہیم نے بیچ ایک سرحد کے زمین فلسطین سے ضیافت
کرتا تہا جو کوئی آتا تہا اُس پاس پہر جبکہ بہیجا اللہ جل شانہ نے ملائکہ کو تا ہلاک کرین قوم لوط کو حکم کیا اُنکو کہ ابتدا کرین
ساتہہ ملاقات ابراہیم کے پس بشارت دیوین ابراہیم اور سارہ کو ساتہہ اسحٰق کے پس جب اُترے وہ یعنے پہونچے
اُن پاس مہمانی کی اُنکی ابراہیم نے اور سارہ کہڑی تہی خدمت کرتی تہی اُنکی پس بشارت دی اُنہون نے
ابراہیم کو ساتہہ اسحٰق کے اور سوا اُسکے یعقوب کے پس ہنسی سارہ از روے تعجب کے بسبب بڑہاپے اپنے کے
اور وہ پہونچی تہی نوّے برس کو اور پہونچے تہے ابراہیم ایک سو بیس کو یا ضحکت ضحک سے بمعنی خندہ کرنے کے
نہو بلکہ بمعنی خاصیت کے ہو یعنے حائضہ ہوئی اور حمل دار ہوئی سارہ ساتہہ اسحٰق کے اور سن شباب کو پہونچے
اسمٰعیل و اسحاق پس مسابقت کی دونون نے یعنے ساتہہ دوڑنے کے پس سبقت کی اسمٰعیل نے یعنے آگے نکل گئے
پہر گودی مین لیا ابراہیم نے اُسکو اور بٹہایا اسحٰق کو طرف پہلو اپنے کے پس غیرت لیگئی سارہ اور غصہ ہوئی اور قسم کہائی
ہر آئینہ کاٹیگی اُس سے ایک پارہ گوشت اور البتہ تبدیل و تغیر کریگی صورت اُسکی پہر جب درست ہوئی عقل اُسکی یعنے
فرو ہوا غصہ نیک کیا (یعنے ہاجر) سوگند اپنی کو یعنے اُتار قسم کو کر اوپر قطع پارہ گوشت کے اور تغیر صورت کے تہی ساتہہ سوراخ کرنے
کانون اُسکے کے اور ختنہ کرنے اُسکے کے پہر باہم زد و کوب کی اسمٰعیل و اسحٰق نے جیسے کہ عادت اطفال کی ہی پس غصہ ہوئی
سارہ اوپر ہاجر کے اور قسم کہائی کہ یکجا سکونت نکرے اُسکے ساتہہ بیچ ایک شہر کے اور حکم کیا ابراہیم کو کہ کہیں لیجاوے
ہاجر کو سارہ سے پس لیگئے ابراہیم اُسکو اور بیٹے اُسکے کو ساتہہ وحی کے تا کہ آئے مکہ مین اور مکہ اُن دنون مین محل
عضاہ و سلم تہا یعنے جہاڑیون کا محل تہا اور موضع بیت کا ایک ٹیلہ سرخ تہا پس قصد کیا ساتہہ اُسکے طرف موضع حطیم کے
اُتارا اُسکو بیچ اُسکے اور حکم کیا اُسکو کہ کرے سائبان پہر پہرے ابراہیم پس پیچہے اُنکے ہوئی ہاجر منع کیا

ابراہیم نے اُسکو کہا اُسنے کیا خدا نے حکم کیا ہی تجکو ساتھ اِسکے کہا ابراہیم نے ہان کہا ہاجر نے اب نہین ضائع کریگا
ہمکو پس پھری عقب ابراہیم سے اور تھی ساتھ اُسکے مشک پانی کی پس تمام ہوا پانی پھر پیاسی ہوئی ہاجر اور
پیاسے ہوے اسمٰعیل پس نظر کی اُسنے طرف جبل کے نہ دیکھا کوئی پکارنے والا اور نہ جواب دینے والا یعنے کوئی
آدمی نہ تھا پھر چڑھی اوپر صفا کے نہ دیکھا کسی کو پھر اُتری اور آنکھین اُسکی طرف ولد اپنے کے تھین یعنے دیکھتی تھی
تا کوئی درندہ نہ کھا جاوے اُسکو یہانتک کہ اُتری بیچ وادی کے غائب ہوا ولد اُسکی نظر سے پس دوڑی یہانتک
یعنے راہ میان صفا و مروہ کے ۱۲
کہ چڑھی جانب دوسری سے دیکھا اور گذر گئی اور چڑھی مروہ پر نہ دیکھا کسی کو اور آمد و رفت کی اسی طرح سات بار
پھر پھری طرف ولد اپنے کے اور تحقیق اُترے جبرئیل علیہ السلام پس مارا موضع زمزم کو بازو اپنے سے پھر نکلا
پانی پس شتاب زدگی کی ہاجر نے طرف اُسکے اور بند کیا اُسکو بہنے سے تاکہ نہ ضائع ہووے اور حدیث مین آیا ہی
اگر نہ ہوتی یہ بات کہ ہاجر جلدی کرتی البتہ ہو جاتا وہ چشمہ جاری پس پیا اُسنے اور دودھ پلایا ولد اپنے کو
اور کہا اُسکو جبرئیل علیہ السلام نے نہ ڈر تو ہلاکی سے تحقیق اِس جگہ بیت ہی واسطے اللہ تعالے کے بناویگا اُسکو
یہ لڑکا اور باپ اُسکا یہ آو نہین انتہا ہی فضائل آب زمزم کا اُنمین سے بیچ مسلم کے ہی ہر آئینہ وہ طعام ہی کھانے کا
اور شفا ہی بیماری کی اور بیچ بخاری کے ہی کہا ابو ذر نے نہ تھا طعام مگر آب زمزم پس فربہ ہوا مین یہانتک کہ
سخت ہو گئین شکنین پیٹ میرے کی اور نہ پاتا تھا مین اوپر جگر اپنے کے سستی بھوک کی اور ذکر کیا اُسنے
یعنے رگین پیٹ کی ۱۲
ہر آئینہ کفایت کی پانی نے تیس دن رات یعنے ابو ذر نے کہا کہ مجکو ایک ماہ دن رات سوا آب زمزم کے
کچھ بہم نہ پہونچا اور مین نے اُسی کو پیکر گذران کی اور فرمایا رسول علیہ السلام نے کہ پانی زمزم کا واسطے
اُسکے ہی کہ پیا جاوے واسطے اُسکے یعنے جو نیت کر ہووے پس اگر پیا تو نے اُسکو واسطے سیر ہونے اپنے کے
سیر کرے تجکو اللہ تعالے ساتھ اُسکے اور اگر پیا تو نے اُسکو واسطے دور ہونے تشنگی کے دور کرے اُسکو
اور وہ ضرب جبرئیل کی ہی یعنے جبرئیل علیہ السلام کے بازو مارنے سے یہ پانی نکلا اور سیراب کرنا اللہ کا ہی
اسمٰعیل کو روایت کی یہ حدیث دارقطنی نے اور دعا وقت پینے اُسکے کے یہ ہی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا
نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ ترجمہ الٰہی سوال کرتا ہون مین تجھسے علم نفع دینے والے

اور رزق فراخ کا اور شفا کا ہر درد سے کہا گیا ہی پھر گذرا ایک قافلہ قبیلہ جرہم سے کہ ارادہ رکھتے تھے ملک شام کا
دیکھا اُنھون نے پرند دن کو کہ دور کرتے ہین اوپر ابی قبیس کے پس کہا اُنھون نے ضرور ہوگا اس جگہ پانی
پس جستجو کی اُنھون نے پھر آئے اوپر زمزم کے کہا اُنھون نے ہاجر کو اگر چاہے تو اُترین ہم ساتھ تیرے اور
رفع وحشت کرین تیری اور پانی تیرا ہی پھر پیا اُنھون نے پس اذن دیا ہاجر نے پھر اُترے وہ ساتھ اُسکے
اور وہ اول رہنے والون مکہ مشرفہ کے سے ہین اور وفات پائی ہاجر نے اور قبر بنائی اُنھون نے اُسکی
بیچ حجر کے یعنے حطیم مین اور جوان ہوے اسمعیل اور نکاح کیا جرہم مین سے اور کلام کیا ساتھ زبان اُنکی کے
پس نام رکھی گئی اسمعیل کی اولاد عرب متعربہ یعنے عربی سیکھنے والی اور جرہم وقحطان نام رکھے گئے عرب العاربہ
اور عرب العربا یعنے عرب اصلی وخالص اور تھے ابراہیم نزدیک سارہ کے بیچ فلسطین کے پس اذن چاہا
سارہ سے تا خبر لیوے ہاجر اور بیٹے اُسکے کی اذن دیا سارہ نے اس شرط سے کہ نہ اُترے نزدیک اُسکے
پس آئے ابراہیم مکہ مین اور تحقیق مر گئی تھی ہاجر پھر آئے طرف گھر اسمعیل کے پایا زوجہ اُنکی کو اور کہا کہان ہی
شوہر تیرا کہا اُسنے گیا ہی واسطے شکار کرنے کے اور نکلتے تھے وہ حرم سے طرف اہل کے پس شکار کرتے تھے
وہ چیز کہ زندگانی کرین ساتھ اُسکے کہا ابراہیم نے اُسکو تیرے پاس کچھ ضیافت ہی کھانے اور پینے سے
کہا اُسنے نہین ہی میرے پاس کہا ابراہیم نے جب آوے شوہر تیرا کہیو تو اُسکو میری طرف سے سلام اور
کہیو تو اُسکو بدل تو آستانہ گھر اپنے کو یعنے تبدیل کر زوجہ اپنی کو اسواسطے کہ وہ نہین اکرام کرتی ہی مہمان کا
پھر جب آئے اسمعیل کہا اُسنے اُسکو آیا میرے پاس ایک بوڑھا صفت اُسکی ایسی ایسی تھی اور کہا
اُسنے اس اس طرح کہا اسمعیل نے جا تو طرف اہل اپنے کے یعنے طلاق دیا اُسکو اور نکاح کیا غیر اُسکی سے
پھر بعد ایک مدت کے آئے ابراہیم مکہ مین اور آئے اوپر گھر اسمعیل کے کہا زوجہ ثانیہ اُسکی سے کہان ہی
شوہر تیرا کہا اُسنے گیا ہی واسطے شکار کے اور مرحبا کہا واسطے ابراہیم کے یعنے آ جگہ تیری خالی ہی اور لائی
گوشت اور دودھ اور پانی پس کھایا اور پیا پھر کہا اُسنے ابراہیم کو اے چچا آ تو دھوؤن مین سر تیرا اور دور
کردون مین غبار ولید گی بالون تیرے کی اور لائی اُسکے واسطے حجر یعنے مقام ابراہیم پس بیٹھے اوپر اُسکے

گرگئے دونون پانوٗن اُنکے بیچ اُسکے پھر غسل دیا اُسنے اُسکو ساتھ اکرام و بزرگی کے پس جب فارغ ہوے
وہ ارادہ کیا ابراہیم علیہ السّلام نے کہ جاوے طرف سارہ کے واسطے اُسکے کہ شرط کی تھی سارہ نے پھر خبر کیا
سارہ نے پھر کہا ابراہیم علیہ السّلام نے زوجۂ اسمٰعیل کو کہے تو شوہر اپنے کو سلام اور کہے تو سیدھا ہی آستانہ
دروازہ تیرے کا پس لازم پکڑ اُسکو یعنے زوجہ اپنی کو پس جب آئے اسمٰعیل بیان کیا اُسنے اوپر اُنکے
قصہ بوسہ دیا موضع قدم باپ اپنے کو حجر سے اور نگاہ رکھا اُسکو تبرک کرتا تھا ساتھ اُسکے جبتک کہ بنایا کعبہ اور
تھی عمر اسمٰعیل کی ایک سو تیس ۱۳۰ برس کی اور مرے اور دفن کیے گئے بیچ حطیم کے نزدیک مادر اپنی ہاجرہ کے اور متولی ہوا
بیت کا بعد اُسکے بیٹا اُسکا نابت پھر بعد اُسکے مضاض جرہمی نانا اُسکا اور ہوا حاکم اوپر جرہم کے اور
فروکش ہوے جرہم بیچ قعیقعان کے جانب بلندی مکہ کے اور عمالقہ بیچ مسفل اُسکے کے یعنے جانب زیرین کے
اور تھا حاکم عمالقہ کا سمیدع لیکن حکومت مکہ کی واسطے مضاض کے تھی پر قتل کیا اُنھون نے سمیدع کو
اور پوری حکومت ہوئی واسطے مضاض کے اور جبکہ ضائع کی عمالقہ نے حرمت حرم کی اور ڈرایا اُنکو
مضاض نے جاتے رہنے دولت اُنکی سے اور نہ سُنا اُنھون نے اُسکو پس نکالا اُنکو اللہ نے مکہ سے
اور باقی رہے جرہم پھر چلے وہ راہ اُنکی پس نکالا اُنکو اللہ نے اور عمرو بن حارث رئیس اُنکا یعنے جرہم کا جسوقت
نکالا اُسکو بنو بکر نے اولاد اسمٰعیل سے مکے سے اُکھاڑا اُسنے حجر اسود کو اور لیا غزالۃ الذہب یعنے صورت
آہو طلائی کو کہ ہدیہ بھیجا تھا اُسکو ملوک عجم نے واسطے کعبے کے اور ہتھیار کعبہ کے اور دفن کیا اُسکو بیچ چاہ زمزم کے
اور برابر کردیا اُسکو ساتھ زمین کے پس پوشیدہ ہوگیا یعنے نابود ہوا موضع زمزم کا زمانۂ عبد المطلب تک
اور جب قریب ہوا ظہور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے کا دیکھا عبد المطلب نے خواب مین ایک قائل کو
کہ کہتا ہی اُسکو کھود تو زمزم کو پس متحیر ہوا بسبب عدم علم اپنے کے ساتھ زمزم کے پس کھول دیا اللہ نے
اُسکو بیچ تیسرے خواب کے کہ زمزم ایک بیر ہی موضع اُسکا قریب صنمین کے یعنے دو بتون کے ہی نام اُنکا
نائلہ اور اساف ہی اور اُس جگہ گھر چیونٹی کا ہی ظاہر کریگا اُسکو کوا ساتھ چونچ اپنی کے کل پس جانا عبد المطلب نے
اور کھودا اُسکو دو بُت کی صورتین تھین ایک عورت ایک مرد کی نام عورت کا نائلہ اور نام مرد کا اُساف تھا

زنا کیا تھا اُن دونون نے بیچ کعبہ کے پس مسخ کیا اُنکو اللہ نے دو پتھر پھر رکھا اُنکو لوگون نے درمیان صفا
اور مروہ کے واسطے عبرت کے پھر لیا اُنکو مشرکون نے اور کھڑا کیا دونون کو قریب زمزم کے اور پوجتے تھے
اُنکو اور بعد جرہم کے لی خزاعہ نے کہ نام ایک قبیلہ کا ہی کلیدداری بیت الحرام کی اور حکومت امر مکہ کی
یہانتک کہ بڑا ہوا قصی بن کلاب پس مالک ہوا امر حجابت یعنی امر کلیدداری و دعوۃ حجاج اور پانی پلانے
اُنکے کا اور مشورہ اور نشان و لشکر یعنی امر ریاست **فصل** اور بنانا عمالقہ اور جرہم کا پس جیسے کہ روایت کی گئی ہی
علی رضی اللہ عنہ سے کہ جب منہدم ہوئی بنا ابراہیم علیہ السلام کی بنایا اُسکو ایک گروہ نے جرہم سے پھر منہدم ہوا
پھر بنایا عمالقہ نے اور بیچ اِس ترکیب کے اختلاف ہی اور وہ شخص کہ بنایا اُسنے کعبہ قبیلہ جرہم سے حارث بن
مضاض اصغر ہی اور اُسنے زیادہ کیا بیچ بنا کے اور بلند کیا بیت کو جیسا تھا اوپر بنا ابراہیم کے اور تھا ملہ زمانہ
عمالقہ مین لپٹا ہوا ساتھ عضاہ کے کہ نام ایک درخت کا ہی اور زمین سبزہ زار اور تھی وہ بیچ عزت اور دولت کے
پس جب بغاوت کی اور زیادتی اور ظلم کیا اُنھون نے اور وہ کرایا لیتے تھے سایہ کا اور بیچتے تھے پانی مسلط کیا
اللہ نے اوپر اُنکے چیونٹیون کو پھر نکالا اُنکو ساتھ قحط کے یہانتک کہ ملایا اُنکو ساتھ آبا اُنکے کے بیچ بلاد مین کے
فصل اور بنا قصی بن کلاب کی پس جب وہ متولی کیا گیا امر بیت کا جمع کیا اُسنے نفقہ پھر ڈھایا کعبہ کو
پس بنایا اُسکو اوپر نیک تر وجہ کے اور مسقف کیا یعنے چھت بنائی اُسکی ساتھ چوب دروم کے اور شاخ
نخل کے دوم ایک درخت ہی مثل نخل کے اور زیادہ کیا اُسنے بیچ ارتفاع بیت کے نو گز پس ہوا اٹھائیس گز
اور کم کیا عرض اُسکے سے جانب حطیم کے سبب تمام ہو جانے نفقہ کے اور باقی کو اوپر اساطین ابراہیم
علیہ السلام کے اور قصی نام اُسکا زید تھا موسوم ہوا ساتھ اِسکے اِسواسطے کہ دور نکالا گیا وطن اپنے سے جب
وفات پائی کلاب نے کہ باپ اُسکا تھا پھر جب آیا مکہ مین بعد مدت کے اور پہچانا اُسکو قوم اُسکی نے اکرام کیا اُسکا
اور تھا اُن دنون مین خزاعہ حاکم اوپر مکہ اور کعبہ کے اور خزاعہ نام ایک قبیلہ کا ہی اور تھا بڑا اُنکا خلیل بن
حبیشۃ الخزاعی بیچ اختیار اُسکے کے تھا کعبہ اور داروغگی و خدمت اُسکی پس دی خلیل نے قصی کو بیٹی اپنی کہ نام اُسکا
حبی تھا اور کثیر ہوئی اولاد اُسکی اور فوت ہوا خلیل اور وصیت کی ساتھ مفتاح کعبہ کے واسطے حبی بیٹی اپنی کے

کہا اُسنے نہین قدرت رکھتی ہو تمین اوپر داروغگی اور خدمت کعبہ کے پس مقرر کیا قصی نے یہ امر واسطے ابی غبشان کے
اور تھا وہ شراب خوار دوست رکھتا تھا شراب کو پس محتاج کیا اُسکو اُس شراب نے بیچ ایک وقت کے کہ پیسے نہین اُسکے شراب
پس بیچا اُسنے مفتاح بیت کو عوض ایک مشک شراب کے خریدا اُسکو قصی نے اور مشہور ہوئی یہ بات بیچ مثلون کے
یعنے جس شخص کو کسی طرح کی زیان کاری و نقصان بہت ہوتا تھا سُننے والے یہ مثل کہتے تھے کہ زیان کار زیادہ ہوا
بیچ عقد بیع کے ابی غبشان سے اور واسطے اللہ کے ہی خوبی و رحمت قائل اِس قول کی بیچا خزاعہ نے
بیت اللہ کو ظاہر عوض مشک شراب کے پس نہ مراد کو پہونچے وہ اور نہ نفع دیے گئے یعنے نہ نفع دیا اُنکی تجارت نے
اور جب گئی مفتاح بیت یعنے کلید کعبہ کی طرف قصی کے بُرا مانا خزاعہ نے اور لڑائی کی پس نکالا قصی نے اُنکو مکہ سے
اور والی ہوا قصی امور کعبہ و مکہ کا اور بادشاہ کیا اُسکو قوم اُسکی نے اوپر جانون اپنی کے اور وہ بُرا جانتے تھے
اِسکو کہ سکونت کرین مکہ مین اور عظمت رکھتے تھے اُسکی اِس سے کہ بناوین اُسمین گھر ساتھ بیت اللہ کے
پس رہتے تھے وہ بیچ مکہ کے دن کو اور آخر روز نکلجاتے تھے طرف حل کے اور حلال نہین جانتے تھے
جنب ہونے کو بیچ مکہ کے پھر اذن دیا اُنکو قصی نے واسطے بنانے گھرون کے اور کہا اگر سکونت کی تمنے
حرم مین قریب بیت کے خوف کرینگے تمسے عرب اور نہ حلال جانینگے قتال تمھارے کو پس قبول کی اُنھون نے
یہ بات اور ابتدا کی قصی نے اور بنایا دار الندوہ یعنے گھر مشورہ کرنے کا اور اب وہ مقام مصلی حنفی کا ہے اور بنائے قوم
اُسکی نے گھر اپنے گرد بیت کے چارون طرف اور رکھی دروازون گھرون اپنے کی جانب بیت کے اور چھوڑدیا
مقام طواف کو اور درمیان ہر دو گھرون کے راہ رکھی کہ داخل ہوتے تھے اُس سے مطاف مین پھر قصی نے
سپرد کی وہ خدمت کہ اُسکو تھی عبد الدار کو بسبب بزرگی شان اُسکے اور جاری ہونے غلبہ و حکومت اُسکی کے
پھر جب مرگیا قصی قائم ہوے اوپر کام اُسکے کے بیٹے اُسکے پھر باہم خصوصیت کی قریش نے پس راے
ایک گروہ کی یہ ہوئی کہ اولاد عبد مناف زیادہ تر مستحق حکومت و خدمت کے ہین اولاد عبد الدار سے اور کہا
بعض نے بعکس اُسکے پھر ارادہ کیا اُنھون نے لڑائی کا پھر صلح کی اوپر اُسکے کہ پانی پلانا اور ضیافت کرنی
حاجیون کی واسطے اولاد عبد مناف کے اور کنجی رکھنی اور مشورت اور لشکر واسطے اولاد عبد الدار کے سپرد کیا

ضیافت اور پانی پلانے کا ہاشم گو کہ جد حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے نام انکا عمرو تھا لقب کیے گئے
ساتھ ہاشم کے بسبب توڑنے اسکے کے روٹی کو واسطے ثرید کرنے اسکے کے واسطے لوگون کے اسواسطے کہ ہشم بمعنی
توڑنے کے ہی اور ہاشم توڑنے والا پھر وفات کی ہاشم نے شام مین درحالت تجارت پس والی کیا گیا بعد اسکے
مطلب بن عبد مناف اور نام اسکا فیض ہی بسبب جوانمردی اسکی کے پھر وفات پائی مطلب نے بیچ سرزمین یمن کے
پس والی کیا گیا عبد المطلب بن ہاشم عمیر ابن عبد مناف اور وہ اول اسکا ہی کہ جاری کی دیت قتل کی سو اونٹ
اور بحال رکھا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور قصہ اسکا یہ ہی کہ جب کہا مطلب نے اگر دے مجکو اللہ
دس بیٹے ذبح کرونگا ایک انمین سے واسطے کعبہ کے اور جب پورے ہوے دس اور بیان کیا انسے اور نکے
قصہ اطاعت کی انھون نے اسکی اور قرعہ ڈالا اصحاب تیرون کے اور نکلا تیر اوپر عبد اللہ کے کہ والد
رسول علیہ السلام کے تھے ارادہ کیا عبد المطلب نے کہ ذبح کرے انکو پس کھینچ لیا انکو عباس نے نیچے پانون
اسکے سے خوف ہوجانے اس بات کے سے سنت قریش کی پھر گئے قریش طرف عرافہ کاہنہ کے کہ ایک عورت
شگون والی بیچ حجاز کے تھی کہا اسنے قربانی کرو اپنے بیٹے کی طرف سے دس اونٹ پھر قرعہ ڈالو اگر نکلے تیر
بعد ذبح کرنے اونٹون کے بھی ذبح کرو بیٹے کو اور اگر نہ نکلے تو نہ کرو پس قربانی کی انھون نے اونٹون کی اور
قرعہ ڈالا پھر نہ نکلا کسی کے نام پر پس باز رہے وہ ذبح کرنے عبد اللہ کے سے **فصل** اور بنا کرنا قریش کا اسواسطے
کہ روایت کی گئی ہی کہ ایک عورت نے ارادہ کیا بخور کعبہ استار اسکے کا پھر پہونچا ایک شرارہ انگیٹھی اسکی سے بیچ
غلاف کعبہ کے جل گئین اکثر لکڑیان اسکی اور داخل ہوئی ایک سیل عظیم پس شق کیا اسنے دیوارون کعبہ کو ارادہ کیا
قریش نے مضبوط کرنے بنیاد اسکی کا اور بلند کیا دروازہ اسکے کو تاکہ نہ داخل ہو اسمین مگر وہ شخص کہ اجازت دین
وہ اسکو اور تھا مخزن کعبہ مین ایک سانپ سیاہ سر اسکا مانند سر بکری کے گمان کرتے تھے لوگ کہ وہ نگہبان ہی
واسطے ہدایا و کنوز کے اور رہا وہ پانچ سو برس پس بھیجا اللہ نے ایک پرندہ اٹھا لیگیا اسکو کہا قریش نے
امید رکھتے ہین ہم ہووے اللہ راضی ساتھ اسکے کہ ارادہ کرتے ہین ہم بینے تجدید بیت کا اور تھا دریا تحقیق
ڈالا تھا اسنے ایک جہاز کو طرف کنارہ جدہ کے واسطے ایک تاجر کے کہ نام اسکا باقوم رومی تھا الغرض

اورکہا گیا ہی تھا وہ جہاز بادشاہ روم کا بھیجا تھا بیچ اُسکے سنگ مرمر اور لکڑی ساتھ باقوم کے طرف گرجا گھر کے
بیچ حبشہ کے جلادیا تھا اُسکو فرس یعنے مشرکین نے پس جبکہ پہونچا جانب جدہ کے مارا اُسکو طوفان نے
اور ٹوٹ گیا وہ پس نکلا ولید بن مغیرہ اور ایک جماعت قریش کی پس خریدا اُنھون نے لکڑیون اُسکی کو اور تھا
بیچ مکہ کے ایک نجار قبطی بنائی اُسنے سقف کعبہ کی ساتھ مدد باقوم کے پھر قریش نے واسطے بنانے کے تقسیم کیا جو آن
بیت کو پس ہوئی ایک جانب بیت کی واسطے بنی زہرہ اور بنی عبد مناف کے اور مابین حجر اور رُکن یمانی کا واسطے
بنی مخزوم کے اور پشت کعبہ واسطے بنی جمح اور بنی سہم کے اور جانب حطیم واسطے بنی عبدالدار و بنی اسد کے آور تھا
سن مبارک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیچ اُسوقت کے پچیس ۲۵ برس کا اور اُٹھاتے تھے پتھر یہانتک کہ جب تمام ہوا
ہدم دیوار کا طرف بنیاد کے اور مارا لوگون نے پھاوڑہ اوپر ایک پتھر سبز کے نکلی برق قریب تھا یہ کہ اُچک لیجاوے
بینائیون اُنکی کو پس باز رہے نزدیک اس بات کے بنیاد کھودنے سے پھر بنایا اُنھون نے اُسکو یہانتک کہ پہونچین دیوارین
موضع رکن حجر اسود پر پس خصومت کی بیچ اُسکے ہر قبیلہ نے ارادہ کرتے تھے کہ اُٹھادین اُسکو یعنے ہر قبیلہ چاہتا تھا
کہ ساتھ نصب کرنے حجر اسود کے ہم خاص ہو دین اور قریب تھا کہ باہم قتل وقتال کرین پس کہا ابو اُمیہ مخزومی
شریف نے اگر و تم ایک حکم بیچ اُسکے اول وہ شخص کہ داخل ہووے باب صفا سے پس تعلیم کی اُنھون نے یہ بات
پس تھے اول داخل ہونے والے اُس سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب دیکھا لوگون نے اُنکو کہا اُنھون نے یہ آئے
محمد امین اور حضرت نام رکھے جاتے تھے قبل از وحی ساتھ اس نام کے اور راضی ہوے ساتھ حکم اُنکے کے پھر بیان کیا
اوپر اُنکے قصہ اپنا فرمایا رسول علیہ السلام نے لاؤ تم میرے پاس ایک چادر پس لائی گئی پھر رکھا بیچ اُسکے رکن
ساتھ دست مبارک اپنے کے پھر فرمایا چاہیے کہ پکڑے سردار ہر قبیلہ کا گوشہ اس چادر کو پس اُٹھایا اُسکو
اُن سب نے اور لائے اُسکو اور بلند کیا اُنھون نے اُسکو طرف اُس جگہ کے کہ مقابل تھے موضع اُسکے کے
پس لیا اُسکو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کپڑے مین سے اور رکھا اُسکو بیچ جگہ اُسکی کے اور واسطے
ہبیرہ بن وہب مخزومی کے اس باب مین ایک قصیدہ عربی ہی کہ مضمون اشعار اُسکے کا یہ ہی ـ لڑائی کی
قبائل نے بیچ بزرگی حاصل کرنے رکھنے حجر اسود کے جاری ہوئی فال اُنکے ساتھ سعد کے پیچھے اسعد کے یعنے پہلے

اسعد تھے اب سعد ہوے حاصل یہ کہ سعادت کم ہو گئی یہ موجب شقاوت کا ہی ملاقات کی اُنھون نے ساتھ بغض کے
پیچھے دوستی کے یعنے پہلے باہم دوستی تھی پیچھے بغض عداوت ہوئی اور بھڑکائی اُنھون نے آگ میان آپس کے
بڑا بھڑکانا پس جب دیکھا ہمنے امر کتیز ہوئی حد اُسکی ور نہ باقی رہا کچھ سوا تلوار کھینچنے کے راضی ہوے ہم اور کہا ہمنے حکم ہی
اول آنے والا کہ داخل ہو بطحا یعنے جانب صفا سے یکایک پس تحقیق آئے ہمارے پاس امین محمد کہا ہمنے راضی ہوے ہم
ساتھ امین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہترین سب قریش کے از روے خصلت کے زمانۂ ماضی مین اور حال مین
ساتھ اُسکے کہ پیدا کریگا اللہ کل کو یعنے آیندہ کو پس لائے وہ بات کہ نہ دیکھی لوگون نے مثل اُسکے شامل تر اور پسندیدہ
بیچ اول آخر اور اول کے پکڑا ہمنے گوشہ ہاے چادر کو اور واسطے کل ہماری کے ایک حصہ تھا اُٹھانے اُسکے مین قبضۂ
دست سے پس کہا اُنھون نے بلند کرو تم یہانتک کہ جب بلند کیا اُسکو ہاتھون اُنکے نے لیا اُسکو بہترین شخص نے
یعنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور ہم سب راضی ہوے فعل اُنکے اور کام اُنکے سے پس کیا بڑی ہر راے اُنکی کہ ہدایت
کرنے والی اور ہدایت پانے والی ہی اور یہ احسان اُنکے اوپر ہمارے ہی بڑا شام کریگا ساتھ اُسکے یہ زمانہ اور صبح
کریگا یعنے دائم رہیگا یہ احسان پھر کیا قریش نے ارتفاع کعبہ اٹھارہ گز اور بلند کیا دروازہ اُسکا زمین سے
اور لگائے اُنھون نے اندر کعبہ کے چھ ستون بیچ دو صفون کے تین تین بیچ ہر صف کے جانب حجر اسود سے
رکن یمانی تک اور بنایا اُنھون نے بیچ رکن شامی کے اندر سے ایک زینہ کہ چڑھیں اُس سے طرف چھت
بیت اللہ کے اور ناتمام چھوڑا اُنھون نے جانب حطیم سے واسطے تمام ہونے نفقہ کے کہ مہیا کیا تھا اُنھون نے
واسطے بناے بیت کے **فصل** اور بنا عبداللہ بن زبیر کی سبب اُسکا یہ ہی کہ جب محاصرہ کیا اُسکو حصین بن نمیر نے
بیچ لشکر کے کہ بھیجا تھا اُسکو یزید نے اور پناہ پکڑی اُسنے بیچ مسجد الحرام کے پس نصب کین اوپر اُسکے منجنیقین
اور پہونچے بعض پتھر اُسکے اوپر کعبہ کے منہدم ہو گئین بعض دیوارین اُسکی اور جل گئین بعض لکڑیان اُسکی اور
لباس اُسکا اور بھاگ گیا حصین ساتھ لشکر اپنے کے بسبب ہلاک ہونے یزید پلید کے اور پہونچنے خبر مرگ اُسکی کے
پس تجویز کیا ابن زبیر نے کہ منہدم کرے کعبہ کو اور محکم کرے بنیاد اُسکی اور بنا دے اُسکو اوپر قواعد ابراہیم
علیہ السلام کے اور بناے ابراہیم مین حطیم داخل کعبہ تھے اور قریش نے پائی بنا نیچے حطیم کے اور ارادہ کیا

داخل کرنے اُسکے کا بیچ کعبہ کے لیکن جب تمام ہوگیا النفقہ کہ جمع کیا تھا اُنھون نے واسطے بنا کے پس چھوڑ دیا
اُنھون نے اُسکو اور بنائی اوپر اُسکے ایک دیوار چھوٹی واسطے علامت کے کہ یہ کعبہ مین سے ہی اور ہر اُسنہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا کو ای عائشہ اگر ہوتا یہ کہ قوم تیری جدید الاسلام ہین
البتہ ڈھاتا مین کعبہ اور ملاتا مین اُسکو ساتھ زمین کے اور کرتا مین واسطے اُسکے ایک دروازہ جانب شرق
اور ایک دروازہ جانب غرب اور زیادہ کرتا مین بیچ اُسکے چھ گز طرف حطیم سے ہر اُسنہ قریش نے ناقص چھوڑا
اُسکو جسوقت کہ بنایا اُنھون نے کعبہ پس اگر رائے مین آوے قوم تیری کے بعد میرے تکمیل اُسکی تو دکھاتا مین
تجکو اُسقدر کہ ناتمام چھوڑا اُنھون نے اُس سے پھر دکھایا اُنکو قریب چھ گز کے پس مشورہ لیا عبداللہ
بن زبیر نے اُنسے جو باقی تھے صحابہ مین سے بیچ بنائے کعبہ کے انکار کیا بعض اُنکے نے اور قبول کیا بعض نے
لیکن مقرر کیا اُسنے رائے اپنی کو اور جمع کیا اُسنے بنانے والون کو پس چڑھایا سطح کعبہ پر ایک غلام
باریک پنڈلیون والے کو اور حبشی لوگون کو ڈھاتے تھے اُسکو شاید کہ ہووے بیچ اُنکے وہ حبشی کہ
فرمایا رسول علیہ السلام نے بیچ حق اُسکے کے کہ ڈھاویگا کعبہ کو صاحب دو ساق باریک کا حبشیون مین سے
اور ارادہ کیا اُسنے یہ کہ کرے گل اُسکی درس سے کہا گیا اُسکو کہ نہین اُستوار رہوتی ہی اُس سے بنیاد
پس طلب کی اُسنے گچ محکم یمن سے پھر جب پورا ہوا ڈھانا نکالی بنیاد ابراہیم علیہ السلام کی پایا اُسنے حطیم کو
داخل بیچ بیت کے پھر بنایا بیت کو اوپر اِس بنیاد اے بنا ابراہیم کے اور رکھیا پردہ حوالی بیت کے اور معمار
بناتے تھے اندر پردہ کے اور طائفین طواف کرتے تھے باہر پردہ سے پس داخل کیا حطیم کو بیچ بیت کے
جیسا کہ ارادہ کیا تھا قریش نے اور نہ پورا ہوا تھا اور برابر کیا باب کو ساتھ زمین کے جسطرح کہ تھا قبل
بنا قصی کے اور کھولا باب جانب غربی کو واسطے نکلنے لوگون کے اُس سے جیسے کہ تھا ارادہ رسول علیہ السلام کا
پس پورا کیا اُسکو عبداللہ بن زبیر نے اور بنایا اُسکو اوپر قواعد ابراہیم علیہ السلام کے اور تھا ارتفاع اُسکا
نو گز زیادہ کیا قریش نے نو گز اور جب داخل ہوئی حطیم تجویز کی کہ زیادہ کرے بیچ ارتفاع کے نو گز پس
زیادہ کیا اُسکو بیچ اُسکے پھر ہوا ستائیس گز پس جب تمام ہوا خوشبودار کیا اُسکو ساتھ مشک و عنبر کے اندر اور باہر

اور غلاف پہنایا اُسکو ساتھ دیبا کے اور زیور سے آراستہ کیا بیت کو اور بنائین کنجیان اُسکی سونے سے اور لگائے اوپر کعبہ
اور ستونون اُسکے کے پترے سونے کے اور فرش کیا گرد بیت کے بقدر دس گز کے باقی رہے ہوے پتھرون سے
اور بعد فراغ بنا کا سترھوین رجب ۶۴ ہجری کو پھر نکلا طرف تنعیم کے ساتھ اہل مکہ کے واسطے عید کرنے او عمرہ لانے کے
اور ذبح کیے اُسنے سو اونٹ اور ذبح کیے اہل مکہ نے بقدر وسعت اپنی کے اور بیچ اس سال کے لکھا حجاج نے عبد الملک
بن مروان کو کہ وہ حاکم شام تھا یہ کہ عبد اللہ بن زبیر نے زیادہ کی بیچ کعبہ کے وہ چیز کہ نہ تھی اُس سے اور
احداث کیا بیچ اُسکے ایک دروازہ دوسرا تب لکھا حجاج کو عبد الملک نے کہ پھیرے کعبہ کو اوپر اُسطرح کے
کہ تھا زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین روایت کی گئی ہی کہ جب ہلاک ہوا یزید اطاعت کی اہل شام و مصر نے
عبد اللہ بن زبیر کی پھر نکلا مروان بن حکم پس غالب ہوا اوپر مصر و شام کے یہانتک کہ والی ہوا عبد الملک
بیٹا اُسکا پس بھیجا لشکر سخت اوپر ابن زبیر کے اور امیر کیا اوپر لشکر کے حجاج بن یوسف کو پس محاصرہ کیا اُسکو اور
پتھر پھینکے اوپر اُسکے ساتھ منجنیق کے اور بیوفائی کی اصحاب ابن زبیر نے اُسکی پس نکلا وہ اکیلا اور قتال کیا اُسنے
قتال عظیم تا آنکہ شہید ہوا اور ہوا یہ حادثہ بیچ سال تہتر ہجری کے اما تغیر کرنا حجاج کا اس بنا خلیلی کو پس منہدم کیا
اُسنے کعبہ کو جانب رکن شامی کی سے چھ گز اور ایک وجب اور بنایا اس دیوار کو یعنے جانب شامی کو اور کرسی دار کیا دروازہ
شرقی کو اور بند کیا غربی کو اور چھوڑ دیا تین طرفون کو جسطرح پر تھین پھر جب فارغ ہوا حجاج اس سے وارد ہوا
عبد الملک اور حج کیا اُسنے بیچ اس سال کے اور ساتھ اُسکے حارث مخزومی تھا پس باہم کلام کیا دونون نے بیچ امر
کعبہ کے کہا عبد الملک نے نہین گمان کرتا ہون مین کہ ابن زبیر نے سُنی عائشہ سے یہ بات پس کہا حارث نے
مین نے سُنا ہی اس سے یعنے عائشہ سے اور بیان کی حدیث کہا عبد الملک نے تو نے سُنا ہی کہتی تھی عائشہ
اسطرح کہا حارث نے ہان مین نے سُنا ہی یہ اس سے پس شروع کیا زمین کھودتا تھا ساتھ لکڑی کے
کہ بیچ ہاتھ اُسکے کے تھی سرنگون ساعت طویل تک پھر کہا چاہتا تھا مین واللہ کہ چھوڑ دون مین ابن زبیر کو اور
جو کیا اُسنے فائدہ عبد اللہ کنیت اُسکی ابو بکر ہی باپ اُسکا زبیر اور مان اُسکی اسما بیٹی ابی بکر کی خالہ اُسکی عائشہ
رضی اللہ عنہا پیدا ہوا بیچ مدینہ کے بعد بیس مہینے کے ہجرت سے تحنیک کیا اُسکے منہ مین دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

تھا عابد زاہد شجاع تحقیق وار دہوئین بیچ مناقب اُسکے کے بقدر تیس حدیثون کے انکار کیا اُسنے بیعت یزید سے اور
بھاگا طرف مکہ کے اور اطاعت کی اُسکی اہل حجاز و مین و خراسان و عراق نے تب شہید ہوے پھر جب پہونچی حکومت طرف عمر بن
عبد العزیز کے ارادہ کیا اُسنے کہ تغیر کرے یعنے بدل ڈالے بدعت حجاج کو لیکن وہ باز رہا اس سے واسطے خوف اس بات کے
کہ ہوجاے تغیر بیچ بنا بیت کے سنت اور طریقہ حکام کا اور وہ سو ادب ہی اسواسطے کہ تعظیم بیت سے یہ ہی کہ نہ مزاحمت کیجاے
اسکی ساتھ اصلاح و ترمیم کے پس کیونکر ساتھ تغیر کرنے اور ڈہانے کے اور نہین جائز ہی یہ یعنے تغیر و تہدیم مگر جسوقت
کہ لاحق ہوے ضرورت سخت تتمہ آئی ایک سیل عظیم سنہ ایکہزار اُنتالیس مین اور داخل ہوئی حرم مین اور منہدم کی
ایک جانب اُس سے پس خبر دی گئی سلطان مراد خان بن احمد خان کو بھیجا اُسنے معمارون کو اور اموال کثیر پس ڈھا دیا
اُنھون نے جوانب ثلثہ کو اور بنایا اُنھون نے کعبہ بناے جدید اور تمام ہوئی بنا سنہ ایکہزار چالیس مین اسی طرح ہی
بیچ کتب تاریخ کے لیکن سنگ خامہ یعنے مرمر کہ اوپر پہلوے حوض جبرئیل کے ہین دلالت کرتی ہی کتابت اُسکی اوپر اس بات کے
کہ یہ بنا احمد خان سے ہی بیچ سنہ اکیس کے بعد ہزار کے **فصل** بیچ تزئین کعبہ کے ساتھ زیور پہنانے اور چاندی لگانے کے
روایت کی گئی ہی کہ اول وہ شخص کہ محلی کیا اُسنے کعبہ کو عبد المطلب ہی ساتھ غزالتین کے یعنے دو صورتین ہرن کی
سونے سے کہ ہدیہ بھیجا تھا اُن دونون کو ساسان بن بابک نے وہ غزالتین کہ پوشیدہ کیا تھا اُنکو مضاض بن عمرو نے
بیچ بیر زمزم کے نزدیک خوف تلف کے جرہم سے اور اول جسنے سونا لگایا بیت کو عبد الملک بن مروان ہی اور لگایا سونا
اوپر میزاب کے اور ولید بن عبد الملک نے بھیجے طرف والی اپنے کے اوپر مکہ کے کہ خالد بن عبد اللہ تھا چھتیس ۳۶ ہزار دینار
کہ لگائے پترے سونے کے اوپر باب و میزاب کے اور اوپر ستونون داخل کعبہ کے اور امین بن ہارون رشید نے بھیجے
طرف عامل اپنے کے کہ بیچ مکہ کے تھا نام اُسکا مسلم الحجاج تھا اٹھارہ ہزار دینار تا لگائے جائین ساتھ اُسکے پترے
سونے کے اوپر باب کعبہ کے پس اُکھاڑے اُسنے جو تھے اوپر باب کے پترے اور زیادہ کیے اوپر اُسکے اٹھارہ ہزار دینار پس
لگائے اُسکے پترے اوپر باب کے اور لگائین میخین اُسکی اور دونون حلقہ باب کے اور چھکین اُسکی سونے سے اور بھیجا متوکل نے
سونا طرف اسحق زرگر کے تا بناوے گوشہ ہاے بیت کل ذہب سے اور تھی اسفل باب مین چوکھٹ چوب ساج یعنے ساکھو کی کرم خوردہ
پس بدلا اُسکو ساتھ لکڑی کے اور پہنائے اُسکو پترے چاندی کے اور تھا سونا آٹھ ہزار مثقال اور جس سے محلی کیا

مقام ابراہیم کو ستر ہزار درہم تھے اور حکم کیا امّ المقتدر نے کہ لپیٹا جاوے ستونوں داخل بیت پر سونا پس کیا گیا
اسی طرح سنہ تین سو دس مین اور بیچ حاشیہ کتاب کے لکھا تھا کہ تقسیم کیے مہدی نے حرمین شریفین مین تیس لاکھ درہم
پہونچے تھے طرف اُسکے عراق سے اور تین لاکھ دینار پہونچے تھے طرف اُسکے مصر سے اور دو لاکھ دینار پہونچے تھے
اُسکو یمن سے اور ایک لاکھ اور پچاس ہزار کپڑے یعنے لباس تقسیم کیے اوپر اہل حرمین کے اسنتے اور وزیر جمال
بن علی الجواد نے بھیجے پانچ ہزار دینار واسطے پتروں سونے کے اوپر اساطین داخل بیت کے سنہ پانچ سو چوالیس مین
اور اُمرا یمن سے جنہون نے محلی کیا بیت کو غسانی ملک مظفر صاحب یمن ہے اور نبیرہ اُسکا بھی نام اُسکا ملک مجاہد ہی
اور ملک ناصر صاحب مصر نے ساتھ پینتیس ہزار درہم کے اور نبیرہ اُسکے نے پھر پتر سے چڑھائے گئے ابواب کو
ساتھ چاندی کے سنہ نو سو اکسٹھ مین ساتھ حکم سلیمان خان عثمانی کے اور بنائے گئے پترے باب کے
اور جڑے گئے ساتھ میخون چاندی کے اور پھر بنائے گئے حلقے چار اور بیچے بدلنے تین شہتیرون کے ہر کڑیون
بیت کی سے وقت گمان گر پڑنے اُسکے کے بعد فتوے لینے کے مفتیون بڑون سے اور جماعت کثیر علما سے

فصل بیچ بیان معالیق کے یعنے آویزہ کعبہ کے اول جسنے لٹکائین بیچ کعبہ کے تلوارین محلی ذہب اور
فضہ یعنے سونے اور چاندی سے کلاب بن مرہ ہی اور روایت کی گئی ہی کہ عمر بن الخطاب نے جب فتح کیا
مداین کسرے کو پہونچے دو ہلال لٹکایا اُنکو بیچ کعبہ کے اور بھیجی سفاح عباسی نے ایک کابلی سبز لٹکائی گئی
بیچ اُسکے سفاح بمعنی خونریز ہی اور لقب اول خلفاے عباسیہ کا ہی اور بھیجا مامون نے ایک یاقوت ساتھ
زنجیر طلائی کے لٹکایا گیا بیچ روے کعبہ کے موسم حج مین اور بھیجا متوکل نے شمسہ یعنے کلس طلائی جڑاو ساتھ در فاخر
اور یاقوت و زمرد کے لٹکایا گیا بیچ زنجیر طلائی کے بیچ روے کعبہ کے اور بھیجا معتصم نے ایک قفل واسطے باب کعبہ کے
بیچ اُسکے ہزار مثقال سونا تھا اور بھیجا بادشاہ سندھ نے سنہ دو سو انسٹھ مین جب اسلام لایا ایک طوق سونے کا جڑاو
ساتھ جواہر اور ایک یاقوت سبز رنگ سبز کے بیس لٹکایا گیا ساتھ حکم محمد خلیفہ کے اور سوا اُسکے نفائس بیشمار تھے
اور بادشاہ بھیجتے تھے قندیلین سونے کی واسطے لٹکانے بیت کے پھر جب واقع ہوے فتنے بیچ مکہ کے اور محتاج ہوے خدام
بیت کے لیگئے اُن نفائس مین سے اور کھا گئے اور تھی عادت اُنکی کہ جب تا نزدیک اُنکے مال صرف کرتے تھے

بیچ حوائج کعبہ کے اور جب محتاج ہوتے تھے وہ صرف کرتے تھے اُسکو بیچ دفع احتیاج کے اور اخراجات اہلِ جہاد کے اور دفع فساد کے بلکہ بیچ تمام اوقات کے بیچ رباطون اور مدرسون اور کتابون اُسکے کے اسی طرح تھا معمول اُنکا یہانتک کہ کہا ایک شیخ نے جب پکڑا گیا اور تھا بیچ آستین اُسکی کے قطعہ ذہب کا قندیل کعبہ سے کہ نہین نفع دیتا ہی اُسکو لٹکانا اُسکا اور ضرر نہین دیتا ہی اُسکو نمونا اُسکا

فصل بیچ بیان کسوت یعنے غلاف پہنانے کے کعبہ اول غلاف پہنایا اُسکو اسعد تبع حمیری بادشاہ یمن کے نے برد یمانی سے قبل ہجرت کے ہزار برس اور بنایا اُسنے واسطے اُسکے ایک دروازہ اسواسطے کہ دیکھا اُسنے خواب مین کہ وہ لباس پہناتا ہی کعبہ کو اور کہا گیا ہی کہ وارد ہوا خارج مکہ مین نہ نکلا کوئی اہل مکہ سے واسطے ملاقات اُسکی کے پس غصہ ہوا وہ اور کہا البتہ ڈھاؤنگا مین کعبہ کو اسواسطے کہ وہ سبب افتخار و استکبار اُنکے کا ہی پس مریض ہوا وہ یہانتک کہ عاجز ہوے اطبا اور نہ نفع دیا اُسکو کسی دوا نے کہا اُسکو ایک پیر مرد نے سردارون اُسکے سے کہ میرے گمان مین یہ مرض اس نیت سے ہی پس رجوع لایا اور توبہ کی اُسنے اور صحت پائی پھر داخل ہوا مکہ مین اور اکرام کیا اہل اُسکے کا اور پہنائے اُسکو لباس تو گران قیمت اور گیا طرف مدینہ کے کہا مورخون نے کہ ہدیہ بھیجتے تھے امرا واسطے کعبہ کے کسوت نا کشیدہ اور برد یمانی اور نمط سے نمط ایک نوع ہی نفائس ثوب سے اور لباس پہنایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ ثیاب یمانی کے پھر عمر و عثمان رضی اللہ عنہما نے ساتھ قباطی یعنے اثواب مصری کے پھر معاویہ بن ابی سفیان نے پہنایا اُسکو دیباج اور قباطی پھر زیادہ کیا برد یمانی کو اور بعد اُسکے لباس پہنایا جاتا تھا ساتھ دیبا کے ہر برس اور ڈالا جاتا تھا غلاف سادہ اوپر بیت کے دن ترویہ کے تا نہ پہنائین اُسکو حجاج پس جب ہوتی دسوین لٹکاتے تھے اوپر اُسکے ازار وصل کیا اُنھون نے قمیص کو دیبا سے نہ دور ہوتا تھا آخر رمضان تک پس ڈھانکتے تھے اُسکو کسوت ثانیہ قباطی سے اور بیچ خلافت مامون عباسی کے لباس پہنایا جاتا تھا ہر سال تین بار روز ترویہ یعنے آٹھوین ذیحجہ کو دیباے سرخ اور اول رجب کو قباطی اور بیچ عید رمضان کے دیباے ابیض پھر جب سنا اُسنے پھٹنا اُسکا زیادہ کی ایک کسوت پھر زیادہ کین دو ازارین اور ذکر کیا کُنجی والون کعبہ کے نے واسطے مہدی کے ہر آئینہ تو بر تو ہوے اوپر کعبہ کے غلافہاے کثیرہ

یہان تک کہ خوف کیا جاتا تھا اوپر گر جانے دیوارون اُسکی کے قفل اُسکے سے پس حکم کیا اُسنے ساتھ دور کرنے اُنکے کے
پس دور کیے گئے یہانتک کہ باقی رہا کعبہ عریان اور طلا کی گئین دیوارین اُسکی اندر اور باہر سے ساتھ غالیہ اور مشک و عنبر کے
اور ڈالے اُنھون نے شیشے خوشبو کے اوپر دیوارون اُسکی کے پھر ڈھانپا گیا ساتھ تین کسوت کے قباطی
اور حریر و دیبا سے پھر بعد ضعف خلافت عباسیہ کے ہوتا تھا لباس کبھی مصر سے اور کبھی یمن سے پھر خریدا
سلطان ملک مصر نے قریہ بیسوس کا اور وقف کیا اُسکو اوپر کسوت بیت کے پس جب آئی سلطنت ممالک
عرب کی طرف آل عثمان ای ملک روم کے بعد قتل کرنے اُنکے کے جراکسہ کو یعنے قوم عجمی کہ خدام کعبہ تھے ساتھ
سیف و سنان کے طیار کی کسوت اوپر اُسی طرح کے کہ تھی اور حکم کیا سلیمان خان عثمانی نے واسطے ہمیشہ رکھنے
کسوت سیاہ کے پھر جب ہوئی سلطنت سلیمان خان کی امر کیا ساتھ دوام کعبے کے اوپر طریق عادت کے آور
ماحصل بیسوس کا نہ کفایت کرتا تھا اوپر صرف کسوت کے پس حکم کیا واسطے پورا کرنے اُسکے کے خزائن مصر سے
پھر زیادہ کیا ایک قریہ دوسرا وقف کیا اُسنے اُسکو واسطے کسوت کے وقف دائمی باب تیسرا
بیچ وضع مسجد حرام اور فضل اُسکے کے اور وہ چیز کہ متعلق ہے اُس سے جب کثرت ہوئی مسلمانون کی
بیچ زمانہ عمر الفاروق رضی اللہ عنہ کے اور تنگ ہوئی مسجد ساتھ مسلمانون کے اور تھے محصور درمیان گھرون
قریش کے غیر احاطہ کی گئی ساتھ دیوارون کے تجویز کی عمرؓ نے کہ زیادہ کرین بیچ اُسکے پس خریدا گھرون
اُنکے کو اور ڈھایا اور داخل کیا اُنکو بیچ مسجد کے اور انکار کیا بعض قریش نے بیچنے اُنکے سے پس چھین لیے
اُنسے اور داخل کیا اُسکو مسجد مین اور قیمت مقرر کی گئی گھرون کی اور رکھی گئی قیمت اُنکی بیچ کعبہ کے
پھر جب طلب کیا اُسکو اصحاب گھرون کے نے عاجز ہو کر دی گئی اُنکو اور حکم کیا ساتھ بنانے دیوارون
کوتاہ کے کم قد آدمی سے احاطہ کرنے والے کعبہ کو رکھے جاتے تھے اوپر اُسکے چراغ اور بنائے اُسمین
دروازہ مقابل ابواب سابقہ کے اور یہ بات بیچ سنہ سترہ ہجری کے ہوئی زمانہ سیل امّ نہشل پس جب
بہت زیادہ ہوئے آدمی بیچ زمانہ عثمانؓ کے زیادہ کی اُنھون نے بیچ اُسکے پیچھے خریدنے گھرون قریش کے
اور جنسے انکار کیا ظلم کیا اُسکو ساتھ قید کے اور یہ سنہ چھبیس ہجری مین ہوا اور وہ اُنکا سب کا بنانے والے مسقف

والان پھر زیادہ کیا بیچ اسکے عبداللہ بن زبیر نے بعد اسکے کہ خریدا گھرون کو اور سقف کی گئی مسجد اور ہوئی مسجد
اُسوقت سات جریب اور اب نزدیک قہستانی کے ایک لاکھ بیس ہزار گز ہی ساتھ گز ہاتھ کے اور نزدیک
فاسی کے ساتھ زیادتی تین ہزار سات سو سات گز آہنی کے جو مکہ مین ہی ساتھ ضرب کرنے تین سو چھبین
گز کے از روے شرق و غرب کے بیچ دو سو چھیاسٹھ گز کے ساتھ اضافہ زوائد کے پھر تعمیر کیا اسکو عبدالملک
بن مروان نے اور بلند کیا دیوارون اسکی کو اور مسقف کیا اسکو ساتھ چوب ساکھو کے عمارت اچھی آور لگایا
بیچ سر ہر ستون کے پچاس مثقال سونا اور تعمیر کیا ولید بن عبدالملک نے مسجد الحرام کو اور اُکھاڑا بناء
عبدالملک کو اور بنائی بنا محکم اور بیچ سال ایک سو اٹھائیس کے حکم کیا ابو جعفر منصور عباسی نے ساتھ
زیادہ کرنے کے بیچ مسجد کے بعد خرید لینے گھرون کے پس زیادہ کی گئی مسجد بیچ جانب شامی کے کہ قریب ہی
دار الندوہ یعنے مصلے حنفی کے اور زیادہ کیا بیچ اسفل اسکے کے اُس منارہ تک کہ بیچ رکن باب بنی سہم کے ہے
اور ترک کیا جانب جنوبی کو بسبب صعوبت بنا کے بیچ اسکے واسطے سیل کے آور اسی طرح سے بیچ اعلی
یعنے جانب مسعی کے لیکن زیادہ حارثی ستولی عمارت اسکی کے نے زیادتی کی بیچ اعلے کے اور زیادہ کیا بیچ
مسجد اور عمارت اسکی کے عبداللہ امیرالمؤمنین نے اور طلب کیا مہدی محمد اوقص مخزومی کو اور حکم کیا اسکو
کہ خریدے گھر بیچ اعلے مسجد کے یعنے جانب مسعی کے اور منہدم کرے اور داخل کرے انکو بیچ مسجد الحرام کے
اور مہیا کیے واسطے اس بات کے اموال کثیرہ پس خریدے قاضی نے سب جو تھے مابین مسجد و مسعی کے
گھرون سے اور خریدا واسطے مستحقین کے عوض اسکے گھر بیچ راہون مکہ کے اور خریدا ڈیڑھ گز مکسر واسطے
مسجد کے ساتھ پچیس دینار کے اور جاے سیل وادی سے ساتھ پندرہ دینار کے اور پس جو خریدی تھی
دار ازرق سے ایک جگہہ ان زمینون مین سے اٹھارہ ہزار دینار قیمت کی تھی اور داخل ہوا بیچ مسجد کے
گھر خیرہ خزاعیہ کا اور تھی قیمت اسکی اڑتالیس ہزار دینار اور داخل بھی ہوا گھر آل ابن مطعم اور شیبہ بن عثمان کا
اور کیا گیا دار القوارير یعنے شیشہ خانہ میدان درمیان مسجد الحرام اور مسعی کے آور یہ زیادتی واسطے مہدی کی بیچ
بیچ جانب اعلے یعنے مسعی کے اور اسی طرح بیچ جانب اسفل کے باب بنی سہم اور باب العمرہ اور باب الحناطین

ای باب براہیم تک اور ابراہیم نام ایک خناط کا تھا کہ وہان بیٹھا تھا اسواسطے وہ باب اس نام سے مشہور ہوا
اور زیادتی جو جانب غرب مسجد ہوئی ساتھ حکم مقتدر باللہ کے لیکن بیچ جانب شامی کے پس منتہا تک
اور جانب یمانی مین قبۃ الشراب ای قبۃ العباس تک اور حاصل ریت تک اور تھا بُعد درمیان دیوارون
یمانی کعبہ اور دیوارون جنوبی کے کہ ملی ہوئی صفا سے تھین اُنچاس گز اور نصف گز اور تھی پیچھے اُسکے جاے
سیل وادی کی اور منگوائے اُسنے اساطین رخامیہ یعنے ستون بنہاے سنگ مرمر مصر سے اور اُٹھائے گئے دریا مین
طرف بندر قدیم شعیبیہ کے کہ قریب مکہ ہی بیچ اُس سے اوپر گاڑی کے طرف مکہ کے حکایت کی گئی تحریر آئینہ
بیچ بندر شعیبیہ کے ابتک باقی رہے ہوے ستون زیر رمال ہین یعنے ریت مین دبے ہین اور کھودی گئی بنیا
اور بنا کی گئین بیچ اُسکے دو دیوارین متقابلتین یعنے ایک دوسرے کو قطع کرنے والی پس قائم کیے اوپر واضع
تقاطیع کے یہ اساطین تاوہنس نجائے دیوار اور جب حج کیا مہدی نے بیچ اس سال کے اور دیکھا کعبہ کو
کہ نہین ہی وسط مین اسواسطے کہ تنگ و سکڑی ہوئی مسجد جانب جنوب سے بسبب جاے سیل وادی کے
اور تھے بیچ اُسکے ای جانب جنوب کے گھر لوگون کے اور وہ ملتے تھے کوچہا سے تنگ مین پھر چڑھتے تھے طرف
صفا کے اور تھا مسعی بسبب کجی کے بیچ موضع مسجد کے اور تھا باب دار محمد بن عباد نزدیک حد رکن مسجد کے
گیا ہے نزدیک موضع منارہ شارعہ کے ہی جانب وادی سے کہ اُسمین علَم مسعی کا ہی اور تھی جاے سیل وادی
گذرتی تھی نیچے اُسکے بیچ بعض مسجد کے اب پس ہدم کیا اُن نے اکثر دار محمد بن عباد کو اور کیا اُسکو مسعی اور
وادی بیچ اُسی دار کے ہی اور تھا عرض اُسکا میل اخضر سے دوسرے میل تک اور طول اُسکا اسفل تک مسجد
اب پس جبکہ دیکھا مہدی نے یہ ارادہ کیا مربع بنانے مسجد کا کہا عقلا نے یہ وادی زور کرنے والی ہین
بیچ اُسکے رو مین نہین ممکن بیچ اُسکے ثبات و قرار رہنا کا بلکہ خوف کیا جاتا ہی اُس سے انہدام گھرون کا
اور دیوارون مسجد کا اور اُسمین صرف کثیر ہی اور ہدم بیوت کیا اُسنے ضرور ہی کہ زیادہ کرون مین اور
مربع کرون مین مسجد کو اگرچہ صرف کروئین جمیع بیت المال کو پھر متوجہ ہوا طرف عراق کے اور
چھوڑا اموال کثیر واسطے خریدنے گھرون کے اور بنانے اس عمارت عظیمہ کے اور بنائی گئی

ساتھ نت کریم اُسکی کے اگر کہا جاے کہ تحقیق مسعی صفا سے مروہ تک ہی پس نہین جائز ہی داخل کرنا اُسکا بیچ
مسجد کے کہینگے ہم شاید کہ مسعی عریض ہو اور بنائے گئے ہون یہ گھر بیچ بعض اُسکے کے پس ہدم کیا اُسکو مہدی
خلیفہ عباسی نے اور داخل کیا بعض اُنکے کو بیچ مسجد کے اور چھوڑا بعض کو واسطے مسعی کے اور تھا یہ امر بیچ زمانہ
مالک و شافعی و احمد و ابو یوسف و محمد کے اور سکوت اُنکا دلیل ہی اوپر صحت اس امر کے اور بیچ سنہ چوالیس
ہجری کے پہونچا طرف مکہ کے ایک منبر صغیر اسمین تین زینے تھے رکھا گیا مقابل بیت کے خطبہ پڑھا اوپر اُسکے
معاویہ نے اور وہ اول ہین جنسنے خطبہ پڑھا بیچ مکہ کے اوپر منبر کے اور خلفا اور حکام پہلے اس سے خطبہ پڑھتے تھے
مکہ مین درحالیکہ کھڑے ہونے والے تھے اوپر قدمون اپنے کے مقابل کعبہ کے اور بیچ حطیم کے اور بھیجا موسی
بن عیسیٰ عامل ہارون رشید کے نے کہ بیچ مصر کے تھا طرف مکہ کے ایک منبر نقش دار و مکلف کہ اُسکے نو زینے تھے
پس رکھا گیا بیچ مسجد کے اور اُٹھایا گیا منبر قدیم اور رکھا گیا بیچ عرفات کے اور واثق باللہ عباسی نے بنایا
ایک منبر واسطے مکے کے اور ایک منبر واسطے منیٰ کے اور ایک منبر واسطے عرفات کے پس حج کیا اُسنے
اور خطبہ پڑھا اوپر اُسکے اور دیا اہل حرمین کو مال کثیر اور داخل کیا معتضد نے دار الندوہ ای گھر مشورہ
اہل شوریٰ کو قریش سے بیچ مسجد کے ساتھ اطراف اُسکے کے جگہ گھرون کی سے اور تھی پیچھے دار الندوہ کے
سیاطہ یعنے جگہ کوڑا اڈالنے کی پھینکے جاتے تھے بیچ اُسکے قمائم یعنے کوڑے پس جب ہوتا تھا مینہ جاری بیچ تی
جبل قیقعان وغیرہ سے ردین اُٹھالاتی تھین خبائث کو طرف دار الندوہ کے اور یہ داخل کرنا معتضد کا
بعد اُسکے ہی کہ لکھا قریش نے طرف عبد اللہ وزیر اُسکے کے بیچ مکہ کے جو ہوا اور جو ہوتا ہی اور یہ کہ سقف
مسجد کی ٹپکتا ہی اس سے پانی اور یہ کہ وادی مکہ بھر آگئینہ پر ہوئی مٹی سے اور ہوئین ردین داخل بیچ مسجد کے
جانب یمانی سے بھی اور پہونچے بھی خدام بیت طرف بغداد کے اور عرض کیا اُنھون نے طرف دیوان
خلافت کے یہ کہ منہ دیوارون کعبہ کا اندر کی جانب سے پھٹ گیا اور سنگ مرمر بچھے ہوے بیچ زمین
اُسکی سے ٹوٹ گئے اور دونون حلقہ کعبہ اور غیر اُنکے بیچ فتنہ علویون کے یعنے فرق رافضیہ کندہ ہو گئے
پس نکلا حکم معتضد کا طرف وزیر مذکور کے ساتھ بھیجنے اموال کثیر اور سفاتج یعنے کاغذ ہنڈوی کے پھر عتبہ

وادی کو یہانتک کہ ظاہر ہوے بارہ زینے اور تھے ظاہر زمین سے پانچ زینے اور پھینکی مٹی اُسکی باہر مکہ سے
اور اصلاح کی ہر چیز کی کہ فاسد کیا تھا اُسکو زمانے نے اوپر بہترین و زیباترین عمارت کے اور کھولے
دیوار مین سے چہ دروازہ ارتفاع اُسکا آٹھ گز اور وسعت اُسکی پانچ گز اور یہ بیچ سنہ تین سو ساٹھ کے ہے اور
وفات اُسکی دو سو نواسی مین اور زیادہ کی گئی مسجد بیچ زمانۂ عباسیہ کے اور زینت دی گئی بہت بار اور
بنا کی گئین رباطین اور مدرسے بیچ مکے کے اور گرد مسجد کے اِسطرح کہ نہین حصر و شمار کیا جاتا پھر ظاہر ہوئی
سستی بیچ زمانۂ مقتدر کے یہانتک کہ ظاہر ہوئے قرامطہ یعنے روافض زیدیہ تھے واسطے اُنکے عقاید فاسدہ
کہ پہونچا دیتے تھے طرف کفر کے اوّل اُنکا یحییٰ بروہیہ ہے کہ قتل کیا گیا بیچ خلافۃ مکتفی باللہ عباسی کے
بعد قتال دراز کے پھر قائم ہوا بعد اُسکے بھائی اُسکا حسین اور ظاہر ہوا ابن عم اُسکا عیسی بہرایہ اور
امیر المومنین مدثر عباسی پس خوب کی گئی قرامطہ بیچ شام کے پس قتل کیے گئے اور تشہیر کیے گئے بیچ بلاد کے
اور تھا سعی تر اُنکا نجس اباطاہر قرمطی بنایا اُسنے بیچ ہجر کے کہ نام ایک بلدہ کا ہے دار الہجرۃ ارادہ کیا اُسنے
نقل کرنے حج کا طرف اُسکے ساتھ خونریزی مسلمین کے یہانتک کہ موقوف ہوا حج بیچ زمانہ اُسکے کے کہ خوف
اُسکے اور طائفہ کفرہ اُسکے سے بیچ آخر سال تین سو سترہ کے دن ترویہ یعنے آٹھوین ذیحجہ کے وارد ہوا
ابوطاہر دفعۃً بیچ لشکر جرّار کے پس داخل ہوے ساتھ سوارون اپنے کے بیچ مسجد کے اور قتل کیا اُنھون نے
طواف کرنے والون اور نماز پڑھنے والون کو اور اُن لوگون مین سے کہ بیچ مکہ اور گھاٹیون اُسکی کے تھے
بقدر تیس ہزار آدمی کے اور ایڑ کیا گھوڑے کو ابوطاہر نے ساتھ تلوار اپنی کے کھنچی ہوئی بیچ ہاتھ اُسکے کے
حالت سکر مین پھر صفیر ماری اوپر گھوڑے اپنے کے نزدیک بیت کے پس پیشاب کیا اُسنے اور لیبیکی اور
حجاج طواف کرتے تھے اور تلوارین لیتی تھین اُنکو یعنے مار ڈالتی تھین یہانتک کہ قتل کیے سات سو طائف
محرم اور آیا ابوطاہر طرف باب کعبہ کے اور اُکھاڑا اُسکو اور آواز کی بیچ حجاج کے کہ اے گدھو تم کہتے ہو
جو شخص داخل ہوا اُسمین ہوا امن مین پس کہان ہے امن پھر پکڑلی ایک شخص نے لجام گھوڑے اُسکے کی
اور کہا معنی اُسکے یہ ہین کہ جو شخص داخل ہوا اُسمین پس امن دو تم اُسکو پس بچایا اُسکو اللہ نے اُس سے

باعث مصروف کرنے جان اپنی کے بیچ مارا اُنکی کے اور چڑھایا اوپر کعبہ کے ابوطاہر نے ایک قرملی کو واسطے اکھاڑنے
میزاب ذہب کے پس پہونچا اُسکو تیر چلا ابی قبیس سے اور گر پڑا وہ مرکر اُدھر حکم کیا دوسرے کو گر پڑا وہ دوسرا بھی
پس گذرا ابوطاہر اور کہا چھوڑ دو اسکو یہانتک کہ آوے صاحب اُسکا یعنے مہدی کہ گمان کرتا تھا کہ وہ پیدا
ہوگا انہیں سے اور تھا اُن لوگوں سے جو قتل کیے گئے مکہ میں امیر مکہ ابن محارب اور ابو الفضل محمد جاور دیگر حجی
لیا اسکو تلواروں نے اور وہ پکڑنے والا تھا ساتھ ہاتھوں اپنے کے حلقہ باب کعبہ کا یہانتک کہ گرا سر اسکا اوپر
چوکھٹ کعبہ کے اور تھا اُسکا ابو سعید احمد یزدی حنفی اور ابو بکر بن عبد الرحمن ساوی اور علی بن بابویہ صوفی نے
موقوف نہ کیا طواف اسکا اور شعر پڑھتے تھے مضمون اسکا یہ ہے دیکھا تو نے دوستوں کو پڑے ہوئے بیچ دیار
معشوقوں کے مانند گروہ اصحاب کہف کے نہیں جانتے تھے کتنی مدت رہے اور مضمون اس شعر فارسی کا حسب حال
انکے تھا شعر گر تیغ بارد در کوئے آن ماہ گردن نہادیم الحکم للہ اور قتل کی گئی جماعت کثیر علما اور صلحا و صوفیہ
و حجاج سے اور قتل کیا اُنہوں نے جسکو پایا اہل مکہ سے مگر جو شخص کہ پوشیدہ ہوا بیچ جبال کے اور اُنہیں سے جو بھاگا
قاضی مکہ تھا یحیی ابن عبد الرحمن قرشی اور لوٹا قرامطہ نے گھر اُسکے اور اسباب اُسکے سے وہ مال کہ قیمت اُسکی گیارہ لاکھ
دینار تھے اور نہ حج کیا بیچ اس برس کے کسی نے اور نہ کھڑے ہوئے عرفات میں مگر عدد قلیل بلا امام کے سونپنے واسطے
واسطے موت کے رسیاں اپنی اور لے لیا ابوطاہر نے خزینۂ بیت اور اسباب سیم و زر کا اور غلاف اُسکا اور
ارادہ کیا لینے مقام ابراہیم کا تا رکھے اُسکو بیچ دار الہجرہ کے کہ کعبہ بنایا ہوا اُسکا تھا پس بنایا اسواسطے کہ
خدام کعبہ نے چھپایا تھا اُسکو بیچ گھاٹی کے اور اُکھاڑا حجر اسود کو وقت عصر روز یکشنبہ چودھویں ذیحجہ کو جعفر بن
علاج معمار نے ساتھ حکم ابوطاہر کے اور باقی رہا موضع حجر کا خالی رکھتے تھے طواف کرنے والے ہاتھ اپنے اُسمیں اور
قیام کیا ابوطاہر نے بیچ مکے کے گیارہ دن اور جب پہونچی یہ خبر عبید اللہ مہدی کو کہ مرشد اُنکا تھا اور قرامطہ بیچ گمان
اپنے کے متوقع تھے تحسین اس فعل کی طرف سے لکھا مہدی نے بیچ جواب اُسکے کے لعنت کرے تجکو اللہ یعنے
لعنت کرے تجکو پھر لعنت کرے تجکو پھر منحرف ہوا ابوطاہر اطاعت مہدی کی سے آخر تھا حجر اسود بیچ گھر کے
بائیس برس کھینچتے تھے بسبب اُسکے لوگوں کو واسطے طمع اس بات کے کہ رجوع کریں حج طرف بلد

الٰہی نے بیت الحرام کے اور نہ چاہتا تھا اللہ واسطے اسکا اس بات کو پس مبتلا ہوا ابو طاہر بیچ ساتھ مرض آکلہ
اور جذام کے پس ہو گیا ریزہ ریزہ ہوتا تھا گوشت ساتھ کیڑوں کے اور گیا بدترین جانا طرف نار جہنم کے اور جب
ناامید ہوئے قرامطہ بیچ حجاج کے طرف حج کے کعبہ انکا تھا اور کیا حجر اسود کو طرف محل اسکے کے اور طرف مکہ کے
اور وارد ہوا سنبر بن الحسن قرمطی طرف مکہ کے بیچ دن کعبہ کے روز سہ شنبہ کو سنہ تین سو انتالیس میں اور
ساتھ اسکے حجر اسود تھا پس جب آیا بیچ میدان کعبہ کے حاضر ہوا ساتھ اسکے امیر مکہ یعنی شریف کہا گیا ہے وہ جعفر
بن محمد عباسی تھا ظاہر کی اسنے ایک زنبیل نکالا اس سے حجر اسود اور اوپر اسکے لگی تھیں میخین چاندی کی
بیچ طول اسکے کے اور عرض اسکے کے واسطے ضبط درزوں کے کہ پڑ گئی تھیں بیچ اسکے بعد اکھاڑنے اسکے کے
نزدیک اسکے اور حاضر کی ساتھ اسکے گچ کہ جڑا جائے ساتھ اسکے حجر اسود پس رکھا حسن بن مرزوق معمار نے
حجر کو بیچ مکان اسکے کے اور کہا گیا ہے کہ رکھا اسکو سنبر نے ساتھ ہاتھ اپنے کے اور دیکھی محمد بن خزاعی نے
سیاہی بیچ سر حجر کے اور باقی اسکا سفید اور تھا منصور بن عبیدی نے بھیجا خط اور آدمی احمد بن ابی
قرمطی برادر طاہر پاس ساتھ پچاس ہزار وزن طلا کے عوض حجر اسود کے تا پھیر دیوے اسکو پس قبول
نہ کیا اسنے اور خرچ کیے حکم ترکی نے پچاس ہزار دینار واسطے قرامطہ کے پس قبول نہ کیا اور انکار کیا
انھوں نے اور کہا انھوں نے کہ ہمنے اسکو ساتھ امر اسکے کے اور نہ پھیرینگے ہم اسکو مگر ساتھ حکم اسکے کے
اسی یا امر اللہ یا بہ امر مہدی اور یہ امور اسوقت ہوئے کہ جب وہ لیگئے تھے حجر بیچ کعبہ ساختہ اپنے کے رکھنے کو
اور کہا سنبر نے وقت پھیر لانے اسکے کے پھیرا ہمنے اسکو ساتھ امر اسکے کے پھر خدام کعبہ نے مبالغہ کیا بیچ
استحکام نصب کرنے اسکے کے واسطے خوف کے اہل فتنہ سے جیسے دیکھا تونے اب اور یہ فساد یعنی قلع حجر
و قتل حجاج ہوا بسبب ضعف خلافت عباسیہ کے بیچ بغداد کے پھر درجہ بدرجہ زیادہ ہوا یہ ضعف یہانتک کہ
زائل ہوئی دولت انکی بیچ زمانہ مستعصم باللہ کے اور وہ سینتیسوان تھا خلفا سے اول انکا ابو العباس سفاح
اولاد [illegible] عبد اللہ بن عباس کا تھا شروع خلافت اسکی کا بتیس سال بعد سو کے ہجری اور مدت [illegible]
[illegible] سال بعد [illegible] کے ساتھ [illegible] خلاصہ اس قصہ کا [illegible]

[illegible] ہلاکو نے خلافت بغداد کا قصد کیا اسکا [illegible] العلقمی [illegible] مستعصم [illegible]

[illegible] ہلاکو کی [illegible] کیا گیا ہلاکو [illegible] اور تھا مستعصم بیچ خلافت کے [illegible] مؤید الدین ابن علقمی

رافضی [illegible] اسکا فریب دیتا تھا اسکو اور خط وکتابت رکھتا تھا ہلاکو خان سے حال اوسکا بیچ ملک بغداد کے

طمع دلاتا تھا اسکو یہانتک کہ پہونچا ہلاکو اور متوجہ ہوا طرف بغداد کے اور نکلا سپاہ طرف خلیفہ کے لشکر کیا

پس بیدار ہوا وہ خواب اپنے سے جسوقت کہ نفع دیا بیداری نے اسکو اور نہ تھا نزدیک اوسکے لشکر اور تھا

نزدیک ہلاکو کے قریب چالیس ہزار کے پس جب ہوئی باہم جنگ شکست پائی خلیفہ نے اور پشت دی اور

اسیر ہوا بعد [illegible] اسکو ہلاکو نے کئی دن یہانتک کہ چن لیا اوسنے جو چیز کہ پسندیدہ ہوئی پھر امر کیا یہ کہ پامال

ساتھ پاؤن کے پس کیا انھون نے جسطرح امر کیا اوسنے یہانتک کہ کہا اوسنے جسوقت کہ آتی ہی اجل نہین مقدم

ہوتی ہی نہ موخر ہوتی ہی اور عجائب احوال متوکل عباسی سے یہ ہی کہ تھا وہ بیچ اوائل خلافت اپنی کے

زندہ کرنے والا سنتون کا اور دور کرنے والا بدعتون کا اور بیچ سنہ دوسو چھتیس ۲۳۶ کے ہدم کیا قبر

حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو اور منہدم کیے گھر اور کیا جاوے زراعت اور منع کیا زیارت اسکی سے

[illegible] خلفاے عباسیہ کی واسطے حرم کے وہ ہی کہ لکھی ہوئی ہی عبارت عربی مین اوپر

سنگ سفید کندہ کیے ہوے نقش وارسکے اور وہ یہ مضمون ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم امر کیا واسطے عمارت

اس مطاف شریف کے سردار ہمارے اور صاحب ہمارے امام بزرگ فرض کیا گیا طاعت کا اوپر تمام

امتون کے ابو جعفر منصور مستنصر باللہ امیر المومنین نے پہونچاوے اسکو اللہ امیدون اوسکی کو اور زینت

دیوے ساتھ صالحات کے اعمال اسکے کو اور یہ تعمیر بیچ مہینون سال چھ سو اکتیسوین کے ہی و صلی اللہ

علی سیدنا محمد وآلہ اور مستعصم باللہ بیٹا ابی ابو جعفر کا ہی پیر بعد عباس کے قائم ہوئی جڑ اسکی بیچ قدرت

[illegible] خوارزم کے تھے اور مدت سلطنت انکی کی ایک سو اٹھائیس برس [illegible]

[illegible]

[illegible]

لگی آگ مسجد حرام مین [illegible] تھے شوال کے سال آٹھ سو دو مین ظاہر ہوئی آگ اس [illegible] سے جو متصل ہوئی

[illegible] مدرسہ کو جو بنایا اسکو ابو القاسم ابراہیم رامشت فارسی نے واسطے صوفیہ کے سنہ پانچ سو اکتیس مین [illegible]

پتھر پر لکھا ہوا ہے ساتھ خط [illegible] کے اور وقوع آتش اسطرح ہوا کہ کھینچی ایک موش نے بتی چراغ کی [illegible] ایک

حجرے کے پس جلایا آگ نے جو اسمین تھا اور بلند ہوئی طرف چھت اسکی کے اور نکل جالی اسکی سے اور متصل ہوئی

ساتھ سقف مسجد کے اور پھیل گئی آگ جانب غربی کو یہانتک کہ پہونچی جانب شامی کو باب عجلہ تک اور نہین ہوئی

اور نہ ممکن تھا بجھنا اسکا سوا باب عجلہ کے اسواسطے کہ سیل عظیم نے گرا دیے تھے دو ستون اور منہدم کیا تھا

سقف کو یہانتک یعنے باب عجلہ سے پس نہ تجاوز کیا آگ نے اس باب سے اور جلائے اس آگ نے

ایک سو تیس ستون سنگ مرمر کے اور ہو گئے وہ چونا واما سیل مذکور پس تھا وقوع اسکا بیچ جمادی الاولی کے

اسی سال مین بعد باران شدید کے کہ پر کیا مسجد کو یہانتک کہ پہونچا قندیلون تک اور داخل ہوا کعبے مین

جانب باب سے اور مری بیچ سیل کے ایک جماعت پھر بیچ سنہ آٹھ سو تین کے آیا بیق ظاہری [illegible]

مصر کا اور حج کیا پھر پاک کیا مسجد کو کوڑون اور مٹی سے اور کھودین بنیادین پھر پر کیا انکو روے زمین تک

اور محکم کیا اسکو ساتھ اسطرح کے کہ کیا انکو اوپر صورت بیوت شطرنج کے سنگہاے بزرگ سے اور [illegible]

ستون اوپر محل تقاطع انکے کے اور کل ستون مرمر کے تھے وصل کیے گئے تھے ساتھ حدید کے اور تھی تکمیل

اس عمارت کی بیچ اواخر شعبان سنہ آٹھ سو چار کے اور پھر ابیق طرف مصر کے واسطے تیاری چوب [illegible]

سقف کے پھر بیچ سنہ آٹھ سو سات کے آیا طرف مکہ کے پھر قائم ہوا اس خدمت پر اور لایا لکڑیان اور

آمادہ ہوا واسطے کار سقف کے او منقش کیا اسکو ساتھ الوان کے اور پورا کیا سقف کو اوپر بہترین

استحکام کے اور بنایا اسکو ساتھ کاملترین عمارت کے اور لٹکائین بیچ اسکے قندیلین اور تغیر کیے

مصلات اربعہ واسطے مذاہب کے اوپر ہیأت قدیمہ کے اور بنائے رباط مذکور اور بیچ زمانہ سلطین

فرج کے بھیجا غیاث الدین سکندر شاہ سلطان بنگالہ نے صدقہ کثیر واسطے اہل حرمین کے اور واسطے

[illegible] مدرسہ [illegible] کے بیچ تقسیم کیا گیا وہ صدقہ اور بنائے گئے رباط و مدرسہ [illegible]

سنہ آٹھ سو چودہ مین اکثر مواضع سے اُٹھ گیا تھا بسبب باران سخت کے اور بیچ زمانہ مولد جرکسی سلطان چہارم کے
سنہ آٹھ سو پندرہ مین واقع ہوا قحط بیچ مکہ کے اس طرح سے کہ بیچا گیا ایکبار گندم عوض تین دینار کے اور
ایک [illegible] ایک دینار کو اور اس سال مین بیچ جمادی الآخر کے داخل ہوا اونٹ جمال جاروقی کا درمیان لیکن
بھاگنے والا تھا اُس سے بیچ حرم کے طواف کرتا تھا بیت کا اور آدمی ارادہ کرتے تھے پکڑنے اُسکے کا اور
وہ کاٹتا تھا پس چھوڑ دیا اُنھون نے اُسکو یہانتک کہ تمام کیے اُسنے تین اسبوع یعنے تین طواف پھر بوسہ
دیا اُسنے حجر کو پھر متوجہ ہوا طرف مقام حنفیہ کے اور کھڑا ہوا مقابل میزاب کے پھر بیٹھا اور سر دیا اور ڈال دیا
نفس اپنے کو اوپر زمین کے اور مر گیا پس اُٹھایا لوگون نے اُسکو طرف مابین صفا و مروہ کے اور دفن کیا اُسکو
اُس جگہ اور اعظم خدام حرمین سے ملک اشرف قائتبای ہے سولھوان سلاطین جراکسہ مین سے حاکم ہوا بیچ سنہ
آٹھ سو بہتر کے بھیجے اُسنے طرف حرمین کے ہدایا بہت اور نذور کثیرہ اور بنایا اُسنے مسجد خیف یعنے مسجد منیٰ کو اور
بنایا وسط اُسکے مین ایک قبہ عظیم اور مقام اذان کا اور بنایا اُسنے مسجد نمرہ کو بیچ عرفہ کے اور استرکاری کی مسجد
مزدلفہ کی اور نیا بنایا نہر عرفات کو اور درست کیا نہر خلیص کو اور بھیجا منبر واسطے مسجد حرام کے اور درست کیا
بیچ سنہ آٹھ سو اکاسی کے لکڑیون سقف مسجد الحرام کو اور بلند کیا دروازون مابین پتھرون مطاف کی کو اور فرش
کیا داخل بیت کے اور بنایا مدرسہ و رباط اور مقرر کیے صدقات و خیرات بیشمار اور وقف کیے بیچ مصر کے
دیہات بہت کہ جمع کرتے تھے غلات کثیرہ اُٹھائے جاتے تھے بیچ ہر سال کے طرف مکہ کے اور آیا واسطے حج کے
بیچ سنہ آٹھ سو چوراسی کے اور تقسیم کیا اوپر اہل اُسکے کے اموال کثیرہ کہ نہین حصر کیا جاتا اور اسی طرح کی خیر اُسنے
کی بعد اُسکے ہوا جراکسہ مین سے پھر شروع کی اُنھون نے بیچ ظلم کے پس رغبت و رعب کیا اُنکو ملائکہ نے زمین مصر سے
اور تمام ہوئی دولت اُنکی بعد محاربہ قانصوہ غوری سلطان سلیم خان کے اور ہزیمت اُسکی کے اور مستولی ہونے
سلیم خان کے طومان بای کو اور بنایا اُس غوری نے باب ابراہیم او بنایا اوپر اُسکے ایک قصر اور بیچ دو جانب
اُسکی کے دو مسکن اور گھر گرد باب کے واسطے کرایہ کے اور بنائے میضاء یعنے جائے وضو خارج باب سے
اور چہارست کے خارج مسجد سے وہ باطل [illegible] سبب عفونت اُسکی کے کہ پہنچتی تھی طرف

طرف مسجد کے اور بنائی اُسنے شہر پناہ جدہ کی اور تھی پہلے اُس سے کہ ملخص یعنے خلاصہ کرنے والے نے اور جب
کہ تعیین تعمیرات قدما کی بیچ مسجد کے اور عمارات اُنکی بیچ مکہ کے بہت بے حصر و شمار اور مین ارادہ کرتا کہ ہووے
کتاب یہ میری مختصر ترک کیا مین نے اکثر کو اور تھی خدمت آل عثمان کی ابتداے دولت اُنکی سے ہمارے زمانہ تک
کہ سنہ بارہ سو اڑسٹھ ہین واسطے حرمین شریفین کے عمارات و خیرات و صدقات بحد و شمار سے ارادہ کیا مین نے
کہ کرون مین واسطے اُسکے باب و تفصیل کرون مین اُسکو تفصیل درجہ نہایت تک پیچھے اُسکے کہ لکھون مین شرف
کعبہ و مسجد کا اور ثواب صلوٰۃ کا بیچ اُسکے اور ثواب طواف و عمرہ و حج کا فصل بیچ بیضاوی وغیرہ کے لکھا ہی
کہ منحرف ہو جاتے تھے طیور ہنگام پرواز مقابلہ بیت کے سے ہمیشہ سے اور ضرر پہونچانے والے درندے بلا رہتے تھے
آہو وغیرہ سے بیچ حرم کے اور نہین مزاحمت کرتے تھے اُنسے اور جو جبر کرنے والا کہ قصد کیا اُسنے ساتھ برائی کے
ہلاک ہوا یا نکالا گیا اور بیچ رسالہ مذکور کے واسطے ابی سعید بن ابی الحسن بصری تابعی کے لکھا ہی کہ اول جسنے
طواف کیا بیت کا ملائکہ ہین قبل آدم کے دو ہزار برس اور نہین ہی کوئی فرشتہ سے کہ بھیجتا ہی اُسکو اللہ تعالیٰ
آسمانون سے طرف زمین کے واسطے کسی حاجت کے مگر اول غسل کیا اُسنے زیر عرش سے اور اُترا محرم پس
ابتدا کرتا ہی ساتھ بیت اللہ کے پھر طواف کرتا ہی سات بار پھر نماز پڑھتا ہی پیچھے مقام ابراہیم کے دو رکعت
پھر جاتا ہی واسطے حاجت کے اور واسطے اُس کام کے کہ بھیجا گیا واسطے اُسکے اور جو نبی کہ جھٹلایا اُسکو
قوم اُسکی نے نکلا طرف مکہ کے اور عبادت کی اللہ کی نزدیک کعبہ کے دوام حیات تک اور تحقیق گرد کعبہ کے
قبرین تین سو نبی کی ہین اور مابین دونون رکنون کے قبرین ستر نبیون کی ہین اُن سب کو قتل کیا
بھوک اور قمل یعنے جوون نے اور قبر اسمٰعیل علیہ السلام اور ماں اُنکی ہاجرہ کی بیچ حطیم کے ہی نیچے میزاب کے
اور قبرین نوح و صالح کی مابین زمزم اور مقام ابراہیم کے ہین اور فرمایا رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
نماز بیچ مسجد میری کے برابر ہزار نماز کے ہی بیچ غیر اُسکے کے مساجد سے مگر مسجد الحرام تحقیق نماز
بیچ مسجد حرام کے برابر لاکھ نماز کے ہی بیچ غیر اُسکے کے اور دوسری حدیث مین آیا ہی اور اگر نماز پڑھے اُسمین
ساتھ جماعت کے پس وہ دو کروڑ اور پانچ لاکھ نماز کے برابر ہی اور روایت کی گئی ہی کہ اُترتی ہین ہر دن

نزدیک اللہ جل شانہ کے سے ایک سو بیس رحمتین ساٹھ واسطے طائفین کے ہین آور چالیس واسطے نماز پڑھنے والون کے ہین آور بیس واسطے نظر کرنے والون کے طرف کعبہ کے اور ایضاً نظر طرف کعبہ کے عبادت ہو اور ایضاً فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص نے نظر کی طرف بیت اللہ کے اندروسے ایمان وتصدیق اور ساتھ نیک جاننے اُس نظر کے بخشے گئے واسطے اُسکے جو اول ہوے گناہوں سے اور جو آخر ہوے اور اُٹھایا جائیگا روز قیامت کو امن پانے والون مین عذاب عقاب سے اور اُٹھائیگا اللہ اہل اُسکے کو روز قیامت کے آمنین مین اور جس شخص نے نظر کی طرف بیت اللہ کے اور تھین اوپر اُسکے خطائین مثل کف دریا کے بخشیگا اللہ واسطے اُسکے کل خطائین اور نظر کرنی طرف زمزم کے عبادت ہو اور امان ہو نفاق سے اور روایت کی گئی ہو ہر آئینہ واسطے کعبے کے آٹھ دروازے جنت کے ہین سب کھلے ہوے ہین طرف اُسکے روز قیامت تک پس ایک دروازہ اُسنے واسطے کعبے کے ہی اور ایک دروازہ نیچے میزاب کے اور ایک دروازہ اُس سے نزدیک رُکن یمانی کے اور ایک دروازہ اُس سے پیچھے مقام کے اور ایک دروازہ اُس سے نزدیک زمزم کے اور ایک دروازہ اُس سے اوپر صفا کے اور ایک دروازہ اُس سے اوپر مروہ کے اور روایت کی گئی ہو نہین داخل ہوتا کوئی کعبے مین مگر داخل ہوتا ہو بیچ رحمت اللہ کے اور نہین باہر جاتا ہو اُس سے مگر ساتھ مغفرت اللہ تعالے کے اور فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص داخل ہو کعبے مین داخل ہوا بیچ رحمت اللہ کے اور بیچ شکارگاہ اللہ کے اور بیچ امن اللہ کے اور جو نکلا اُس سے نکلا بخشش نہ کیا گیا شکارگاہ مراد اُس سے ہی جسکو رمنا کہتے ہین اور قبول کیجاتی ہو دعا آور نہین رد کی جاتی ہو بیچ پندرہ جگہ کے بیچ جوف کعبہ کے یعنے اندر کعبہ کے آور نزدیک رکن یمانی کے اور نیچے میزاب کے اور بیچ حطیم کے آور خلف مقام کے اور نزدیک بیر زمزم کے اور اوپر صفا کے اور اوپر مروہ کے اور موقف یعنے مزدلفہ مین اور مشعر یعنے منی مین آور نزدیک جمرات ثلث یعنے منارات شیطان کے اور غیر اُنکے آور فرمایا رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے تحقیق بہتر بقاع کا اور پاک تر اُنکا اور صفاتر اُنکا اور قریب تر اُنکا نزدیک اللہ تعالی کے

مابین دو رکنون کا ہی اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مابین رکن یمانی اور حجر اسود کے ایک روضہ ہی ریاض جنت سے اور فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین ہی کوئی شخص کہ دعا کرتا ہی نزدیک رکن الاسود کے مگر قبول کیجاتی ہی واسطے اُسکے اور اسی طرح نزدیک رکن یمانی کے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مرا در حالیکہ حج کرنے والا تھا یا عمرہ کرنے والا نہین تعرض کیا جاتا ہی اُو نہین حساب کیا جاتا اور کہا جاتا ہی اُسکو داخل ہو تو جنت مین ساتھ سلامتی کے عذاب عقاب سے ساتھ امن پانے والون کے اور فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص نے نماز پڑھی خلف مقام کے ہوا امن پانے والا عذاب سے اور ایضاً جسنے نماز پڑھی بیچ خلف مقام کے دو رکعتین بخشے گئے واسطے اُسکے جو اول تھے گناہون سے اور جو آخر تھے اور دیا جاتا ہی حسنات سے برابر عدد ہر اس شخص کے کہ نماز پڑھی اُسنے خلف مقام کے کئی چند اور امن دیگا اُسکو اللہ تعالے دن قیامت کے فزع اکبر یعنے خوف بزرگ سے اور حکم کرتا ہی اللہ تعالے جبرئیل ومیکائیل وجمیع ملائکہ کو کہ استغفار کرین واسطے اُسکے روز قیامت تک اور جسنے نماز پڑھی نیچے میزاب کے دو رکعت نکلا گناہون اپنے سے مثل اُس روز کے کہ جنا اُسکو مان اُسکی نے اور جسنے چھوڑا حجر اسود کو نکلا گناہون اپنے سے مثل اُس دن کے کہ جنا اُسکو مان اُسکی نے اور جسنے نماز پڑھی حطیم مین دو رکعت جانب رکن شامی کے پس گویا زندہ رکھا اُسنے ستّر ہزار رات کو یعنے شب بیداری کی اور ہوے واسطے اُسکے مثل عبادت کل مؤمن اور مؤمنہ کے اور گویا کہ حج کیے اُسنے چالیس حج نیک و مقبول اور جسنے نماز پڑھی مقابل باب کعبہ کے چار رکعت پس گویا کہ عبادت کی اُسنے اللہ کی ساتھ عبادت جمیع خلق اُسکی کے اور درود بھیجتے ہین اوپر اُسکے ستّر ہزار ملائکہ اور فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر آئینہ حجر اسود دست راست اللہ تعالی کا ہی بیچ زمین کے مصافحہ کرتا ہی خدا ساتھ اُسکے بندون اپنون سے جسطرح سے مصافحہ کرتا ہی ایک شخص تم مین سے بھائی اپنے سے اور جسنے نہ پائی بیعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر مسح کیا حجر اسود کا پس بتحقیق بیعت کی اُسنے اللہ و رسول اُسکے سے اور اگر نہ لگتین اُسکو نجاستین مشرکین کی نہ مس کرتا اُسکو کوئی صاحب آفت تا شفا طلب کرے ساتھ اُسکے مگر صحت پاتا اور جسنے حج کیا بیت اللہ کا پیادہ پا لکھتا ہی اللہ تعالی ساتھ ہر قدم کے ستر ہزار نیکی حسنات حرم سے تفسیر اُسکی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ہی کہ ہر حسنہ برابر لاکھ کے ہی اور جسنے نماز پڑھی گرد کعبے

کسی جگہ نکلا گناہون اپنے سے مثل اسدن کے کہ جنا اسکو مان اسکی نے اور محبوب تر بقاع کا طرف اللہ کے
مابین مقام وملتزم کا ہی اور حجر الاسود ہاتھ اللہ کا ہی بیچ زمین اسکی کے مصافحہ کرتا ہی ساتھ اسکے جس سے چاہتا ہی
بندون اپنے سے اور فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجر اسود اور مقام آوینگے روز قیامت کے ہر ایک انمین سے
مثل جبل ابی قبیس کے واسطے ان دونون کے دو آنکھین اور دو زبانین اور دو لب ہونگے گواہی دینگے واسطے
ہر ایک کے جسنے وفا کی انسے ساتھ وفا کے یعنے طواف اور مس کیا اور نماز پڑھی اور فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہر آئینہ بزرگ تر ملائکہ کے نزدیک اللہ کے وہ ہین کہ طواف کرتے ہین گرد عرش اسکے کے اور ہر آئینہ بزرگتر بنی آدم کے
وہ لوگ ہین جو طواف کرتے ہین گرد بیت اسکے کے اور فرمایا جسنے طواف کیا گرد بیت اللہ کے سات بار بیچ روز
گرم شدید الحرارت کے سر برہنہ اور بوسہ دیا حجر کو بیچ ہر طوفہ کے یعنے دورہ کے بغیر اسکے کہ ایذا دیوے کسی کو اور قلیل ہوا
کلام اسکا مگر ذکر اللہ کے سے یعنے اور کلام نہ کیا سواے ذکر اللہ کے ہوئی واسطے اسکے ساتھ ہر قدم کے کہ اٹھاتا ہی
اسکو اور رکھتا ہی اسکو ستر ہزار نیکی اور دور کی گئین اس سے ستر ہزار برائی اور بلند کیے گئے واسطے اسکے
ستر ہزار درجے اور فضل پیادہ طواف کرنے والے کا اوپر سوار کے مانند فضل ماہ شب چہار دہم کے ہی اوپر تمام
کواکب کے اور فرمایا جسنے طواف کیا گرد بیت کے سات بار بلند کرے اللہ ساتھ ہر قدم کے ستر ہزار درجہ اور
دیوے اللہ اسکو ستر ہزار نیکی اور ستر ہزار شفاعت بیچ حق جس شخص کے کہ چاہے اہلبیت اپنے سے مسلمانون مین سے
اگر چاہے پاوے دنیا مین اور اگر چاہے ذخیرہ کیا جائے واسطے اسکے بیچ آخرت کے اور فرمایا ہر آئینہ واسطے اللہ کے
ایک دن ہی خوب و روشن نظر کرتا ہی اللہ تعالے طرف اسکے رحمت کی واسطے اہل حرم اپنے کے پس جسکو
دیکھا اسنے کھڑا ہوا نماز پڑھتا ہی مغفرت کی واسطے اسکے اور جسکو دیکھا اللہ نے طواف کرنے والا مغفرت کی
واسطے اسکے اور جسکو دیکھا اللہ نے بیٹھا ہوا مستقبل کعبہ مغفرت کی واسطے اسکے اور کہتے ہین ملائکہ اوپر رجائے
نہ باقی رہا کوئی مگر سونے والے پس فرماتا ہی اللہ تبارک وتعالے سونے والون گرد بیت میرے کو ملا دو
ساتھ انکے ثواب مین یعنے ثواب سے خالی نہ رہین اور ایضاً کعبہ پوشیدہ ہی ساتھ ستر ہزار ملائکہ کے استغفار کرتے ہین
واسطے اسکے جسنے طواف کیا اور رحمت بھیجتے ہین اوپر اسکے اور ایضاً طواف کرنے والا [illegible] بیچ رحمت اللہ کے

اور تحقیق اللہ البتہ افتخار کرتا ہی ملائکہ پر ساتھ طواف کرنے والون گرد بیت کے اور ایضاً بہت گرد اس طواف سے
قبل اسکے کہ حائل ہووے درمیان تمھارے پس گویا کہ مین دیکھتا ہون طرف ایک مرد کے حبشہ سے گنجا اور کج دست کشادہ
پاشنہ نام اسکا صنع بیٹھا ہوا اوپر اسکے ڈھاتا ہی اسکو یعنے کعبہ کو ایک ایک پتھر اور فرمایا حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے
میہمان اللہ کے ہین اگر سوال کرین وہ اس سے دیوے انکو اور اگر دعا کرین وہ قبول کرے اور اگر خرچ کرین وہ عوض
دیوے اوپر انکے بدلے ہر درہم کے سات لاکھ درہم اور ایک روایت کی ہی کرور درہم اور سات لاکھ درہم اور نہین
لا الٰہ الا اللہ کہا کسی تہلیل کرنے والے نے اور اللہ اکبر کہا کسی تکبیر کہنے والے نے مگر تہلیل کے ساتھ تہلیل و تکبیر
اسکی کی ہر چیز نے جہانتک زمین ہی یا مراد یہ ہی کہ جہانتک آواز پہونچے اسکی اور بیچ اس حدیث کے ہی کہ البتہ
ایک درہم سات لاکھ درہم سے البتہ ثقیل ہی جبل تمھارے سے جو یہ ہی اور اشارہ کیا حضرت نے طرف جبل
ابی قبیس کے فرمایا رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہی واسطے اسکے کہ
درمیان ان دونون کے ہین گناہون سے او حج مبرور یعنے مقبول یعنے نیک نہین ہی واسطے اسکے بدلا
مگر جنت اور ایضاً عمرہ رمضان کے برابر ہوتا ہی حج کے ساتھ میرے اور ایضاً نہین ہی کوئی عمل بہتر
حج مبرور سے اور ایضاً عمرہ حج غیر مقبول بہتر ہی دنیا و ما فیہما سے اور کہا جاتا ہی واسطے اس شخص کے
کہ نہین قبول ہوا حج اسکا نکل تو گناہون اپنے سے اور جو شخص کہ قبول ہوا اس سے حج پس تحقیق پہونچا
مقصد بڑے کو اور ایضاً جسنے حج کیا اور بند نہ کہا یعنے زبان کو غیبت اور ہر کلام نامشروع سے محفوظ رکھا
اور فسق و فجور نہ کیا نکلا گناہون اپنے سے مثل اسدن کے کہ جنا اسکو مان اسکی نے اور نہین ہی
کوئی آدمی سے کہ وصیت کی اسنے ساتھ حج کے مگر لکھے اللہ نے تین حج ایک حج واسطے اسکے کہ لکھا اسنے
وصیت نامہ اور ایک حج واسطے اسکے کہ وصیت کی اسنے اور ایک حج واسطے اسکے کہ ادا کیا اسنے وصیت کو
اور جسنے حج کیا اپنے مان باپ کی طرف سے لکھے جاتے ہین واسطے اسکے دو حج ایک حج واسطے اسکے اور
ایک حج واسطے والدین اسکے کے اور جس شخص نے حج کیا میت کی طرف سے بغیر اسکے کہ وصیت کی اسنے
ساتھ اسکے لکھا جاتا ہی واسطے اسکے ایک حج اور لکھا جاتا ہی واسطے اسکے کہ حج کیا اسکی طرف سے

عشرہ ذی الحجہ اور الضحا جبکہ ہوتا ہی بعد زوال روز عرفہ کا اُترتا ہی اللہ تعالے طرف آسمان دنیا کے پھر نظر کرتا ہی طرف
بندون اپنے کے پس تفاخر کرتا ہی ساتھ اُسکے ملائکہ پر کہتا ہی اے فرشتو میرے آیا نہین دیکھتے ہو تم طرف
بندون میرے کے تحقیق متوجہ ہوے طرف میرے راہ دور سے ژولیدہ مو غبار آلودہ امیدوار ہین رحمت میری
اور مغفرت میری کے گواہ کرتا ہون مین تمکو اے فرشتو میرے تحقیق بخشا مین نے بدکار اُنکے کو واسطے نیکوکار اُنکے کے
اور شفاعت قبول کی مین نے بعض اُنکے کی بیچ حق بعض کے اور مغفرت کی اُنکی چلو اے بندو میرے تمام بخشی گئی
واسطے تمہارے جو گذرے تمہارے گناہون سے پھر از سرنو کرو عمل اس سے پیچھے پس تحقیق بخشے مین نے
واسطے تمہارے گناہ تمہارے صغیرہ تمہارے اور کبیرہ تمہارے قدیم تمہارے اور جدید تمہارے باب
چوتھا بیچ بیان قیام آل عثمان کے بیچ خدمات کعبہ و مسجد الحرام کے اور صرف کرنے ہمتون اُنکی کے طرف
اس مقام کے جانو تم اے بھائیو میرے ہر آئینہ اختتام دولت قاہرہ اُنکی کا شروع خلافت امام مہدی کا ہی جیسے
کہ مراد احادیث ظاہرہ سے ہی یعنے جسوقت نصاری ملک روم کو لے لینگے اُسوقت عمر امام مہدی کی چالیس برس کی
ہوگی اور مدینے سے چھپ کر مکے کو جاوینگے اور عثمان غازی ترکمانون یا دون مین سے ہی طائفہ تتار سے اور وہ
بیٹا طغرل بن سلیمان شاہ کا ہی پہونچتا ہی نسب اُسکا طرف یافث بن نوح علیہ السّلام کے کہ حاکم ہوا بلاد روم کا
سنہ چھ سو ننانوے ۶۹۹ مین اور وہ جد چالیسوان ہی واسطے اکثر خلفاے آل عثمان کے کہ وہ سلطان سلیم خان
بن سلطان بایزید خان یلدرم بن سلطان مراد خان بن سلطان اورخان بن سلطان عثمان کا ہی اور تھا
زمانہ خلافت سلیم خان کا بیچ سنہ سات سو کے اور حاکم ہوا بعد اُسکے بیٹا اُسکا اورخان غازی سنہ سات سو چھتیس ۷۳۶ مین پھر
مراد خان بعد ایک برس کے پھر سلطان بایزید یلدرم سنہ آٹھ سو مین بیچ غلبہ امیر تیمور گورکان کے اور ساتھ
اُسکے حاصل ہوا بیچ جبروت سلطان کے انکسار بسبب غصے اُسکے اور سوختگی اُسکی کے وقت لکھنے امیر تیمور کے
واسطے نکالدینے اُس شخص کے کہ اقدام کیا اُسنے بے ادبی امیر تیمور کا نزدیک اپنے سے اور جلدی کی بایزید نے
بیچ لڑائی اُسکی کے اور بیوفائی کی وزرا اُسکے نے اور گروہ اُسکے نے یہانتک کہ بیٹے اُسکے نے اور بھاگنے بیٹے اُسکے نے
اور تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ دو شخص امرا امیر تیمور سے منحرف ہوکر نزدیک سلطان بایزید کے گئے اور مقرب اُسکے ہوے

امیر تیمور نے بایزید کو لکھا کہ دونوں مجرموں ہمارے کو اپنے پاس سے نکالدو بایزید اسکو دیکھکر غضبناک ہوا اور
جواب مین گالیان لکھین اور درخواست جنگ کی کی امیر تیمور نے وزرا وامرا اُسکے کو کہ ہم جد تیمور کے تھے ساتھ اپنے
موافق کر کے راہ نامعلوم سے روم کو روانہ ہوا بایزید راہ مشہور سے بارادۂ جنگ تیمور کے چلا بایزید راہ مین تھا
کہ امیر تیمور روم مین پہونچا بایزید سنکر پریشان ہوا اور طرف روم کے پھرا اور وزرا وامرا اور بیٹے اُسکے نے
پہلو تہی کی بایزید نے شکست پائی چنانچہ تاریخ تیموری مین بتفصیل مرقوم ہی پھر حاکم ہوا بعد بایزید کے بیٹا اُسکا
سلطان محمد خان سنہ سات سو سولہ مین ظاہر ہوا بیچ زمانہ اُسکے کے شاہ اسمٰعیل بن حیدر بن جنید صفوی
بیچ عجم کے اور ظاہر کیا اُسنے رفض پس شکست دی اُسنے اسماعیل کو اور قتل کیا اُسکو اور صفی الدین جد اعلیٰ اُسکا
قدوۃ المشائخ تھا یعنے جنید بغدادی رضی اللہ عنہ اور بعد اُسکے مراد خان ثانی ہوا سنہ آٹھ سو چوبیس مین
پھر سلطان محمد سنہ آٹھ سو چھپن مین پھر بایزید خان سنہ آٹھ سو چھیاسی مین پھر بیچ مقام اُسکے کے سلیم خان
سنہ نوسو اٹھارہ مین پھر سلیمان خان سنہ نوسو چھبیس مین پھر سلیم خان ثانی سنہ نوسو چوہتر مین پھر
مراد خان معاصر مصنف سنہ نوسو بیاسی مین پھر احمد خان سنہ ایک ہزار گیارہ مین پھر عبد المجید خان
پھر محمود خان پھر عبد المجید خان سلطان ہمارا کہ اب ہی جان تو تحقیق زمانہ عثمان خان سے سنہ
بارہ سو چھیاسٹھ زمانہ اِس سلطان ہمارے تک دولت اُنکی غالب اور غالب ہی اور سلطنت اُنکی بلند
اور غالب ہی اور جبابرہ یعنے جبر کرنے والے تمام اور بادشاہ قلیل وکثیر اطاعت کرنے والے ہین واسطے
اِس درگاہ روشن کے اور تمام بسبب قیام اُنکے کے ہی بیچ خدمت اِس بقعہ بلند اور شہر پاک صاف یعنے کعبہ معظمہ
پس اُن خدمات مین سے یہ ہی کہ بایزید خان نے مقرر کیا کیسہ فلوس واسطے اہل حرمین کے اُنے چودہ ہزار دینار
بیچ ہر سال کے آور اُنہین سے ہی غلاف کعبہ اور مخمل رومی اور سالانہ سات ہزار اروب کا واسطے اہل حرمین کے
اور مجاورین اُنکے کے اور اروب یعنی جوال ہی اُسمین غلہ بقدر چار من ہند کے ہوتا ہی اور لکھے اُسنے نام فقہا
اُنکے بیچ موتات یعنے بیاضات کے اور مقرر کیے واسطے اُنکے اور واسطے غیر اُنکے کے دینار بیچ ہر سال کے اور
آج کے دن تک یہ صدقات جاری ہین اور سوائے اِسکے کھانا دینا مساکین کا ہر روزہ اور لوبیہ خدام

تعمیر کیا اور مسالانہ عساکر کو ادا اخراجات اتواب وقلعجات وشیشہ آلات وفانوسون اور شمعون اور خادمون انکے کو تھا
اصلاح کے کہ نہین قدرت رکھتا کوئی بادشاہون مین سے مصارف ایک سال کا پس کیونکر بیان اخراجات سالہاے
بیشمار کے اور انہین سے جو کہ تعمیر کیا گیا بیچ سلطنت سلیم خان کے قبہ تھا بیچ مصلے حنفی کے پیچھے فتوے لینے کے جہتسے
بعد اسکے کہ ہوا مسقف اوپر چار ستونون کے بیچ اسکے محراب پھر تغیر دیا امیر سنبر جدہ نے اور بنایا مربع صاحب
دو طبقہ یعنے دو درجہ کا اوپر والا واسطے مکبرین کے اور نیچے والا واسطے مصلیین کے اور آثار سلطان سلیمان سے
مدارس اربعہ سلیمانیہ ہین بنایا اُسنے انکو واسطے طلباے مذاہب اربعہ کے اور مقرر کیے واسطے انکے مصارف
بزرگ اور خدمات انکی سے ہے صاف کرنا نالہ کا اور اٹھانا مٹی کا مقابلہ ابواب کے سے اور پھینکنا اسکا بیچ
مسفلہ یعنے راہ مین کے بعد جمع ہونے دس برس کے اور بتحقیق غافل ہوے لوگ ایکبار تیس برس تک
پس بلند ہوئی زمین یہانتک کہ باقی نہ رہے ظاہر نیچے ابواب سے تین زینے اور تھے سب پندرہ بارہ زیر خاک
پوشیدہ ہوگئے پس آئے ایک روز سنہ نوسو تراسی مین پھر داخل ہوے قمائم اور تراب یعنے کوڑے اور مٹی
دروازون سے بیچ مسجد کے اور پُر ہوا مطاف اور پہونچی مٹی اور پانی آستانہ بیت تک اور باقی رہے تمام
دن و رات اور معطل رہی نماز و جماعتین سات وقتون کی پس جلدی کی انھون نے اور کھول راہ اور
پاک کیا حرم کو اور انہین سے جو تعمیر کیا اسکو سلطان سلیم خان نے قبہ یعنے گنبد ہین بیچ چار طرف حرم کے
اور تھے وہ مسقف دار لکڑیون سے کھاتے تھے اسکو کیڑے بسبب گذرنے زمانے کے اور یہ بیچ سال
نوسو اسّی کے ہوا اور شرح اسکی یہ ہے کہ شروع کیا اُسنے جانب شرقی اور باب علیؓ سے باب السلام تک
اور ڈھایا اسکو اور جانب شرقی کو پس جب ظاہر ہوئی بنیاد پایا انھون نے اسکو متخلخل اور خالی بسبب طول زمانہ کے
پس رکھی بناے جدید اوپر وجہ استحکام کے پھر فکر کی انھون نے کہ ہر آئینہ مرمر جل جاتا ہے ساتھ آگ کے اور شمیسی اک
مجمند وہ کہ قطع کیا جاتا ہے جبال سے کہ قریب بیر شمس کے ہین نزدیک حد حرم کے راہ جدہ کی سے لائق تر ہے رخام سے
پس ضرور ہے ستونون اسکے سے نیچے گنبدون کے پھر نصب کیا انھون نے اول شمیسی کو کہ مٹایا اونکا یعنے دل انکا
مقدار چار ستون رخام کے تھا بعد اسکے رخام مجنام پھر ستون شمیسی کے اور اسی طرح اطراف ہر قبہ سے اور سو کی انھون نے

بیچ صفون مین سے اوپر اکیا اُنہون نے جانب شرقی کو حرم محترم سے اور جانب شمالی کو باب عمرہ تک پس عمر
شمالی یعنے ۹۸۵ اتمام عمارت تک پہر تمام کیا بیٹے اُسکے سلطان مراد خان نے دونون جانبون غربی جنوبی کو
ساتھ تمام کنگورون اُسکے کے اور دروازون اُسکے کے اور درجات یعنے زینون اُسکے کے داخل اُسکے اور خارج
اُسکے سے اور بیچ کتبہ مین تعمیر کے اور واسطے تعمیر اُسکی کے تاریخین ہین کہ مضمون اُنکا یہ ہی تجدید کیا مسجد الحرام کو
مراد خان نے ہمیشہ ہووے غلبہ اُسکا اور دراز ہووے زمانہ خلافت اُسکی کا ایضاً واسطے اسکے کہ وہ بہتر مساجد
اللہ کی ہی ایضاً دراز کرے اللہ واسطے اسکے کہ تمام کیا اُسنے اُسکو عمر ایضاً تجدید کیا سلطان مراد بن سلیم نے
مسجد بیت العتیق محترم کو مسرور ہووے اُس سے مسلمان سب ہمیشہ ہووے فتح دیا گیا رایت ونشان اُنکا
کہا روح القدس نے بیچ تاریخ اُسکی کے تعمیر کیا سلطان مراد نے حرم کو اور اوپر ابواب مسجد کے کتابہ ہین طویل
ساتھ خط نسخ اچھے کے اور عبارات ہین بیچ نہایت مراتب بلاغت اور فصاحت کے قریب ہے کہ لکھون مین اُسکو
بیچ آخر کتاب کے انشاء اللہ تعالے اور صرف کیا گیا بیچ اس عمارت کے اُسقدر کہ خارج از حساب ہی اور
ستون رخامیہ تین سو گیارہ ہین بیچ جانب شرقی کے حرم سے باسٹھ ۶۲ ہین اور بیچ جانب شامی یعنے شمالی کے
اکاسی ہین اور بیچ جانب غربی اُسکی کے چونسٹھ ۶۴ اور اُنمین چھ حجر صوان سے ہین اور وہ ایک قسم حجر کی ہی
اور بیچ جانب جنوبی کے اُسکے تینتیس ۳۳ گیارہ صوان سے اور بیچ زیادتی باب ابراہیم کے چھ اور شمیسہ ایک سو چالیس
بشکل مربع و مسدس و مثمن اور بیچ حسب اقتضاے امکنہ کے اور بیچ زیادتی دار الندوہ یعنے باب الزیادہ کے
چھتیس ۳۶ اور بیچ زیادتی باب ابراہیم کے اٹھارہ بیان قبہ ہا اور قبے ایک سو باون ہین اور شکل کراہیوں کی (یعنے کراہی کی سی شکل ہے)
دو سو تیئیس ۲۳۲ اور مصلے چھپن اور کنگرہ ایکہزار تین سو اسّی اور تھے بیچ مسجد ابواب اُسکے کے چار سو چھیانوے
اور دروازہاے کلان سترہ ہین اور بیچ اُنکے اُنتالیس طاق ہین بیچ جانب شرقی کے چار اول باب السلام
اور مشہور کیا جاتا ہی ساتھ باب بنی شیبہ کے اور اُسمین تین طاق ہین وہ قدیم ہین اور بعد سلام دو طاق ہین
باب النبی و باب الجنائز و باب العباس اور نہین تجدید کیے گئے بیچ اُسکے سواے کنگرہ کے اور تعمیل دو طاق ہین
وہ باب علی ہی اور چوتھا باب بنی ہاشم و باب علی اور تحقیق تجدید کیا گیا اوپر احسن وضع کے اور بیچ جانب جنوبی کے

سات دروازہ ہین اول بیچ اُسکے دو طاق ہین اونام رکھا گیا ہو ساتھ بازان کے اسواسطے کہ شہر مکہ کی کہ معروف ہے
ساتھ بازان کے قریب ہو اُس سے اور تحقیق کہ تجدید کیا گیا یہ دروازہ آور دوسرا دو طاق ہین نام رکھا گیا ساتھ
باب العلاء کے تحقیق تجدید کیا گیا تیسرا باب الصفا پانچ طاق ہین اونام رکھا گیا ساتھ باب بنی مخزوم کے کہ نام ایک
قبیلہ کا ہو نیا بنایا گیا اور کنگرہ بنائے گئے چوتھا دو طاق ہین اومشہور کیا گیا ہو ساتھ باب اجیاد صغیر کے اور
وہ نیا بنایا گیا آور پانچوان دو طاق ہین اور وہ باب الرحمۃ ہو نام رکھا گیا ساتھ باب المجاہدیہ کے اور تجدید کی گئی
بیچ اُسکے چھٹا دو طاق ہین او مشہور کیا گیا ہو ساتھ باب المدرسہ کے اور باب عجلان کے ساتھ نام شریف کے
اور نیا بنایا گیا ساتوان باب مہانی دختر ابی طالب اُسمین دو طاق ہین اور نیا بنایا گیا ہو اور بیچ جانب غربی کے
تین ہین آول دو طاق ہین اور وہ باب الحزورہ والوداع ہو اور نہین تجدید کی گئی بیچ اُسکے کوئی چیز دوسرا
باب ابراہیم ایک طاق ہو بڑا اور نہین تجدید کیا گیا تیسرا باب العمرہ ای باب بنی سہم اور بیچ جانب شمالی کے پانچ ہین
آول باب السدہ و باب العتیق و باب العمرہ ای باب عمرو ابن عاص طاق واحد اور تحقیق تجدید کی گئی ہے
بیچ اُسکے دوسرا باب العجلہ و باب الباسطیہ متصل مدرسہ عبدالباسط کے آور ہر آئینہ تجدید کی گئی بیچ اُسکے
تیسرا باب القطبیہ طاق واحد ساتھ زیادتی دار الندوہ کے اور نہین تجدید کی گئی اُسمین چوتھا تین طاق
ساتھ زیادتی کے طرف جانب شامی اُسکی کے اور تھے دو طاق اور قاسم بیگ نے کھولا تیسرا پھر ڈھایا گیا
پھر بنایا گیا جیسا تھا پانچوان باب الدریبہ و باب المدرسہ ایک طاق ہو نزدیک منارۃ السلام کے اور
تجدید کیا اُسکو قاسم بیگ نے نزدیک بنانے مدرسہ سلطانی کے اور اما منائر یعنے منارہ پس تھے بہت ایک تھا
اوپر باب ابراہیم کے مثل عبادت خانہ کے منہدم کیا اُسکو ایک امیر نے کہ مین سے واسطے مشرف ہونے
اُسکے کے اوپر گھر اُسکے کے آور ایک منارہ تھا اوپر باب الصفا کے چھوٹا علامت واسطے باب الصفا کے
نہین چڑھا جاتا تھا اوپر اُسکے بسبب تنگی اُسکی کے آور ایک منارہ تھا نزدیک میل کے ڈھایا گیا
اور ایک منارہ نزدیک مسجد رابہ کے اذان دیجاتی تھی بیچ اُسکے واسطے افطار کرنے صوم رمضان کے
اور روشن کیجاتی تھی اوپر اُسکے قندیل اور بجھائی جاتی تھی نزدیک سحر کے تا باز رہین روزہ دار

کھانے سے اور تھے منارات کثیرہ اوپر راہون جبل اور محلات کے اذان دیتے تھے اوپر اُنکے مؤذن اور تھے
واسطے اُنکے ارزاق اور روزینہ اور تھا واسطے عبداللہ بن مالک خزاعی کے ایک منارہ اوپر ابی قبیس کے
اور اوپر چوٹی کے ایک منارہ اور ایک منارہ مشرف اوپر باب لاجیاد کے اور ایک منارہ طرف پہلو اُسکے
اور واسطے عبداللہ بن مالک کے ایک منارہ مشرف اوپر مجزرہ کے مجزرہ نام ایک مقام کا ہی اور ایک منارہ
بیچ شعب عامر کے اور ایک اوپر جبل ابی قفاعہ اور اوپر جبل احمر اور سوا اُسکے اور تھے بقدر پچاس منارہ کے
اور وہ منارات جو اب موجود ہین وہ سات ہین اوّل منارہ باب العمرہ طول اسکا ستّر گز ہی
تعمیر کیا اُسکو ابو جعفر عباسی نے اور تعمیر کیا اُسکو بعد اُسکے صاحب الموصل جواد اصفہانی نے بیچ سنہ
پانچ سو اکاون کے اور رئیس مؤذنین کا اذان دیتا تھا بیچ اُسکے پھر ہوا منارہ باب السلام کا مقرر
واسطے اذان کے اور وہ دوسرا مناروں کا ہی طول اُسکا پینسٹھ گز ہی پھر قبہ زمزم کا ہی مگر شہباے
رمضان مین بیچ سحر کے واسطے سحر کھلانے اور تذکیر کے پس ہوئی یہ بات اوپر منارہ باب السلام کے
اور جبکہ ہوا کہنہ منہدم کیا اُسکو سلطان سلیم خان نے اور نیا بنایا اُسکو سنہ نو سو اکیس مین اور
جسنے بنایا یہ منارہ مہدی منصور عباسی تھا اور تیسرا منارہ باب علی کا ہی بنایا اُسنے اُسکو بھی طول اُسکا
چھپن گز ہی پھر نیا بنایا اُسکو سلطان سلیمان خان نے جبکہ منہدم ہوا اور اعادہ کیا گیا حجر شمیسی سے
اور بنائے گئے واسطے اُسکے مرتبہ اور درجۂ اعلیٰ و اسفل اوپر طریق [illegible]ن روم کے اور چوتھا
منارۃ الحزورہ ای باب الوداع ہی طول اُسکا پچاس گز ہی ساتھ دو درجون کے بنایا اُسکو مہدی بالله نے
پھر تعمیر کیا اُسکو شعبان صاحب موصل نے دوبار واسطے گر جانے اُسکے کے سنہ سات سو اکتہّر مین
اور پانچوان منارہ باب الزیادہ کا قد اُسکا ستّر گز ہی اور وہ سات دو درجون قدیم سے ہی
شاید کہ بنایا اُسکو معتضد عباسی نے اور چھٹا منارہ سلطان قاتیبار کا ارتفاع اُسکا ستّر گز ہی
طرف مسعیٰ کے ساتھ تین منازل کے اور ساتوان منارہ سلطان سلیمان خان کا مابین باب السلام
و باب الزیادہ کے ہی طول اُسکا پینسٹھ گز ہی بنایا اُسکو ساتھ حجر شمیسی کے جانی دار ساتھ حوالی ہلال کے

فائدہ ذکر کیا گیا بیچ ماقبل کے نہر زبیدہ کا جان تو ہر آئینہ وہ بند ہوتی تھی بسبب انہدام کاریزون
اور کم ہونے بارش کے ساتھ طول ایام کے اور خلفا یعنے ملوک تعمیر کرتے تھے اُسکو اور تعمیر کیا اُسکو
ملک کوکبوری نے سنہ پانچ سو چرانوے مین پھر صاحب اربل مظفر الدین نے بیچ سنہ چھ سو کے
پھر مستنصر باللہ نے بعد پچیس برس کے سنہ چھ سو انیس مین کئی بار تعمیر کیا ابو سعید خدا بندہ نے
سنہ سات سو چھتیس مین پھر تعمیر کیا شریف حسن بن عجلان نے بیچ سنہ آٹھ سو کے پھر بعد بند ہو جانے کے
تعمیر کیا ابو نصر جرکسی نے پھر تعمیر کیا قاتبیار نے پھر بند ہو سے بیچ اوائل سلطنت عثمانیہ کے یہانتک کہ
بیچ سنہ نو سو تیس کے بیچا گیا ایک مشکیزہ صغیر بدلے ایک دینار کے روز عرفہ کے اور حجاج زبان نکالتے تھے
پیاس سے پس فی الحال نازل کیا اللہ جل شانہ نے باران پھر پیا اور شکر کیا انھون نے اور شکر کیا
شکریے مین پھر حکم کیا سلطان نے واسطے تعمیر نہر حنین اور نہر عرفات کے یہانتک کہ نکل گئی
نہر حوض ماجن سے کہ بیچ مسفلہ یعنے راہ مین کے ہر آورتے حوالی عرفات مین سبزہ زار و باغ پھر بند ہوئی
نہر زبیدہ کی بیچ سلطنت سلیمان خان کے پھر تعمیر کیا اُسنے اُسکو ساتھ احسن تعمیر کے اور ملائے طرف اُسکے
چشمہ ساتھ بہتر اعانت کے اور پیچھے سلیمان کے تعمیر کیا بیٹے اُسکے سلیمان خان نے ساتھ حکمتہاے
کثیرہ اور صرف بہت بزرگ اور دیناروں غیر محصورہ کے جزا دیوے اللہ انکو نکوئی خاتمہ بیچ بیان
متفرقات کے کتابہ باب حماس کا باب علی تک کہ عبارت عربی مین ہے ترجمہ اُسکا یہ ہے سب تعریفین ثابت ہین
واسطے اُس اللہ کے کہ استوا کیا اُسنے بنیاد دین محکم کو ساتھ نبی رحمت اور رہنمائی کے اور خاص کیا انکو ساتھ
مزید فضل کرامت اور سعادت امور مدد دینے کے اور کیا حرم کرم اپنے کو مطاف واسطے گروہون طائفین و
قاصدین کے کہ قصد کرنے والے ہین انتہاے ممالک بلاد سے درود بھیجے اللہ اوپر آنکے اور اوپر آل انکی کے اور
اصحابون انکے کے کہ بزرگ بزرگ ہین اور توفیق دی اللہ نے بندہ اپنے کو کہ اعادت پکڑنے والا ہے ساتھ استوار کرنے
شریعت کے اور محکم کرنے ارکان اُسکے کے اور پوجہ مراد کے جمع کرنے والا ذخیرہ آخرت کا توشہ لینے والا انا و معاد سے
سایہ اسکا دراز ہو اوپر سرون بندون کے سلطان بن السلطان سلطان مراد کرے اللہ خلافت بیچ ذات اُسکی اور

بیچ اولاد اُسکی کے روز قیامت تک واسطے تجدید آثار مسجد الحرام اور احاطہ اُسکے کے ایسی مسجد کہ برابر ہی مقیم بیچ اُسکے
اور مسافر پس تمام ہوسے بیچ اول سلطنت عظمی اُسکی کے ہمیشہ رہے واسطے حرمین محترمین کے خدمت کرنے والا
ساتھ تجدید حرم بیت خدائے غالب برتر کے ساتھ حکم اُسکے کے کہ معزز و بزرگ ہی یعنے تمام ہوئی یہ تجدید بیچ اول
سلطنت سلطان مُراد کے ساتھ حکم مُحکم مسجل اُسکے کے اور تعمیر کیا جو عمار اُسکے نے ہر چیز کو کہ متزلزل ہوئی ارکان
اُسکی سے بعد اُسکے کہ قریب تھین کہ گر پڑین بلند دیوارین اُسکی پس نئی بنائین اُسنے دیوارین حرم بیت قدیم کی
اور احاطہ کیا اُسکا ساتھ اکمل زینت اور بزرگتر صورت کے بعد اُسکے کہ کہنہ کیا تھا اُسکو روز و شب نے اور
کھایا تھا لکڑیون سقف اُسکی کو دیمک اور کیڑون نے پس بلند کیے قبہ موضع سطوح کے بنائے گئے ساتھ
لکڑیون کے اور مسرور ہوسے ساتھ اِس نکوئی بزرگ کے تمام پیر و جوان پس یقین کیا اُنھون نے
واسطے اُسکے ساتھ بزرگی روشن اور شرف فاخر کے پڑھنے والے اِس قول کے اللہ تعالےٰ کے سوا اُسکے نہین
کہ تعمیر کرتا ہی مساجد اللہ کی کو وہ شخص کہ ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے درحالیکہ دعا کرنے والے تھے
اُسکے اللہ تعالےٰ سے بزرگی اور ذخیرہ فاخر کے کہنے والے یا الٰہی دائم رکھ تو اُسکو اوپر تخت سلطنت کے
محفوظ بیچ حفظ اپنی کے کل آفت سے اور فتح مند کر اوپر اُس شخص کے کہ ارادہ کرے مخالفت اُسکی کا
استوار کنندہ واسطے مسجدون اور مدرسون کے تجدید کرنے والا بہتر ہر منہدم اور کہنہ کا اور کر تو دروازہ
اُسکے کو واسطے امیدوارون کے جائے امن امن پانے والون کا اور آستانہ اُسکے کو واسطے محتاجون کے
کفیل و ضامن آتے ہین طرف اُسکے ہر راہ دور سے ساتھ حرمت کعبہ کے قبول کرے اللہ دینے والا
سوال کا طفیل مرتبہ رسول کے اِس دعا کو کہ لائق ہی ساتھ قبول کے پس جب محکم کیا اُسنے بنیاد اُسکی کو
اوپر تقوی کے اللہ سے اور رضامندی کی ہوئی وہ عمارت استوار ارکان مشاہر روشنی جبتون کے
اور ہوئی یہ بات آغاز خلافت اُسکے کا اور براعت الاستہلال واسطے فرمان سعادت اُسکی کے بیچ اوائل
سعادت اُسکی کے اوائل سنہ نو سو چراسی ہجری مین اور تھی ابتدا اِس تجدید کے ساتھ امر والد بزرگ
اُسکے کے چلنے والا طرف رستون خدا سے بزرگ کے سلطان سعید آسودن کو نفع دیگا مال نہ اولاد

مگر وہ شخص کہ لایا اللہ کے پاس قلب سلیم سلطان سلیم بن سلطان سلیمان بن سلطان سلیم بن سلطان بایزید
بن سلطان مراد بن سلطان محمد بن سلطان مراد بن سلطان محمد بن سلطان یلدریم بایزید بن سلطان مراد بن سلطان آورخان
بن سلطان عثمان جگہ دے اسکو اللہ اوپر تختون کے بیچ جنتون کے اور ہمیشہ رکھے اولاد انکی کو اوپر مسند
خلافت کے گذرے زمانہ تک اور تھا شروع بیچ چوبیسوین ربیع الاول کے مہینون سال نو سو اسی سے
پس جب سپرد کی سلطان سلیم نے امانت حیات اپنی کی ساتھ نکیر تسلیم کے امی با ایمان اور رحلت کی
دار کمی و قصور یعنے دنیا سے طرف اسکے کہ آمادہ کیے اللہ نے واسطے اسکے بیچ جنت کے محلون سے قبل تمام ہونے
اس چیز کے کہ قصد کیا تھا اسنے تجدید مسجد الحرام سے اور بٹھایا اللہ نے اوپر تخت خلافت کے بیٹے بزرگ اسکے کو
اچھا بٹھانا اور کیا بارگاہ اسکی کو جاے رجوع واسطے لوگون کے آسان کیا اللہ نے واسطے اسکے اتمام اسکا
روشن کرے اللہ ساتھ روشنی اقبال اسکے کے منھ راتون اور دنون کے اور سلا دے خلق کو بیچ مہد عدل اسکے
قیام قیامت اور ساعت قیامت تک اور رقم کی راقم اس ارقام نے ایک تاریخ کہ لائق ہی ساتھ اسکے کہ لکھی جاوے
بیچ اس مقام کے تو جمہ اسکا یہ ہی تجدید کیا سلطان مراد بن سلیم نے مسجد بیت قدیم بزرگ کو خوش ہوے
اس سے مسلمان سب ہمیشہ ہو جیو فتوح فتح دیا گیا اور علم کا کہا روح القدس نے بیچ تاریخ اسکی کے تعمیر کیا
سلطان مراد نے حرم کو اور لکھا ہی اوپر باب جمع کے کہ نام ایک قبیلہ کا ہی اور وہ باب ساتھ اسکے مشہور ہی جانب
صفا کے آتا ہے زبان عربی میں کہ ترجمہ اسکا یہ ہی بعد بسم اللہ کے محمد رسول خدا کے ہین بھیجا اسنے انکو ساتھ ہدایت کے
اور دین حق کے تا غالب کرے اس دین کو اوپر کل دینون کے اگرچہ برا جانین شرک کرنے والے تحقیق
اول گھر کہ بنایا گیا واسطے آدمیون کے وہ ہی کہ بیچ مکہ کے ہی برکت والا اور ہدایت ہی واسطے مسلمانون کے
بیچ اسکے نشانیان ظاہر ہین اور مقام ابراہیم ہی جو شخص داخل ہوا اسمین ہوا امن پانے والا اور واسطے اللہ کے ہی
اوپر لوگون کے قصد کرنا کعبہ کا جو شخص استطاعت رکھتا ہی طرف اسکے راہ کی یعنے استطاعت زاد و راحلہ کی
اور طریق امن کا لکھا ہے جانب شرقی مطاف کا بعد بسم اللہ کے اول یہ آیۃ لکھی ہی اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ
آمِنًا تک بعد اسکے وہ عبارت ہی کہ ترجمہ اسکا یہ ہی نزدیک ہوا ساتھ اللہ کے تجدید بچھانے پتھرون

مطاف کے اور ہموار کرنے اونکے سے زیر قدام طائفین کے بیچ طواف کے اور زیور پہنانے باب شریف و میزاب
معظم بزرگ کے خلیفہ خدا سے بزرگتر کا سلطان روم و عجم کا اور قبول کیا خدا نے اوسکو اور پسند کیا واسطے خدمت
رکن و مقام کے خلیفہ بن سلطان الملک المظفر ابو الفتوحات سلیمان خان کو قبول کرے اللہ اوس سے نیک اعمال
اور پہونچا دے اوسکو اوس چیز تک کہ پہونچا دیوے اوسکو سعادت و اقبال تک اور جب تمام ہوئی تجدید آثار کی
ساتھ تاریخ کے طاہر تہنیت نے کہ بنایا اللہ نے قبلہ ہمارا کتابہ بیچ حوض جبرئیل کے پہلوے راست اوتر میں
بعد بسم اللہ کے حکم کیا ساتھ عمارت اس مطاف شریف کے سردار ہمارے اور مولا ہمارے امام بزرگ
یعنے بادشاہ نے فرض کیا گیا طاعت کا اوپر تمام امتون کے ابو جعفر منصور مستنصر باللہ امیر المومنین تائید کیا گیا
جانب خدا کے سے پہونچا دے اوسکو اللہ امیدون اوسکی کو اور زینت دیوے ساتھ نیکیون کے اعمال اوسکے کو
اور یہ بیچ مہینون سنہ چھسو اکتیس ۶۳۱ کے ہی و صلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ اور کتابہ پہلوے راست اوسکے کا
فوق اوسکے اوپر رخام کے بعد بسم اللہ کے یہ ہی سوا اسکے نہین کہ تعمیر کرتا ہی مساجد اللہ کی جو ایمان لایا ساتھ اللہ کے
اور دن آخرت کے اور قائم کیا اوسنے نماز کو اور دی زکوٰۃ اور نہ ڈرا مگر اللہ سے پس قریب ہین وہ لوگ کہ ہوویں
ہدایت پانے والون سے امر کیا ساتھ عمارت سقف بیت شریف اور دیوارون اور میزاب رحمت کے اس شخص نے
کہ محتاج ہی طرف رحمت پروردگار اپنے کے کہ وہ بادشاہ بحر و بر اور روم و عراقین کا سلطان احمد خان ہی بیچ شہر
محرم کے سنہ ایک ہزار اکیس ۱۰۲۱ ہجری میں تتمہ بیچ بیان اون چیزون کے کہ متعلقات حرم سے ہین بیان
کنگورون کا سب کنگورے مسجد الحرام کے ایک ہزار تین سو باون ۱۳۵۲ ہین اونمین سے ایک سو تریپن ۱۵۳ سنگ خام
سے اور باقی حجر شمیسی سے ہین جانب مشرق کے حرم سے ایک سو پینتیس ۱۳۵ کنگورے ہین ایک سنگ خام سے
اور وہ بڑا ہی اور باقی سنگ شمیسی سے اور جانب شمالی حرم کے تین سو اکتالیس ۳۴۱ ہین سات سنگ خام سے اور
تین بڑے ہین اور باقی حجر شمیسی سے اور جانب غربی حرم سے دو سو چار ۲۰۴ ہین پچیس سنگ خام سے اونمین
ایک بڑا ہی اور باقی حجر شمیسی سے اور جانب جنوبی حرم سے تین سو بتیس ۳۳۲ ہین نشر سنگ خام سے اونمین
تین کنگورے بڑے ہین اور باقی سنگ شمیسی سے ہین اور زیادتی باب الندوہ میں ایک سو اکانوے ۱۹۱ ہین

تمام حجر شمیسی اور زیادتی مین باب ابراہیم کی طرف ایک سو چھیالیس کنگورے ہین سب سنگ شمیسی ہر بیان
پیمائش کا علامہ قہستانی نے لکھا ہی کہ سب مسجد الحرام ایک لاکھ بیس ہزار گز ہی لیکن تحقیق وہ ہی کہ علامہ فاسی نے
تاریخ صغیر اپنی مین کہ نام اسکا تحصیل المرام ہی نقل کیا ہی کہ ناپا مین نے مسجد الحرام کو لوہے کے گز سے پس طول اسکا
دیوار غربی سے دیوار شرقی تک کہ مقابل اسکے ہی تین سو چھپن گز اور آٹھوان حصہ گز کا ہی اور ہاتھ کے گز سے چار سو ... گز
معلوم ہوا کہ گز آہنی ہاتھ کے گز سے بڑا ہوگا اور ناپا مین نے عرض مسجد الحرام کا دیوار شامی سے دیوار یمانی تک دو سو
چھیاسٹھ گز ... آہنی سے اور ہاتھ کے گز سے تین سو چار گز ہوتی ہی یہ پیمائش انتہی جسطرح فاسی نے ذکر کیا ہی اس
طریق سے تمام مساحت مسجد کی حساب ضرب سے گز آہنی سے چھ سو بائیس گز اور ہاتھ کے گز سے سات سو گیارہ گز ہوتی ہی واللہ اعلم
بیان مطاف کا ملا علی قاری نے شرح منسک متوسط مین لکھا ہی کہ مراد مطاف سے وہ جگہ ہی کہ مقرر کی گئی ہی واسطے
طواف کے اور اسی قدر تھی مسجد الحرام زمانہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم مین اور مولانا قطب الدین مکی نے تاریخ مکہ مین لکھا ہی کہ
مطاف مطلق اسقدر ہی گرد بیت کے کہ فرش کیا ہی اسمین اسوقت تک پتھرون کو تراش کے قسم سنگ صوان سے
اور تیار ہوا تھا وہ دائرہ مطاف کا سنہ نو سو اکسٹھ ہجری مین سلطان سلیمان خان بن سلطان سلیم خان کے حکم سے
کہ وہ سلاطین روم مین سے تھا اور اندازہ کیا راقم رسالہ ذخیرۃ الدارین نے عرض و طول موضع مطاف کا گز شرعی سے
کہ وہ چوبیس انگشتی ہی اور موضع مطاف واقع ہی دائرہ کی طرح نہ اوپر صورت تربیع کے اور دائرہ اسکا سب طرف سے
یکسان نہین ہی اور تربیع بمعنی مربع ہی یعنی چارون طرف سے برابر ہوں یا اسکے چارون طرف سے مقابلہ اور بیچ
کعبہ مشرفہ سے پایا اسکو شمالی کی طرف کعبہ معظمہ کے اور باہر حطیم سے چھبیس گز اور ایک بالشت دو انگشت اور مغرب کی طرف
کعبہ مشرفہ سے چوبیس گز دو انگشت کم اور جنوب کی طرف کعبہ سے اکیس گز اور آٹھ انگشت اور مشرق کی طرف کعبہ
معظمہ سے نہایت باب السلام قدیم تک چوالیس گز اور حساب کیا گیا ہی ان سب گزون کا سب جوانب کے مقابلے
اور بیچ سے کعبہ شریف کی نہ گوشون اور نہ اس مکان سے کہ واقع ہی درمیان بیچ کے جامع الرموز مین لکھا ہی کہ مسجد الحرام
وسط مکہ مین ہی مساحت اسکی گیارہ سو بیس گز ہی اور طاق اسکے یعنی محرابین دروازون کی چالیس ہین اور ستون
اسکے چار سو چوبیس ہین سب سنگ خام سے ہین اور دروازے اسکے پندرہ ہین انتہی بیان ارتفاع کا بلندی

بیت اللہ شریف کی کہ ظاہر ہو طرف آسمان کے اس ایام مین اٹھارہ گز اور پاؤ گز ہی گز شرعی سے کہ چوبیس انگشتی ہی اور انگلی کا پہلو
اور وسط ہو نہ چہرہ نوک اور انگلی چھ جو کے اعتبار کی ہی نہ کم نہ زیادہ اور جو کو انگلی پر پہلو سے رکھنا چاہیے **بیان طول** طول
بیت اللہ شریف کا رکن یعنے کونے حجر اسود سے تا رکن عراقی کہ دیوار شرقی خانہ کعبہ ہی چھبیس گز اور چھ قلفہ یعنے چھ بالشت اور رکن یمانی سے
تا رکن شامی کہ دیوار غربی کعبہ ہی چوبیس گز اور ایک بالشت ہی **بیان عرض کا** عرض بیت اللہ شریف کا رکن یمانی سے رکن حجر اسود تک
کہ دیوار جنوبی کعبہ شریفہ ہی اکیس گز اور ایک بالشت ہی اور رکن شامی سے تا رکن عراقی کہ دیوار شمالی کعبہ ہی بائیس گز ہی اور عرض دیوار خانہ کعبہ
دو گز ہی اور بیت اللہ کی دو چھتیں ہین ایک اوپر ایک یعنے دونون ملی ہوئی نہین ہین اور طول چھتون کا ایک طرف سے اکیس گز
قدرے زیادہ اور دوسری طرف سے بیس گز کچھ زیادہ ہی اور عرض دونون چھتون کا ایک طرف سے اٹھارہ گز اور دوسری طرف سے
سترہ گز ہی اور دروازہ کعبہ شریفہ کا دیوار شرقی مین ہی اور طول اس کا چھ گز اور دس انگشت ہی اور عرض چار گز ہی اور تختہ دروازے
ساج کی لکڑی کے ہین اور اوس پر چاندی کے پترے نقرئی میخون سے جڑے ہین اور بلندی آستانہ کعبہ کی زمین سے چار گز اور آٹھون حصہ
گز کا ہی اور ناودان کعبہ معظمہ کا کہ اسکو میزاب رحمت کہتے ہین میان دیوار شمالی کعبہ کے مابین رکن عراقی اور رکن شامی کے ہی اور قبر
اسمعیل علیہ السلام کی نیچے اس میزاب رحمت کے ہی اور حجر اسود درمیان مشرق اور شمال کے جو رکن کعبہ شریف کا ہی اس رکن مین ہی
اور بلندی حجر اسود کی زمین سے ایک سوا گز اور چھٹے حصہ گز سے کچھ زیادہ ہی اور تعداد عرض و طول حجر اسود کی ظاہر ہی کہ ایک وجب اور
چار انگشت ہی کہ انگلیان آپسمین ملی ہوون **بیان طول حد مستجار کا** اور طول حد مستجار کی چار گز اور پانچ انگشت ہی اور
مقام مستجار درمیان رکن یمانی اور دوسرے دروازہ کعبہ کے ہی وہ دروازہ اس زمانہ مین بند ہی اسکو مستجار اسواسطے کہتے ہین کہ
اس جگہ آدمی کھڑے ہوتے ہین اور ہاتھ اوپر دیوار کعبہ کے رکھکر دعا کرتے ہین اور مغفرت مانگتے ہین اس سبب سے اسکو مستجار
من الذنوب کہا ہی اور عرض اس دروازہ کا جو بند ہی تین گز اور طول پانچ گز سے کچھ زیادہ ہی اور حطیم کا نام اول حجر تھا بکسر حاے حطی اور
فتح جیم تازی اور سکون رے مہملہ کے اب اسکو حطیم کہتے ہین وہ ایک احاطہ دور ہی آدھا دائرہ اور حجر جانب شمالی کعبہ شریف مین زیر
میزاب رحمت کے ہی اور وجہ اس جگہ کا نام اسواسطے ہوا کہ وہ جگہ جدی ہوئی ہی کعبہ شریف سے اور حد اس حجر کی رکن عراقی سے
رکن شامی تک ہی اور اندر اس حجر مین سنگ رخام سفید و سنگ سیاہ و سرخ و زرد و سبز سے فرش کیا گیا ہی اور اس جگہ سے کہ زمین
ناودان کعبہ شریف کے ہی دیوار حجر تک کہ مقابل اسکے ہی دس گز اور تین پاؤ گز ہی اور سات یا چھ گز اور ایک وجب اسمین زمین

کعبہ شریف کی ہو اور باقی زمین حجر کی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بکریون کی جگہ تھی پیچھے اسکو داخل حجر مین کیا ہو اور
اس حجر کے دو دروازے ہین ایک نزدیک رکن شامی کے دوسرا نزدیک رکن عراقی کے اور مابین دونون دروازون حجر کے
بیس گز کا فاصلہ ہو اور دائرہ حجر کا اندر کی جانب سے پستے اٹھائیس گز اور باہر کی طرف سے سوا چالیس گز ہو **بیان حفرہ کا**
وہ ایک عرض ہو چھوٹا ملا ہوا دیوار شرقی کعبے سے نزدیک آستانہ کعبہ معظمہ کے وہ اس ایام مین ساتھ مقام جبرئیل کے مشہور ہو اور
بعضے کہتے ہین کہ یہ حفرہ وہ جگہ ہو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام وقت تعمیر کعبہ شریف کے اسمین گارہ بناتے تھے اسواسطے اہل مکہ اس
حفرہ کو معجنہ کہتے تھے طول اسکا سات بالشت اور سات انگشت ملی ہوئی ہو اور عرض اسکا پانچ بالشت اور تین انگشت ہو اور
شیخ محی الدین طبری وغیرہ نے کہا ہو کہ یہ حفرہ وہ جگہ ہو کہ جبرئیل علیہ السلام نے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پانچ وقت کی
نماز اس موضع مین پڑھی ہو اور اوقات نماز پنجگانہ کے معین کیے ہین آن دنا نے مین کہ حق تعالے نے اس امت مرحومہ پر نماز
فرض کی واللہ اعلم بالصواب **بیان حدود مطاف کا** حد مین مطاف کی حطیم کی طرف دیوار حطیم سے حد مطاف تک
پچیس گز ایک بالشت دو انگشت ہو اور جانب غربی مین شادروان یعنی پشتہ کعبہ ہو اور جنوب کی طرف شادروان کعبہ سے تا حد
مطاف اکیس گز اور آٹھ انگشت ہو اور دروازہ کعبہ کی طرف سے حد مطاف تک تین گز ہو اور صد باب السلام قدیم تک چوالیس گز ہو
تمام طول مطاف کا مابین علی شمال سے جنوب تک اٹھانوے گز اور تین پاؤ گز دو انگشت کم یا قدرے زیادہ ہو **بیان عرض**
زمین مطاف کا عرض ہین مطاف کا گرداگرد کعبے ہو اور اسمین سنگ سفید سے فرش کیا ہو دروازہ کعبہ سے مشرق کی طرف
کہ مقام ابراہیم ہو وہانسے شادروان کعبہ تک مقابل کعبے ہو چھپاسٹھ قدم ہو اور شمال کی طرف سے کنارہ حد مطاف سے
تا دیوار حطیم کہ مقابل اسکے ہو اڑتیس قدم اور چار انگشت ہو اور مغرب کی طرف کنارہ مطاف سے شادروان کعبہ معظمہ تک اکاون قدم
دو انگشت کم ہو اور سیطرف اور طرفون سے زیادہ ہو اور جنوب کی طرف کنارہ مطاف سے تا شادروان دیوار کعبہ مطہرہ تا
اس جگہ تک کہ حجر اسود ہو سینتالیس قدم ہو **بیان ستونون مطاف کا** ستون گرد مطاف کے جو واسطے لٹکانے قندیل
کے کھڑے کیے ہین سب تیتالیس عدد ہین اکتیس عدد ہفت جوش یعنے ہفت دھات کے ہین اور اسکو بعضے پچریس بھی کہتے ہین اور دو
دونون کونون پر سنگ مرمر سفید کے ہین اور درمیان مین فرجہ ہو اور ہر دو ستون کے درمیان مین سات
شیشے کی لگی رہتی ہین اور ہر شب روشن ہوتی ہین اور یہ قندیلیں گرد مطاف کے دو سو چوبیس ہین اور تمام قندیل

حرم کی ایک شہر ہین تنبیہ حرم محترم اور بیت اللہ شریف تھوڑی سی پھری ہوئی ہین چارون طرف سے چنانچہ رکن حجر اسود مقابل
دونون مشرقون کے بیچ واقع ہوا ہی یعنے مشرق صیف مشرق شتا اور ستارہ قطب کا برابر رکن یمانی کے معلوم ہوتا ہی باقی کونے
اسی طرح پر قیاس کرنا چاہیے **بیان مصلون** کا پہلا مصلے حنفی ہی وہ ایک مکان ہی تین در کا درمیان عمارات عظیم الشان طرف
شمال کے باہر ستونات مطاف سے واقع ہی اور اس مصلے سے دیوار حطیم تک اڑتالیس گز ہی دوسرا مصلے شافعی ہی کہ قریب
چاہ زمزم کے واقع ہی اور یہ مصلے دیوار کعبہ شریف سے چالیس گز پر ہی اور اس طرف کوئی ستون مطاف کا نہین ہی اور یہ مصلی
حد ستون مطاف سے باہر ہی درمیان عمارت چاہ زمزم اور منبر جالی سنگ مرمر کے واقع ہی اور اسپر ایک مکان ہی ایکدرہ متصل
مقام ابراہیم کے مشرق کی طرف تیسرا مصلے حنبلی ہی اسپر بھی ایک مکان ہی چھوٹا سا ایکدرہ مقابل حجر اسود کے باہر
ستونون مطاف سے جانب مشرق کے اور کنارہ دیوار مصلی سے تا پشتہ دیوار کعبہ کہ زیر حجر اسود ہی سینتالیس گز کا چوتھا
مصلے مالکی ہی کہ اسپر ایک مکان ہی ایکدرہ جانب مغرب کے باہر ستونون مطاف سے واقع ہی اور کنارہ مصلے سے تا دیوار
کعبے مین پینسٹھ گز ہی **بیان مقام ابراہیم** کا نقل ہی شیخ عزیز الدین سے کہ سنہ سات سو تین ہجری مین وہ مجاور
کعبہ تھے اسوقت انھون نے مقام ابراہیم کی پیمایش کی معلوم کیا بلندی اسکی روے زمین سے ثلث گز اور آٹھوان حصہ
گز کا ہی اور اوپر سے وہ سنگ مربع ہی چارون طرف سے پاؤ گز ہی اور اسپر نشان دونون قدمون کا ہی اور گرد جگہ قدمون کے
چاندی کے پترے لگے ہین اور نچان قدمون کا پترون چاندی کے سے ساڑھے سات قیراط یعنے تیسرے حصہ گز کے سے
آدھا قیراط کم ہی اور گز چوبیس قیراط ہی اور چارون طرف اس موضع کے ایک صندوق زمین مین مضبوط کیا ہی اور
اس صندوق پر غلاف اطلس سیاہ زربفت کا ڈالا ہی اور اسکے اوپر ایک گنبد چھوٹا سا لکڑی کا چار ستون پر کھڑا ہی اور
اندر اسکے سونے اور لاجورد وغیرہ سے تمام منقش کیا ہی اور بہت زیب و زینت سے سنوارا ہی اور اوپر گنبد کے
شیشے کے تختون کو باہم ملاکر میخ زد کیا ہی اور ہر چار طرف صندوق کے چار شباکہ ہفت جوش کے یعنے جار
ٹیان جالیدار ہفت دھات کی ان چار ستونون سے کہ مذکور ہوے وصل کی ہین اور عقب اس گنبد کے
ایک مکان کہ پتھر کے ستونون پر تعمیر کیا ہی اور اسکا نام ابواۃ حلف ہی اور طول اسکا اور عرض اس موضع
مصلی کا کہ مقام نماز پڑھنے نفل طواف کا ہی پیچھے اس مکان کے پانچ گز ہی اور شباکہ پنجرے کو کہتے ہین

اور اُس صندوق سے کہ جسمین مقام ابراہیم ہے شاذروان کعبہ تک اکیس گز آٹھوان حصہ کم ہے **بیان منبر کا** منبر خطبہ جمعہ کا
کہ مقابل رکن عراقی کے واقع ہے بعمارت سنگ مرمر سفید کے عظیم الشان تیرہ زینہ کا ہے اور اُسکے اوپر ایک گنبد گاؤدم بشکل
بملمع طلائی بنا ہے **بیان چاہ زمزم** کہ عمق اُس بیر کا ستر گز ہے اور عرض اُسکے مُنہ کا چار گز سے چار گز ہے اور
دیوار کعبہ شریف سے تا چاہ زمزم ینتیس گز ہے اور فرق درمیان مقام ابراہیم کے اور چاہ زمزم کے اکیس گز ہے اور
پیچھے اُس مکان کے جسمین چاہ زمزم ہے ایک گنبد ہے کہ اُسکو قبۃ الفراشین کہتے ہین اسواسطے کہ فراش لوگ
شمع اور شمعدان اور بچھونے اور قرآن مجید اور جو کچھ حاجت کی چیزین ہین مسجد الحرام کی سب اُسمین رکھتے ہین
اور پیچھے اُس قبے کے ایک گنبد دوسرا ہے اور عقب اُس مکان کے کہ مصلاے شافعی اُسمین ہے ایک دروازہ ہے
کہ اُسکو باب السلام کہتے ہین اور ایک زینہ چوبی گیارہ پایے کا واسطے داخلہ بیت اللہ کے قریب مکان
زمزم کے رہتا ہے اور وہ والی مصر اس نے بھیجا تھا **بیان مفصل گنتی اور دور ستونون کا** سواے
اُن ستونون کے کہ زیادتی باب السلام اور باب الزیارۃ مین ہین سب ستون گردا گرد مسجد الحرام کے
چھ سو چوراسی ہین چارون طرف مسجد الحرام کے ہر طرف تین قطار ستون ہین بعضی جگہ کم اور بعضی جگہ زیادہ
چنانچہ کنج صفا کی طرف تین قطار ستون ہین کچھ کم اور باب ابراہیم اور باب الزیارۃ کی طرف تین قطار سے
پچاسی ستون زیادہ ہین **مفصل منارون کا** منارہ مسجد الحرام کے سات ہین چار چارون کونون پر
اور تین سواے کونون کے **بیان مفصل مساحت کا** نذیر خجندی نے کہا ہے کہ مساحت مسجد الحرام کی
ایک لاکھ بیس ہزار گز ہے لیکن طول مسجد الحرام کا ہاتھ کے گز سے صلاۃ فارسی کے زمانے مین باب السلام سے کہ وہ کونہ
دیوار شرقی مسجد کا ہے باب عمرہ تک کہ وہ کونہ غربی مسجد کا ہے چار سو سات گز ہے اور عرض مسجد شریف کا باب بنی مخزوم
کہ مشہور بہ باب الصفا ہے اور پیچھے دیوار جنوبی مسجد کی ہے تا دیوار اصلی مسجد کے شمال کی طرف باب الندوہ کے ہے تین سو چار گز ہے فقط

خاتمۃ الطبع - شکر خدا کہ یہ رسالہ تاریخ بناے مکہ معظمہ مصنفہ اکمل الکملا محمد فخر الدین حسین مغفور حسب تحریک
جناب عالم الملیحی مولانا محمد قطب الدین خان دہلوی ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۰ ہجری مطابق ماہ جولائی ۱۸۸۳ء
بار دوم مقام لکھنؤ مطبع منشی نولکشور مین چھپا